نوائے افغان جہاد
جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ
مئی 2012ء
امریکیو! ان شاءاللہ ہم تم سے لڑتے رہیں گے، امریکہ کے اندر اور باہر شہیدی
حملے جاری رکھیں گے یہاں تک کہ تم ظلم سے باز آجاؤ، حماقتیں ترک کردو
اور اپنے کم عقل حکمرانوں کو لگام دو۔
یاد رکھو، ہم اپنے شہداء کو ہرگز نہیں بھولتے، خصوصاً وہ جو فلسطین میں
تمہارے حلیف یہودیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے ہیں۔
ان شاءاللہ ہم ان کا بدلہ تمہارے ہی خون سے وصول کریں گے، اسی طرح
جیسے یومِ تفریق [گیارہ ستمبر] میں ہم نے کیا تھا۔
محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت ولید بن عقبہؓ کے نام مکتوب

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عمرو بن العاصؓ اور ولید بن عقبہؓ کو بعض علاقوں میں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور جب ان دونوں نے اپنے اپنے ٹھکانے پر پہنچ کر فرائض سنبھالے تو خلیفۃ الرسول کا یہ ہدایت نامہ موصول ہوا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۃ الرسول ابوبکر بن ابی قحافہ کی جانب سے عمرو بن العاص اور ولید بن عقبہ کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

"ہر کام میں خواہ کھلا ہو یا چھپا اللہ سے ڈرو، جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کی مشکلات آسان کر دیتا ہے اور اس کو وہاں سے فائدہ دیتا ہے جہاں اُس کا وہم و گمان بھی نہیں جاتا، جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی خطائیں معاف کرتا ہے اور اُس کو عمدہ انعام عطا کرتا ہے۔ بلاشبہ انسانوں کے لیے بہترین کام یہ ہے کہ ایک دوسرے کو خوفِ خدا کی تلقین کرتے رہیں، تم اللہ کی راہ میں قدم اٹھانے والے ہو لہٰذا اپنے فرائض کی انجام دہی میں ڈھیل یا کوتاہی سے کام نہ لینا، اور ایسے کسی کام میں غفلت نہ دکھانا جس سے تمہارے دین کا مفاد یا تمہارے اقتدار کی بقا وابستہ ہو۔ مکرر تاکید کرتا ہوں کہ کوتاہی اور سہل انگیزی سے کام نہ لینا"۔

(کنز العمال ۸/۲۰۷)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۵، شمارہ نمبر ۵

جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ — مئی 2012ء

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجاہد کی ایذا رسانی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی ایذا کی وجہ سے ایسے ہی غضب ناک ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی ایذا رسانی کی وجہ سے غضب ناک ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ مجاہدین کی دعا انبیائے کرام کی طرح قبول فرماتا ہے''۔ (ابن عساکر)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق!

مجددِ جہاد شیخ اسامہ بن لادنؒ کو منزل مقصود پر روانہ ہوئے ایک سال بیت گیا۔اس سال میں شیخ کا خون جگر سے سینچا ہوا شجر جہاد مزید برگ و بار لایا، یہود و نصاریٰ اور ان کے حواریوں پر شیخؒ کے لگائے ہوئے گھاؤ مزید گہرے ہوئے، افغانستان میں اللہ تعالیٰ کی نصرت، جو پہلے صرف چشم بصیرت ہی ملاحظہ کرسکتی تھی اب بچشم سر نظر آرہی ہے کہ ایک ہی دن میں تیس فدائی مجاہدین چار بڑے صوبوں کے ہیڈ کوارٹرز میں صلیبیوں کا ناطقہ بند کر دیتے ہیں۔عراق میں گزشتہ مہینوں میں یہ بھی ہو چکا ہے کہ ایک ہی دن تیس بڑے شہروں میں سو صلیبی اہداف کو دھماکوں سے اڑایا گیا۔یمن میں کئی علاقوں میں شریعت کا نفاذ ہوا اور اب تو ایک سعودی سفارت کار بھی وہاں کے مجاہدین نے گرفتار کر رکھا ہے۔صومالیہ میں ایتھوپیا اور کینیا کی فوج کے زمینی حملوں اور امریکی ڈرونز کے باوجود شرعی نظام قائم ہے اور مجاہدین استقامت سے جمے ہوئے ہیں۔شام اور لیبیا کے محاذ تو شیخؒ کی جنت خُلد میں روانگی کے بعد سجے ہیں جن میں مجاہدین اپنی قربانیوں سے یہود و نصاریٰ کو ہزیمت سے دوچار کیے ہوئے ہیں باوجود اس کے کہ شام میں تو رافضی حزب اللہ اور ایران نے اپنے ابلیسی مقاصد کی تکمیل کے لیے بشار حکومت کی مدد کرتے ہوئے فوجی بھیج رکھے ہیں......ان شاء اللہ شام کا محاذ اسرائیل اور اس کے سب طفیلیوں، عرب کے شہنشاہوں یا ایران و عراق میں اس کی کٹھ پتلیوں سب کے لیے پیغامِ فنا ہے۔پاکستان میں بنوں جیل کا ٹوٹنا اور سیکڑوں مجاہدین کی آزادی ٹھنڈی ہوا کا ایک تازہ جھونکا ہے۔

اس ایک سال میں امریکہ اور صلیبی مغرب کی نیندیں بھی مکتبِ اسامہؒ سے فیض یاب ہونے والوں نے اڑائے رکھیں......فرانس کے محمد مراح نے جو تاریخ رقم کی وہ تو ابھی گزشتہ ماہ کی بات ہے صلیبیوں کی بے چینی کو سمجھنے اور جاننے کے لیے افغانستان میں ان کے سفیر ریان سی کروکر کا یہ بیان ہی کافی ہے کہ ''امریکہ پر ایک اور نائن الیون ہوسکتا ہے''۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ صدی شیخ اسامہؒ کی صدی ہے کہ گزشتہ ایک صدی میں امت مسلمہ کی ایسی کوئی شخصیت نہیں گزری جسے امت نے اتنی پذیرائی دی ہو جتنی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو دی، جغرافیائی حد بندیوں اور مسلکی حصاروں سے اوپر اٹھ کر امت نے شیخؒ کو چاہا اور مانا اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ کم از کم گزشتہ ایک صدی میں کفار نے جس شخصیت کو اپنا سب سے بڑا دشمن گردانا اور جس کو مٹانے کی خاطر کھربوں ڈالرز سے بھی زائد سرمایہ جھونکا وہ بھی شیخ اسامہؒ ہی ہیں۔

صومالیہ کے ریڑھی بان سے لے کر پاکستان میں کسی دار الحدیث میں حدیثِ مبارکہ کے چشمۂ صافی سے تشنگانِ علم کو سیراب کرنے والے شیخ الحدیث تک اور عرب کے صحرا میں گلہ بانی کرنے والے سادے عرب سے لے کر خلیج کے متمول تاجروں اور دنیا بھر کی جدید لیبارٹریوں میں دادِ تحقیق پانے والے مسلمان سائنس دانوں تک......سبھی کے دل شیخؒ کے ساتھ دھڑکتے تھے اور سبھی نے دامے، درمے، قدمے، سخنے شیخؒ کی صدا پر لبیک کہا جبھی تو آپ دیکھیں کہ تیئس سالہ دور جہاد (سبحان اللہ مدت کے عدد میں بھی اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہے) میں اللہ کی نصرت سے دنیا کا نقشہ بدل کے رکھ دیا۔اب جب بھی لکھنے والے لکھتے ہیں اور بولنے والے بولتے ہیں، اپنے ہوں یا پرائے......سبھی بات نائن الیون سے ہی شروع کرتے ہیں۔اس طرح یہ عظیم اور مبارک عملیہ بھی کم از کم اس صدی کا عظیم واقعہ قرار پایا۔

مجاہدین کی قیادت اور جہاد سے وابستہ ہر فرد کے لیے مقام تدبر و تفکر ہے کہ شیخؒ کو یہ مقام ملا تو کیسے ملا؟؟؟اس کا جواب اگر ایک جملے میں دیا جائے تو وہ یہ ہے کہ شیخؒ نے امت کے غم کو اپنا غم بنالیا تو امت نے انہیں اپنا بنالیا۔وہ کسی جماعت یا تنظیم کی نمائندگی نہیں کرتے تھے بلکہ وہ پوری امت کے نمائندہ تھے، ہر خطے اور ہر فقہی مسلک کے لوگ انہیں اپنا ہی سمجھتے تھے۔اسی لیے تو حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی سبھی فقہی مسالک کے علمائے کرام ان کے قریب تھے اور تمام تر جغرافیائی اور لسانی حدود کو بالائی طاق رکھتے ہوئے' صرف امت کا تصور دل میں بسائے' دنیا کے ہر خطے کے مسلمان ان کے حلقہ قرابت میں تھے۔امت کا عروج اور کفر کی تباہی ان کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش اور آرزو تھی، اسی لیے وہ سب کچھ کرتے اور چاہتے رہے، امت کے تمام موضوعات ان کے موضوع تھے حتیٰ کہ ماحولیات میں آلودگی کا مسئلہ ہو یا سیلاب میں مسلمانوں کی فنی اور مالی مدد کا مسئلہ، عرب ممالک میں تبدیلیوں اور وہاں شریعت کے قیام کے حوالے سے تو اپنے آخری بیان میں خوب کھل کر دردِ دل بیان کیا۔

شیخؒ نے اپنے قول اور عمل سے امت میں وہ علمی مباحث تازہ کیے جو دورِ عروج کے مباحث ہیں اور جن سے آج کفر کے ایوانوں سے لے کر مسلمانوں میں موجود شکست خوردہ اذہان تک سبھی پریشان ہیں۔جب کہ امت میں ان مباحث سے زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی، مجاہدین نے توحید میں مسئلہ حاکمیت کو علمی بنیادوں پر بھی زندہ کیا اور عملی طور پر بھی دنیا بھر کے طواغیت سے ٹکرائے......چاہے وہ کفار اصلی ہوں یا مرتدین، سبھی کو ذلت اور بربادی کا استعارہ بنا دیا۔الولاء والبراء کے اہم مسئلے کو بھی غلامی کے دور میں بھلا دیا گیا تھا، اس گرد کو بھی اللہ والوں نے خون دے کے صاف کیا۔خون کے رشتے ایمان کے رشتوں کے سامنے ہیچ ہوگئے۔اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کی فرضیتِ کفایۂ امت پر حملے کے پہلے دن سے ہی فرضیت عین میں بدل چکی ہے'، کو بھی امت بھول چکی تھی......اسے بھی شیخؒ کے ساتھیوں اور استاد عبد اللہ عزام شہیدؒ نے یاد دلایا اور اس پر امت کے علما کا اجماع بھی کروایا۔

شیخؒ نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی اتباع میں علم و عمل سے جو معیارات قائم کیے ان سے امت کا اجتماعی ضمیر کبھی بے نیاز نہیں ہوسکتا۔اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب فرمائیں رحمة الله عليه رحمة واسعة

(آخری قسط)

ترکِ گناہ

فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمہ اللہ

عشق کا کرشمہ:

جب کچھ عورتوں پر زلیخا کا عشق ظاہر ہو گیا اور اس کو ملامت کرنے لگیں تو اس نے ان کو دعوت پر بلا کر حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت کروائی اور پھر ان سے کہا:

فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسَتَعْصَمَ(یوسف: ۳۲)

عشقِ یوسف کا برملا اقرار و اظہار کر کے یہ بھی جتا دیا کہ اس معاملہ میں کسی بڑی سے بڑی ملامت کا اس قلب پر ذرہ برابر بھی کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ سبق حاصل کریں کہ جب فانی مخلوق کے عشق کا یہ کرشمہ ہے تو محبوبِ حقیقی کے عشق میں کسی کی ملامت کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ یہ شعر پڑھا کریں

عذل العواذل حول قلبه التائه

وهوى الاحبة منه في سودائه

عورتوں کی ملامت بہت سخت ہوتی ہے اس لیے شاعر نے ''عواذل'' کہا جس کے معنی ہیں ''ملامت کرنے والی عورتیں''۔ شاعر کہتا ہے کہ ملامت کرنے والیوں کی ملامت میرے دل کے اوپر اوپر ہی چکر کاٹتی رہتی ہے جب کہ محبوب کی محبت دل کی گہرائی میں سیاہ نقطے تک پہنچ چکی ہے۔ اس لیے کوئی بڑی سے بڑی ملامت بھی میرے دل پر کوئی اثر نہیں کر سکتی کیونکہ مقامِ محبت تک ملامت کی رسائی ناممکن ہے۔

حاصل یہ ہے کہ جب بھی کسی گناہ کا موقع پیش آئے تو اس سے بچنے کے لیے یہ سوچ کر ہمت بلند کریں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے، یہ طالوت والی نہر ہے۔ یہ حرم کا شکار ہے، یہ بنی اسرائیل کی مچھلی ہے، یہ زلیخا ہے۔ بس یہ سوچ کر صبر کر لیں اور ہمت سے کام لیں۔ ہمت کے ساتھ دوسری چیز دعا ہے، بغیر دعا کے صرف ہمت کام نہیں کرتی جیسے کہ بدون ہمت کے محض دعا بے کار ہے۔

حضرت طالوت کا لشکر:

اصحاب طالوت نے نہر سے پانی نہ پینے میں صبر و ہمت سے کام لیا جس کا قصہ بتا چکا ہوں:

وَلَمَّا بَرَزُواْ لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُواْ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (البقرة: ۲۵۰)

جب جالوت اور ان کے لشکروں سے سامنا ہوا تو صبر و استقامت اور نصرت کی دعائیں مانگنے لگے۔

اللہ والوں کا لشکر:

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَO وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلاَّ أَن قَالُواْ ربَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ(آل عمران: ۱۴۶، ۱۴۷)

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی معیت میں ان کے اصحاب جب دشمن کے مقابلہ میں نکلتے تو ہمت سے کام لیتے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی بڑی سے بڑی مصیبت کا جواں مردی کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرتے اور ساتھ ہی استغفار اور ثباتِ قدم و نصرت کی دعائیں بھی کرتے رہتے تھے۔

مقام جہاد:

غور کریں کہ آج ہم شب و روز نفس و شیطان کے لشکروں، بے دین ماحول اور بدترین معاشرے کی فوجوں کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں۔ یہ بہت بڑا جہاد ہے، کفار کے ساتھ جہاد سے بھی اصل مقصد حفاظتِ دین ہے لہٰذا یہ سوچا کریں کہ ہم ہر وقت بہت بڑے جہاد میں مشغول ہیں۔ شیاطین جن وانس کے لشکروں کے ساتھ سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس لیے طالوت اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے اصحاب کی طرح صبر اور ہمت سے کام لیں، دین کی راہ میں پہنچنے والی ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور اس کے ساتھ استغفار و دعا کا سلسلہ بھی جاری رہے۔

دعا کی اہمیت:

حضرت یوسف علیہ السلام نے گناہ سے بچنے کے لیے اپنے رب کریم کے احسانات عظیمہ اور قدرت قاہرہ کا مراقبہ کیا پھر زبان سے اس کا تذکرہ کر کے زلیخا کو بھی اس کی تبلیغ کی پھر اس قدر ہمت سے کام لیا کہ سب دروازے مقفل ہیں کہیں راہ فرار نظر نہیں آتی مگر بلا سوچے سمجھے بھاگتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام کی اس ہمت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے، دروازے از خود کھل جاتے ہیں اور خود زلیخا کے خاندان کا ایک معصوم بچہ آپ کی عصمت پر شہادت دیتا ہے۔ اس کے بعد مزید ہمت دیکھئے کہ جیل کو کس خندہ پیشانی سے قبول فرمایا اور اس بے مثال اور عظیم الشان ہمت کے ساتھ دعا بھی کر رہے

16 مارچ: صوبہ لوگر.........ضلع چرخ.........بارودی سرنگ دھماکے.................دو امریکی ٹینک تباہ.................10 امریکی فوجی ہلاک

ہیں:

وَإِلاَّ تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِيْنَ (یوسف: ۳۳)

یااللہ! اگر تو نے دست گیری نہ فرمائی تو میں تباہ ہو جاؤں گا دیکھئے ایسے اضطرار کے وقت دعا بھی کتنی جلدی قبول ہوتی ہے، فرماتے ہیں:

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (یوسف: ۳۴)

اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فوراً دست گیری فرمائی۔عربی میں ''ف'' فوراً کے لیے آتا ہے۔اسی طرح حضرت طالوت کے قصہ میں فرمایا:

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّهِ (البقرہ: ۲۵۱)

اللہ تعالیٰ نے ان کی فوراً نصرت کی اور ان کو دشمن پر غلبہ عطا فرمایا۔اسی طرح اصحاب انبیائے علیہم السلام کی دعا بھی فوراً قبول فرمائی:

فَآتَاهُمُ اللّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الآخِرَةِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران: ۱۴۸)

فوراً ہی ان کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمائی اور اپنی محبوبیت کا تمغہ عطا فرمایا۔ جسے اللہ اپنا محبوب بنالے اور اس کی محبوبیت کا اعلان کرے اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوسکتی ہے۔غرض یہ کہ گناہوں سے بچنے کے لیے ان واقعات کو سامنے رکھ کر ہمت اور دعا سے کام لیجیے۔ بوقت دعا اللہ تعالیٰ کی اس دست گیری اور شانِ قبولیت کا استحضار کیجیے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ان واقعات میں ان کی دست گیری اور فوراً قبولیت کا واسطہ دے کر پکاریے، ذرا تجربہ کیجیے اور ان کی شان کرم کا کرشمہ دیکھئے

ہمت اور دعا گناہوں سے بچانے والی گاڑی کی دو پہیے ہیں۔یہ دونوں پہیے ضروری ہیں، ایک پہیے سے گاڑی نہیں چلتی بلکہ تیز رفتار کے لیے ایک تیسری چیز بھاپ بھی ضروری ہے اور وہ ہے کسی اللہ والے کی صحبت، اس کی برکت سے ہمت بلند ہوتی ہے اور دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

ترک معاصی فضل الٰہی:

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيْمٌ (یوسف: ۵۳)

حضرت یوسف علیہ السلام اتنے بڑے ابتلا میں کامیابی کو اپنا کمال نہیں سمجھتے بلکہ اس کو اپنے رب کریم کی رحمت قرار دے رہے ہیں۔اس میں یہ تعلیم ہے کہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہو جائے تو اس میں اپنے کمال کا وہم تک بھی نہ آئے بلکہ محض رب کریم کی دست گیری سمجھے۔ اپنا کمال سمجھنے کی صورت میں اس نعمت کے سلب ہو جانے اور بدترین گناہوں میں مبتلا ہو جانے کا بہت سخت خطرہ ہے۔

بہت بڑا گناہ:

جس طرح خود گناہوں سے بچنا فرض ہے، اسی طرح حتی المقدور دوسروں کو بچانے کی کوشش کرنا بھی فرض ہے اور اس میں غفلت کرنا بہت بڑا گناہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دوسروں کو راہ راست پر لائے بغیر خود دین پر قائم رہنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس لیے اس فرض کو چھوڑنے پر قرآن وحدیث میں دنیا و آخرت کے شدید ترین عذاب کی بہت سخت وعیدیں ہیں:

وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الانفال: ۲۵)

''اور تم ایسے وبال سے بچو جو خاص انہی لوگوں پر واقع نہیں ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتب ہوئے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں''۔

اس لیے دنیا سے فسق وفجور مٹانے کی ہر ممکن کوشش میں لگے رہنا فرض ہے، نرمی سے کام نہ چلے تو حسبِ استطاعت قوت کا استعمال کرنا فرض ہے، مسلح جہاد کے بغیر تبلیغ مکمل نہیں ہوسکتی۔

اللہ تعالیٰ سب کو ہر قسم کے گناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور اپنی راہ میں مسلح جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، دلوں میں اپنا خوف اتنا پیدا فرمادیں جو گناہوں کو یکسر چھڑوا دے، اپنا تعلّق اور محبت اتنی پیدا فرمادیں کہ گناہ کے تصور سے بھی شرم آنے لگے۔ یا اللہ! تو نفس و شیطان ، بے دین ماحول اور گندے معاشرے کے مقابلہ میں طالوت کے سپاہیوں جیسی ،اصحاب انبیائے کرام علیہم السلام جیسی اور حضرت یوسف علیہ السلام جیسی ہمت اور ان جیسا غلبہ عطا فرما، ان کی طرح دست گیری فرما۔ یااللہ! ہم ان سے زیادہ کمزور ہیں اور دشمن ان کے دشمنوں سے تعداد اور طاقت میں بھی کئی گنا زیادہ ہیں، اس لیے ہم ان سے بھی تیری دست گیری کے محتاج ہیں۔ یااللہ! تو ہماری حالت پر رحم فرما اور ہماری مدد فرما۔

وصل اللّٰھم وبارک وسلم علی عبدک ورسولک محمد وعلی اله وصحبه اجمعین والحمدللّٰہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

16 مارچ: صوبہ نورستان.........ضلع برگمتال.........مجاہدین کا حملہ.........4 افغان فوجی ہلاک.........4 زخمی ہوئے.........9 گرفتار

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بہادری اور سرفروشی

مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

حضرت علیؓ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے بتاؤ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں جس دشمن کے مقابلہ کے لیے نکلا ہوں اس سے میں نے اپنا حق پورا لیا ہے (یعنی ہمیشہ اپنے دشمن کو شکست دی ہے) لیکن تم مجھے بتاؤ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ پھر ہم تو نہیں جانتے، آپ ہی بتائیں کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ جب جنگ بدر کے موقع پر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھپر بنایا تو ہم نے کہا کہ کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ آسکے؟ اللہ کی قسم! اس وقت کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی ہمت نہ کرسکا (دشمن کا خوف بہت ہی زیادہ تھا) بس ایک حضرت ابوبکرؓ ہی ایسے تھے جو تلوار سونت کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے جب کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کا ارادہ کرتا، حضرت ابوبکرؓ فوراً لپک کر اس کی طرف جاتے۔ یہ حضرت ابوبکرؓ ہی تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں۔

حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے علم کے مطابق ہر ایک نے ہجرت چھپ کر کی۔ صرف حضرت عمرؓ بن خطاب ایسے ہیں جنہوں نے علی الاعلان ہجرت کی۔ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو اپنی تلوار گلے میں لٹکائی اور اپنی کمان کندھے پر ڈالی اور کچھ تیر ترکش سے نکال کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیے۔ پھر بیت اللہ کے پاس آئے، وہاں صحن میں قریش کے کچھ سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر مشرکین کی ایک ایک ٹولی کے پاس آئے اور فرمایا یہ تمام چہرے بدشکل ہو جائیں۔ جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی ماں اس سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اس کی اولاد یتیم ہو جائے اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے وہ مجھ سے اس وادی کی پرلی جانب آکر ملے۔ (پھر آپ وہاں سے چل پڑے) ایک بھی آپ کے پیچھے نہ جاسکا

حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن عمرو بن عبدود بہادروں کی نشانی لگا کر جنگ میں اپنے موجود ہونے کو بتانے کے لیے نکلا۔ جب وہ اور اس کے گھڑ سوار ساتھی کھڑے ہو گئے تو حضرت علیؓ نے اس سے کہا، اے عمرو! تم نے قریش کے لیے اللہ سے عہد کیا تھا کہ جب بھی تمہیں کوئی آدمی دو باتوں کی دعوت دے گا، تم ان دو میں سے ایک کو ضرور اختیار کرلو گے۔ اس نے کہا، ہاں۔ حضرت علیؓ نے کہا میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ عمرو نے کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا میں مقابلہ کے لیے میدان میں اترنے کی تم کو دعوت دیتا ہوں۔ عمرو نے کہا، اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم! میں تمہیں قتل کرنا نہیں چاہتا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا! لیکن میں تو تمہیں قتل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر عمرو آگ بگولہ ہو گیا اور حضرت علیؓ کی طرف بڑھا۔ دونوں اپنی سواریوں سے اترے اور دونوں نے میدان کا کچھ چکر لگایا۔ (پھر لڑائی شروع ہو گئی) آخر حضرت علیؓ نے عمرو کو قتل کر دیا۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے غزوہ خیبر کے دن (قلعہ کا) دروازہ اٹھا لیا۔ مسلمان اس کے اوپر چڑھ کر قلعہ کے اندر چلے گئے اور اس طرح اس کو فتح کرلیا۔ بعد میں لوگوں نے تجربہ کیا تو چالیس آدمی اسے نہ اٹھا سکے۔ حضرت جابرؓ کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ستر آدمیوں نے اپنا پورا زور لگایا تب دروازے کو واپس اس کی جگہ لگا سکے۔

حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کی خاطر سب سے پہلے تلوار سونتنے والے حضرت زبیرؓ بن عوام ہیں۔ وہ ایک دن دوپہر کو قیلولہ کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے آواز سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ (یہ سنتے ہی فوراً) ستی ہوئی ننگی تلوار لے کر باہر نکلے۔ یہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو بالکل آمنے سامنے ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے زبیر! تمہیں کیا ہو گیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیے گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا پھر تمہارا کیا کرنے کا ارادہ تھا؟ انہوں نے عرض کیا میرا یہ ارادہ تھا کہ میں (آنکھ بند کر کے) مکہ والوں پر ٹوٹ پڑوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعائے خیر فرمائی۔

حضرت ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے غزوہ احد کے دن ایک تیر سے تین کافروں کو قتل کیا اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ دشمن نے ان کی طرف تیر پھینکا انہوں نے وہ تیر کافروں پر چلایا اور ایک کو قتل کر دیا۔ کافروں نے وہ تیر پھر ان پر چلایا۔ انہوں نے اس تیر کو لے کر کافروں پر دوبارہ چلایا اور ایک اور کافر کو قتل کر دیا۔ کافروں نے وہ تیر ان پر دوسری مرتبہ چلایا، انہوں نے پھر وہ تیر لے کر ان کافروں پر چلایا اور تیسرے کافر کو قتل کر دیا۔ حضرت سعدؓ کے اس کارنامے سے مسلمان بہت خوش ہوئے اور بڑے حیران بھی ہوئے۔ حضرت سعدؓ نے بتایا کہ یہ تیر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ سے فرمایا تھا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

16 مارچ: صوبہ کابل..........ضلع بگرامی..........ترک فوج کا ہیلی کاپٹر تباہ..........13 فوجی ہلاک

عیادت کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہوکر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس وتدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں''ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن وحدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب''من ادب الاسلام'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصّہ نذر قارئین ہے۔

ادب: آپ کے مسلمان بھائی کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جب وہ بیمار ہوجائے تو آپ اس کی تیمار داری کریں، اس سے اسلامی اخوت اور شجرہ مراسم کی سیرابی ہوتی ہے اور اس میں بہت زیادہ اجروثواب بھی ہے جس میں نیکیوں کے حریص کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرتا ہے تو وہ برابر جنت کے خوشوں میں رہتا ہے جب تک واپس نہ لوٹے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے خوشوں کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پھل''۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرتا ہے تو وہ برابر اللہ کی رحمت میں غوطے لگاتا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے'' (مسند احمد)۔

ادب: جب آپ کسی بیمار کی تیمارداری کریں تو یہ نہ بھولیں کہ تیمارداری کے بھی کچھ آداب ہیں، جو کہ تیمارداری کرنے والے سے مطلوب ہیں تاکہ یہ تیمارداری مریض کے لیے نشاط کا ذریعہ بنے اور اس کی ہمت کو بڑھائے اور اس کی تکالیف کو ہلکا کرنے میں مددگار ہو۔ اور یہ اس اجروثواب کے علاوہ ہے جو اسے صبر کرنے اور اجر کی نیت پر ملتا ہے۔

مریض کی تیمارداری کرنے والے کو چاہیے کہ مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرے کیونکہ مریض کے مرض کے بعض حالات ایسے ہوتے ہیں جو زیادہ دیر بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے، مریض کی عیادت کی مثال جمعہ کے خطیب کے جلسہ کی سی ہے یعنی جس طرح دو خطبوں کے درمیان مختصر اور ہلکا سا بیٹھتا ہے اسی طرح مریض کے پاس بھی مختصر وقت بیٹھنا چاہیے۔اس سلسلہ میں عربی کے چند اشعار ہیں:

ادب العیادۃ ان تکون مسلما
وتکون فی اثر السلام مودعا

''تیمارداری کے آداب میں سے یہ ہے کہ مریض کو سلام کرو اور سلام کے بعد اسے الوداع کہہ دو''۔

نیز کہا گیا ہے:

حسن العیادۃ یوم بین یومین
واقدر قلیلا کمثل اللحظ بالعین
لاتبرمن علیلا فی مسالۃ
یکفیک من ذاک تسالہ بحرفین

''تیمارداری کا حسن ایک دن چھوڑ کر ہے، اور مریض کے پاس اتنا تھوڑا بیٹھو جیسے آنکھ کے جھپکنے کا وقت، اور مریض سے سوالات کرکے اسے پریشان مت کرو۔پس دو حرفی سوال کافی ہے، یعنی تیمارداری کرنے والا مریض سے کہے: آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے''۔

حافظ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ نے''الکافی'' میں لکھا ہے''جو شخص کسی تندرست سے ملاقات کرے یا کسی بیمار کی تیمارداری کرے تو اسے چاہیے کہ جہاں وہ اسے بیٹھائے وہیں بیٹھے کیونکہ ہر شخص اپنے گھر کے پردہ کی جگہ کو خوب جانتا ہے''۔

بیمار کی عیادت سنت مؤکدہ ہے اور سب سے اچھی عیادت وہ ہے جو مختصر ہو۔تیماردار کو چاہیے کہ بیمار کے پاس زیادہ نہ بیٹھے الا یہ کہ وہ اس کا دوست ہو جو اس سے مانوس ہے اور اس کے بیٹھنے سے وہ خوش ہوتا ہو۔

ادب: تیماری داری کرنے والے کو چاہیے کہ اس کا لباس صاف ستھرا ہو، اور ہلکی پھلکی خوشبو والا ہوتا کہ مریض کی طبیعت میں انشراح پیدا ہو اور اس کی صحت میں اضافہ ہو اور یہ

مناسب نہیں کہ مریض کے پاس ایسے لباس میں جائے جو عموماً خوشی اور شادی وغیرہ کی مناسبت سے پہنا جاتا ہے اور ایسی تیز خوشبو بھی نہ لگا کر جائے جس سے مریض پریشان ہو جائے کیونکہ وہ اپنی کمزوری اور عدم تحمّل کی وجہ سے ایسی خوشبو برداشت نہیں کر سکتا۔

نیز تیماردار کو چاہیے کہ مریض کو ایسی کوئی خبر نہ سنائے اور نہ ہی اس کے پاس بیان کرے جس سے وہ غم اور فکر میں پڑ جائے۔ جیسے تجارت میں نقصان کی خبر جس میں اس مریض کا بھی حصّہ ہے یا کسی کی وفات کی خبر یا کوئی بھی مریض سے متعلّق بے کار خبر یا اسی طرح کی خبر جو مریض کے غم کا ذریعہ بنے یا جس سے اس کی صحت اور جذبات پر اثر پڑے۔

نیز تیماردار کو مناسب نہیں کہ وہ بیمار سے اس کے مرض کے بارے میں تفصیلی سوال کرے کیونکہ اس سے مریض کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا یا اگر وہ ڈاکٹر ہے جو اس مرض کا اسپیشلسٹ ہے تو وہ پوچھ سکتا ہے۔

نیز تیماردار کو یہ بھی مناسب نہیں کہ مریض کو کسی دوا یا غذا کے استعمال کا مشورہ دے، اس بنا پر کہ خود اس کو اس سے نفع ہوا ہے یا کسی دوسرے سے اس کے فائدے کا سنا ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ مریض اپنی ناسمجھی یا بیماری کی شدت سے اسے استعمال کر لیتا ہے اور اس دوا سے اسے نقصان پہنچ سکتا ہے یا معالج اور ڈاکٹر کے علاج میں خلل پڑ سکتا ہے اور کبھی مریض کی ہلاکت تک کی نوبت آ جاتی ہے۔

اور یہ بھی مناسب نہیں کہ مریض کے سامنے اس کے معالج ڈاکٹر سے تکرار کرے، جب کہ وہ خود ڈاکٹر نہیں ہے۔ اس سے مریض کے نفس میں اپنے ڈاکٹر کے متعلّق شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بہادری اور سرفروشی

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب غزوۂ احد کے دن لوگ لڑائی سے واپس آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کو ان لوگوں میں نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے ان کو اس درخت کے پاس دیکھا تھا۔ وہ یوں کہہ رہے تھے کہ میں اللہ کا شیر ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں۔ اے اللہ! یہ ابوسفیان اور اس کے ساتھی جو کچھ فتنے لے کر آئے ہیں میں تیرے سامنے ان سب سے بری ہونے کا اظہار کرتا ہوں اور مسلمانوں نے جو شکست کھائی ہے میں اس سے بھی بری ہونے کا اظہار کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف تشریف لے گئے۔ جب (شہادت کی حالت میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشانی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے کان ناک وغیرہ کاٹ دیے گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سسکیاں لے کر رونے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی کفن ہے؟ ایک انصاری نے کھڑے ہو کر ایک کپڑا ان پر ڈال دیا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام شہیدوں کے سردار حضرت حمزہؓ ہوں گے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حنظلہ بن ربیعؓ کو غزوۂ طائف کے دن طائف والوں کے پاس بھیجا۔ چنانچہ حضرت حنظلہؓ نے طائف والوں سے بات کی۔ طائف والے انہیں پکڑ کر اپنے قلعہ میں لے جانے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو ان آدمیوں سے حنظلہؓ کو چھڑا کر لائے؟ جو چھڑا کر لائے گا اسے ہمارے اس غزوے جیسا پورا اجر ملے گا۔ اس پر صرف حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کھڑے ہوئے اور طائف والے حضرت حنظلہؓ کو لے کر قلعہ میں داخل ہونے والے ہی تھے کہ حضرت عباسؓ ان تک پہنچ گئے۔ حضرت عباسؓ بڑے طاقتور آدمی تھے۔ ان لوگوں سے چھین کر انہوں نے حضرت حنظلہؓ کو گود میں اٹھا لیا، ان لوگوں نے قلعہ سے حضرت عباسؓ پر پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ کے لیے دعا کرنے لگے۔ آخر حضرت عباسؓ، حضرت حنظلہؓ کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے۔

☆☆☆☆☆

17 مارچ: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... بارودی سرنگ کا دھماکہ 5 افغان اہل کار ہلاک اور زخمی

حرمین شریفین کی مقبوضہ سرزمین پر غاصب امریکیوں کے خلاف اعلان جہاد

۲۳ اگست ۱۹۹۶ء کو شیخ اسامہ بن لادنؒ کی طرف امریکہ کے خلاف تاریخی اعلانِ جہاد

''آج دنیا بھر میں سب سے ارزاں خون مسلمان کا ہے۔ دنیا میں سب سے آسان کام اسی قوم کی عزت وآبرو اور جان ومال کو لوٹنا ہے۔ اس خون کی چھینٹے کہیں فلسطین میں اڑ رہے ہیں تو کہیں لبنان میں۔ ان کے خون سے ہولی کھیلنے کے لیے کبھی برما کو منتخب کیا جاتا ہے تو کبھی تاجکستان کو اور کبھی کشمیر، فلپائن، اوگاڈین، صومالیہ، آسام، اریٹیریا، چیچنیا اور بوسنیا کو۔ یہ روح فرسا مناظر سب کے سب آج کی مہذب دنیا کی پردہ سکرین پر پیش کیے جا رہے ہیں۔ ان کو نہتا اور بے دست و پا کر کے مارنے کے لیے جگہ جگہ کہیں امریکہ اور اس کے حواریوں کی سازشیں ہیں تو کہیں اقوام متحدہ کے ''قانون وآداب''۔ اب اس بات میں کسی شک وشبے کی گنجائش نہیں کہ ''یہودی صلیبی گٹھ جوڑ'' کا اصل نشانہ اہل اسلام ہی ہیں۔ خون مسلم میں لتھڑے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ حقوق انسانی کا درس دینے والوں کی حقیقت اب طشت از بام ہو چکی ہے۔ ذرا سوچئے! کیا اب بھی دھوکا کھانے کی گنجائش باقی ہے۔

صہیون وصلیب نے امت مسلمہ پر اب جو آخری دھاوا بولا ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے سے لے کر اب تک اپنی نوعیت کا سب سے بڑا سانحہ ہے اور وہ یہ کہ سرزمین حرمین شریفین پر قبضہ کر کے دن دیہاڑے امت مسلمہ کی غیرت کو للکارا گیا ہے۔ یہ سرزمین جو چودہ سو سال سے اسلام کا گڑھ چلی آرہی ہے اور جہاں وحی کا بابرکت نزول ہوتا رہا ہے جہاں ان کا دل ان کا قبلہ واقع ہے آج اس ''دل'' میں صلیب کا خنجر گھونپ دیا گیا ہے اور امریکہ اور اس کے حلیف لشکر فتح کے پھریرے لہراتے ہوئے دندناتے پھر رہے ہیں۔

یہ آفت جو کہ مسلمانوں کے دین ودنیا ہر دو پر پڑی ہے، ہر طبقہ اس سے متاثر ہوا ہے، نہ عام لوگ اس سے محفوظ رہے ہیں نہ فوج اور سیکورٹی کے لوگ، نہ ملازم پیشہ نہ تاجر حضرات، نہ بچوں کو جائے پناہ ملی نہ ہی بوڑھوں کو، ظالم نظام کے اس وار سے طلبہ بچے نہ طالبات۔ اس امت کا سب سے بڑا طبقہ اب وہ بے روزگار نوجوان بنتے جا رہے ہیں جو اعلیٰ تعلیمی ڈگریوں کے حامل ہیں اور ان کی تعداد اب لاکھوں سے تجاوز کرنے لگی ہے۔

صنعتی طبقے پر بھی وہی آفتیں ٹوٹ رہی ہیں جو زرعی طبقے پر پڑی ہیں نہ شہر ان وباؤوں سے محفوظ رہ سکے اور نہ ہی دیہاتی بستیاں۔ کوئی شخص کسی ایک معاملے میں مطمئن نظر نہیں آتا۔ سرزمین حرمین میں تو یہ صورت حال ایسے آتش فشاں کی شکل دھار چکی ہے جو اب کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔ اس کا لاوہ معاشرے کے کفر وفساد پر پڑنے کے لیے بے چین ہے۔ ریاض اور خبر کے دھماکے تو اس زوردار سیلاب کی خبردار کن آواز ہیں۔ اس کے پیچھے تو وہ بلاخیز طوفان کروٹیں لے رہا ہے جو حبس اور گھٹن کی انتہا کو پہنچنے کے سبب اٹھ جایا کرتا ہے۔

ستم یہ ہے کہ آج معاش کا مسئلہ ہی لوگوں کا اصل مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔ سب کے سب شکوے معاشی ابتری، مہنگائی، قرضوں کی بھرمار اور جیلوں کے بھرے جانے کے بارے میں ہو رہے ہیں۔ کم آمدنی والے ملازم پیشہ لوگ قرضوں کے بوجھ تلے دبتے چلے جانے اور ریال کی روز بروز گرتی قیمت کا رونا روتے ہیں تو بڑے تاجر اور سرمایہ دار حکومت سے کروڑوں اور اربوں کے قرضے موصول نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں۔ اس وقت سعودی حکومت پر صرف اندرونی قرضے تین کھرب چالیس ارب ریال سے تجاوز کر چکے ہیں جو کہ سود پڑنے کی وجہ سے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں، بیرونی قرضوں کا تو کوئی حد وحساب ہی نہیں۔ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہمارا ملک واقعی تیل کا سب سے بڑا برآمدی ملک ہے؟ حالاں کہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ دراصل اللہ کا عذاب ہے جو کہ ظالمانہ نظام اور اس کی گھناؤنی حرکات پر چپ سادھ رکھنے کی وجہ سے ان پر پڑا ہے۔ یہ خاموشی جو ملک کے نظام وقانون میں اللہ کی شریعت سے رجوع کو خیرباد کہنے پر اپنائی گئی۔ مسلمانوں کے شرعی حقوق غصب کئے جاتے رہے، حرمین کی سرزمین پاک امریکی فوجی بوٹوں کی دھمک سے لرزتی رہی، انبیاء کی وراثت کا علم تھامنے والے سچے اور باعمل علماء کو سلاخوں کے پیچھے قید کیا جاتا رہا۔ مگر قوم کی خاموشی جاری رہی۔

دنیا جانتی ہے کہ اگر لکڑی ٹیڑھی ہو تو اس کا سایہ سیدھا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ہماری پالیسی یہ ہے کہ ساری کی ساری توجہ اس اصل دشمن کی طرف مبذول ہونی چاہیے جس نے پہلے امت کو چھوٹے چھوٹے ملکوں میں بانٹا اور اب کئی عشروں سے ان کو ایک ایک کر کے تباہی کے گڑھوں کی طرف دھکیل رہا ہے۔ جس ملک میں بھی کوئی اصلاحی تحریک سر اٹھاتی ہے یہودی صلیبی نیٹ ورک وہاں کے مقامی ایجنٹوں کے ذریعے اسے وقت سے پہلے ختم کرا دینے کے درپے ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ہر ملک کے حالات کی مناسبت سے پالیسیاں بنائی جاتی ہیں۔ بسا اوقات اسلامی تحریکوں کو چاروں طرف سے گھیر کر مسلح تصادم کی طرف لے آیا جاتا ہے تا کہ پھل پکنے ہی نہ پائے اور شیر اپنی کچھار ہی میں مارا جائے۔ کبھی وزارت داخلہ میں دینی علوم سے واقف ایجنٹ بھرتی کئے جاتے ہیں تا کہ وہ مختلف طریقوں سے اصلاحی عمل کو سبوتاژ کر دیں اور امت کا رخ اصلاح کے نام پر کسی اور طرف کو کر دیں، کبھی بعض صالحین تک کو استعمال کر کے

قائدین اصلاح کے ساتھ مناظروں میں لگا دیا جاتا ہے تاکہ دونوں فریقوں کی تمام تر توانائیاں انہی بحثوں میں صرف ہوجائیں اور کفرامت پر بدستور مسلط رہے۔اس مقصد کے لیے فروعی مسائل پر مناظروں کو ہوا دی جاتی ہے تاکہ عبادت اور حاکمیت میں چہار سو پھیلا شرک خیریت سے رہے۔انہی بحثوں اور جواب در جواب سلسلوں میں حق اور باطل کی ساری کشمکش کہیں روپوش کردی جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو ان طریقوں سے مسلمانوں میں شخصی اور حزبی عداوتوں کے لامتناہی سلسلے جنم لیتے ہیں اور امت میں کچھ جان بچی ہو تو یوں نکال لی جاتی ہے اور اسلام کی بنیادی ترجیحات روپوش کردی جاتی ہیں۔ چنانچہ ان شیطانی حربوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جو وزارت ہائے داخلہ ان ملکوں میں اسلامی تحریکوں پر آزماتی ہیں۔ ہمارے بڑے دشمن نے خود ہمارے پاس آکر ہماری مشکل حل کردی ہے اس حالت میں صحیح راستہ یہ ہے، جیسا کہ علما کا اتفاق ہے، اور جیسا کہ امام ابن تیمیہؒ نے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ تمام اہل اسلام مل کر کفر اکبر کو نکال باہر کرنے پر کمر بستہ ہوجائیں جو عالم اسلام کی سر زمین پر قابض ہو چکا ہو اور کفرِ اکبر جیسے ضررِ اکبر کو دفع کرنے کے لیے چھوٹے بڑے نقصان کی کوئی پرواہ نہ کی جائے۔فقہ کا یہی اصول ہے کہ جب کچھ شرعی واجبات باہم متعارض ہوجائیں تو بڑے اور اہم تر فریضہ کو مقدم کیا جائے اب یہ کسی سے پوشیدہ نہیں کہ غاصب امریکی دشمنوں کو حرمین کی سرزمین سے نکالنا ایمان باللہ کے بعد سب سے بڑا فرض ہے لہٰذا اس اصول کی بنا پر کسی اور چیز کو اس فرض پر مقدم ٹھہرانا درست نہیں۔ چنانچہ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

> واما قتال الدفع فهو اشد انواع دفع الصائل عن الحرمة والدين، فواجب اجماعاً فالعدو الصائل الذى يفسد الدين والدنيا لا شئى اوجب بعد الايمان من دفعه ، فلا يشترط له شرط، بل يدفع بحسب الامكان۔(كتاب الاختيارات العلمية ملحق بالفتاوٰى الكبرى ۴/۶۰۸)
>
> ''جہاں تک'' قتال دفع'' کا تعلق ہے تو وہ حرمت و آبرو اور دین پر حملہ آور دشمن کو ہٹانے کی سب سے اہم صورت ہے، سو یہ از روئے اجماع واجب ہے چنانچہ وہ حملہ آور دشمن جو دین و دنیا کو تباہ کرتا ہے اس کو ہٹانا ایمان کے بعد سب سے بڑا فرض ہے، سو اس فرض سے عہدہ برآئی کے لیے کوئی شرط نہیں۔اس کو تو پوری قوت کے ساتھ ہٹانا چاہیے''۔

لہٰذا جب ایسے حملہ آور کو ہٹانے کے لیے سب مسلمانوں کا مل جانا ناگزیر ہو تو تمام اختلافی مسائل کو نظر انداز کر کے ایسا کرنا ان پر واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مسائل کیسے بھی کیوں نہ ہوں ان کو نظر انداز کرنے کا نقصان، اس نقصان سے بہر حال کم ہوگا جو مسلمانوں کے گڑھ میں کفرِ اکبر کے جمے رہنے کی بنا پر ہو رہا ہے۔اس لئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس مسئلے کو بیان کرتے ہوئے جس عظیم الشان اصول کی طرف تنبیہ کی ہے، اس کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔یعنی شدید تر ضرر کو دفع کرنا اور کم تر ضرر کو برداشت کرنا، اگر چہ یہ کام ایسے لشکر کے ساتھ مل کر ہی کرنا پڑے جس میں فسق و فجور کی کثرت ہو، کیونکہ ایسی صورت میں ترک جہاد کے لیے یہ بات عذر نہیں بنتی۔

چنانچہ امام صاحبؒ تاتاریوں کا یہ جرم بیان کرنے کے بعد کہ وہ نفاذ شریعت کے تارک ہیں، فرماتے ہیں:

> ''ان تاتاریوں سے قتال اگر صالح قیادت کے پرچم تلے ہو سکے تب تو رضائے الٰہی کے حصول، اعلائے کلمۃ اللہ، اقامت دین اور اطاعت رسول کی خاطر یہ اعلیٰ ترین مقصد ہے۔ تاہم اگر ان میں کوئی فسق و فجور ہو یا ملک گیری اور سلطنت کی نیت بدبھی پائی جاتی ہو اور بعض امور میں زیادتیاں بھی ہوتی ہوں، جبکہ ان خرابیوں کے ساتھ ان کے زیر قیادت قتال کرنے کا جو نقصان دین کو ہوگا اس کی بہ نسبت (تاتاری) دشمن سے قتال نہ کرنے کا نقصان شدید تر ہو تو اس صورت میں بھی قتال واجب ہوگا اور کم تر ضرر کو برداشت کرتے ہوئے بدتر ضرر کا ازالہ کیا جائے گا۔ یہ بات اصول دین میں شامل ہے اور اس کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔
>
> بنا بریں اہل سنت والجماعت کے اصول میں یہ شامل ہے کہ ہر نیکوکار و گناہ گار امیر کے ساتھ مل کر جہاد کیا جائے، کیونکہ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد ایک گناہ گار یا فاجر آدمی کے ذریعے بھی کر سکتا ہے اور ایسے لوگوں کے ذریعے سے بھی جو نیکی سے تہی دامن ہوں۔اس لیے دو امور میں سے ایک لازمی طور پر اختیار کرنا پڑے گا یا تو ان امرا کے ساتھ مل کر قتال چھوڑ دیا جائے جس کی بنا پر دوسروں کا غلبہ یقینی ہوگا جو کہ دین اور دنیا دونوں پہلوؤں سے زیادہ ضرر اور نقصان کے حامل ہیں یا پھر ایک فاجر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کیا جائے جس کے نتیجے میں اس سے کہیں زیادہ بڑے فاجروں اور بدکاروں کو پسپا کیا جا سکتا ہے اور اگر چہ مکمل طور پر نہ سہی بیشتر احکام اسلام کا قیام ہو سکتا ہے، اس صورت حال یا اس قسم کے حالات میں یہی واجب ہے بلکہ بیش تر جنگیں جو خلفائے راشدینؓ کے بعد لڑی گئیں وہ اسی پہلو اور نقطہ نظر کی بنا پر لڑی گئیں ہیں''۔
>
> (ج ۲۸۔صفحہ ۵۰۶)

اس وقت جب کہ صورت حال یہ ہے کہ یہ خطرناک مفاسد عام ہو چکے ہیں اور منکرات آخری حد سے تجاوز کر چکے ہیں، جو کہ اب اندھوں تک کو نظر آنے لگے ہیں اور گناہوں سے بڑھ کر ظلم عظیم کی اس حد تک پہنچ گئے ہیں جسے شرک اور تشریع و قانون سازی

18 مارچ: صوبہ قندھار..........ضلع میوند..........مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان جھڑپیں..........24 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

میں اللہ کی ہمسری کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (لقمان: ۱۳)

''اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، بیٹا شرک کبھی نہ کرنا، شرک ظلم عظیم ہے''۔

چنانچہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ حرام کرتا ہے اسے ہمارا قانون حلال کر دیتا ہے جس کی ایک مثال سود ہے، جو کہ مکہ مکرمہ جیسے بلد حرام کے اندر مسجد حرام کی دیواروں تک پہنچا ہوا ہے اور سودی بینک حرمین کے چاروں طرف اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت دیتے اور اس کے قطعی حکم کا تمسخر اڑاتے نظر آتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا (البقرة: ۲۷۵)

''اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے''

حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قدر شدید وعید سنائی ہے کہ مسلمان سے سرزد ہونے والے کسی اور جرم پر ایسی وعید نہیں فرمائی یعنی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ O فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ (البقرة ۲۷۸۔۲۷۹)

''اے ایمان والو اللہ سے ڈر جاؤ اور (آج کے بعد) باقی ماندہ سود چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان کر دو''۔

پھر یہ وعید تو ایک عام سود خور کے لیے ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو خود کو اللہ کا ہمسر اور شریک بنا کر قانون صادر کرنے لگے اور اللہ کے بندوں کے لیے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور جائز کرنے لگے۔ مگر اس کھلم کھلا بغاوت کے باوجود حکومت بعض نیک علما اور داعیوں کو پھسلانے کی کوشش میں کامیاب جا رہی ہے جو اس بدترین صورتحال اور کفر اکبر کے مسلط ہونے کے باوجود بھی کھل کر نہیں بولتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایسی صورت حال میں یہی فرض بنتا ہے کہ اپنی توانائی کی آخری رمق تک ان حملہ آور دشمنوں اور کفر کے سرغنوں کو سرزمین پاک سے نکال باہر کرنے کے لیے صرف کر دی جائے۔ یہ دشمن جو ہمارے دین اور دنیا سب کو تباہ کیا چاہتا ہے اور اس کو دفع کرنا ایمان کے بعد سب سے بڑا فرض ہے یہ دشمن امریکی اسرائیلی اتحاد کی صورت میں بیت المقدس ہی کو نہیں، سرزمین حرمین کو بھی مقبوضہ بنا چکا ہے۔ تاہم یہ تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ امت مسلمہ کے اندر جنگ چھیڑنے سے انتہائی گریز کیا جائے اور اپنے بھائیوں پر کوئی کسی طرف سے بھی ہتھیار نہ اٹھائے، کیونکہ ہماری نظر میں اس کے نتائج نہایت سنگین ہو سکتے ہیں مثلاً

(۱) اس سے مسلمانوں کا شدید جانی نقصان ہوگا اور اس سے متاثر ہونے والے خود مسلمان ہوں گے۔

(۲) امت مسلمہ کا شدید مالی نقصان ہوگا۔

(۳) ملک کا نیچے تک کا سارا ڈھانچہ ہل جائے گا۔

(۴) معاشی کے ساتھ ساتھ معاشرتی بحران پیدا ہوں گے۔

(۵) پٹرول کی سب صنعتیں داؤ پر لگ جائیں گی۔ ہم اپنے مجاہد بھائیوں کی توجہ اس امر کی جانب کرانا چاہتے ہیں کہ پٹرول کی یہ دولت مسلمانوں کی ایک بہت بڑی امانت ہے جو کل کی اسلامی مملکت کے لیے عظیم الشان قوت ثابت ہوگی۔ دنیا میں تیل کے اس سب سے بڑے ذخیرے کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ ہم غاصب امریکیوں کو بھی خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس دولت سے اس کے اصلی ورثا کو محروم کرنے اور یورپ اور جاپان وغیرہ ایسے اپنے اقتصادی حریفوں کو نقصان پہنچانے کے لیے اور اپنے کھسیانے پن کا ثبوت دینے کے لیے اس جنگ کے اختتام پر بھاگتے وقت، مسلمانوں کی اس دولت کو تباہ کر کے جانے کی کوشش نہ کرے، ورنہ اس کے نتائج سنگین تر ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کی اس باہمی جنگ سے سرزمین حرمین کے منقسم ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ جب کہ اس ملک کے شمالی حصّے پر اسرائیل آس لگائے بیٹھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ یہودی صلیبی اتحاد کا ایک اہم منصوبہ ہے۔ کیونکہ اتنے وسیع وعریض ملک کا وجود، جس پر اللہ کے فضل سے صحیح اسلامی حکومت قائم ہو جانے والی ہے، ساتھ میں فلسطین کے اندر بیٹھے یہودیوں کے لیے شدید ترین خطرہ ہے، خصوصاً جب کہ یہاں مسلمانوں کا قبلہ واقع ہے۔ اس وجہ سے سرزمین حرمین عالم اسلام کی وحدت کی علامت ہے اور اس پر کٹ مرنے کے لیے دنیا جہان سے مسلمان کھچے آئیں گے، اقتصادی دولت سے یہ خطہ ارضی پہلے ہی مالا مال ہے، کیونکہ دنیا کا سب سے بڑا تیل کا ذخیرہ اسی ملک کے پاس ہے۔ پھر اس ملک کے فرزندان توحید اپنے آباؤ اجداد صحابہ کرامؓ ہی کو سمجھتے ہیں۔ انہی کی سیرت سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں اور اللہ کے کلمے کو بلند کرنے اور امت کو پھر سے عزت کے راستے پر گامزن کرنے کے لیے صحابہ کرامؓ ہی کو اپنے لیے اسوہ اور مثال سمجھتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک انتہائی اہم اور اسٹریٹجک حیثیت یمن کی لڑاکا قوم کی بھی ہے جس سے ہمیں قتال فی سبیل اللہ کے لیے انتہائی جنگ جو کمک بلا حدو حساب مل سکتی ہے۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے۔

یخرج من عدن ابین اثنا عشر الفة ینصرون اللہ ورسولہ، ھم خیر من بینی وبینھم (رواہ احمد بسند صحیح)

''عدن (یمن) سے بارہ ہزار کا ایک لشکر نکل کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرے گا، میرے اور ان کے درمیان جتنے لوگ آئیں گے

19 مارچ: صوبہ فراہ۔۔۔۔۔۔۔ضلع گلستان۔۔۔۔۔۔۔مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ۔۔۔۔۔۔۔9 فیول بھرے ٹینکر اور 3 سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں تباہ۔۔۔۔۔۔۔6 سیکورٹی اہل کار ہلاک۔۔۔۔۔۔۔3 زخمی

وہ ان سب سے افضل ہوں گے''۔

یمن کی جنگ جو قوم ہمارے ساتھ مل کر ان شاء اللہ یہودی صلیبی اتحاد کے لیے خطرہ بنے گی۔ امریکی قابض فوجوں کا دفاع کرتے ہوئے جو بھی اسلامی قوتوں کے ساتھ جنگ کرے گا، چاہے اس کے لیے کتنے بھی عذر کیوں نہ تراشے جاتے ہوں، وہ ایک فاش غلطی ہوگی کیونکہ یہ قابض فوجیں پہلے یہاں کی مقامی قوت ختم کرائیں گی اور پھر معرکے کا انجام اپنے حق میں کریں گی۔

بجائے اس کے کہ بیت المقدس کو واگزار کرایا جاتا اور پچھلے پچاس سال کے بار بار کے وعدوں پر عمل کرتے ہوئے قبلہ اول کو آزاد کرایا جاتا، الٹا سعودی حکومت نے امت کو کوئی تحفہ دیا تو یہ کہ آج مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں امت کے باقی ماندہ مقدس مقامات کی حفاظت کے لیے نصرانی افواج کے کافر مرد ہی نہیں عورتیں تک جوق در جوق چلی آرہی ہیں !یوں حرمین کی سرزمین صلیبیوں کو دے دی گئی۔ شاہ فہد (برطانیہ میں) خود صلیب پہن آیا ہے تو یہ اس کے لیے کونسی بڑی بات ہے!اب بادشاہ سلامت اپنے صلیبی مہمانوں کے لیے دروازے کھول چکے ہیں۔ ملک کے طول وعرض میں جگہ جگہ اب امریکہ اور اس کے حلیفوں کے اڈے بن چکے ہیں۔ کیونکہ ان کی مدد کے بغیر اسے اب کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی۔ آپ لوگ تو ان غیر ملکی فوجوں کی موجودگی اور ان کے گھناؤنے منصوبوں سے بخوبی واقف ہوں گے لہٰذا یہ امت سے خیانت ہے، کفار سے دوستی و وفاداری ہے اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد ہے۔ اور ظاہر ہے یہ باتیں دس نواقض اسلام (جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے) میں شمار ہوتی ہیں۔ شاہ فہد کا یہ اقدام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیّت کی بھی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت امت کو فرمائی تھی یعنی مشرکین کو جزیرۃ عرب سے باہر نکال دو (حدیث نبوی صحیح بخاری)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا:

لئن عشت ان شاء اللہ لا خرجن الیھود وا النصاری من جزیرۃ العرب (صحیح الجامع الصغیر)

''اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ جزیرۃ عرب کو یہود و نصاری سے ضرور بضرور پاک کر کے چھوڑوں گا''۔

رہا یہ دعویٰ کہ دفاع کی غرض سے صلیبی افواج کی سرزمین حرمین میں موجودگی ایک ضرورت اور انتہائی وقتی سا مسئلہ ہے، تو یہ بات اب پرانی ہو چکی ہے خصوصاً جب کہ عراق کو پوری وحشت اور بربریت سے تباہ کر لیا گیا ہے اور اس کی فوجی قوت کو برباد کر دیا گیا ہے (جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کینہ پرور صلیبی کیا عزائم لے کر یہاں آئے ہیں)۔ اس کے بعد بھی یہ مطالبہ ماننے سے صاف انکار کیا جا رہا ہے کہ اب تو ان صلیبی فوجوں کی جگہ مقامی اور مسلمان ممالک کی فوجیں تعینات کر دی جائیں۔ پھر اس فریب کا پردہ تو امریکہ کے آئمہ کفر نے پے در پے بیانات سے خود چاک کر دیا ہے۔ صرف امریکی وزیر دفاع ولیم پیری کا خُبر کے دھماکہ کے بعد شائع ہونے والا بیان ہی ملاحظہ ہو کہ ''خلیج میں ہماری موجودگی امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے ہے''۔

جب ۱۳۵۴ھ (۱۹۳۶ء) میں فلسطین کی مسلمان قوم برطانوی تسلط کے خلاف جہاد کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی، اور برطانیہ مسجد اقصیٰ کے لیے بپھری ہوئی مسلمان قوم کو دبانے میں ناکام ہو گیا تو شیطان نے ان کو یہ تدبیر سجھائی کہ فلسطین میں اس مسلح جہاد کا راستہ روکنا صرف ان کے ایجنٹ شاہ عبدالعزیز کے ذریعے ممکن ہے، کیونکہ مجاہدین کو دھوکہ دینے کے لیے ایسی ہی ''پارسا'' شخصیت کی ضرورت تھی۔ شاہ عبدالعزیز نے یہ ڈیوٹی باحسن طریق سرانجام دی اور اپنے دو بیٹوں کو فلسطینی مجاہدین کو یہ یقین دہانی کرانے کی مہم دے کر بھیجا کہ شاہ عبدالعزیز برطانوی حکومت کے تمام وعدوں پر عملدرآمد کی ضمانت دینے کے لیے تیار ہے۔ اس لیے اگر مجاہدین جہاد روک لیں تو برطانوی حکومت ان کے سب مطالبات منظور کر لے گی۔ اس طریقے سے شاہ عبدالعزیز نے مسلمانوں کا قبلہ اول لٹانے میں اپنا کردار ادا کیا تھا، مسلمانوں کے خلاف نصرانیوں کے ساتھ موالات کا مظاہرہ اور مسجد اقصیٰ کا مسئلہ اٹھانے اور اس کی خاطر مجاہدین کی نصرت کرنے کی بجائے ان کو ذلیل اور خوار کیا تھا۔ آج اس کا بیٹا شاہ فہد اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دوسری بار امت مسلمہ کو ویسا ہی فریب دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ جو مقدس مقامات مسلمانوں کے پاس رہ گئے تھے وہ اب کی بار جاتے رہیں۔ چنانچہ وہ امت کو بے وقوف بنا کر یہ یقین دلاتا رہا ہے کہ یہ صلیبی فوجیں سرزمین حرمین کے دفاع کی خاطر مہمان بنی ہیں اور یہ مہمان داری چند مہینوں کی بات ہے یہ فوجیں اپنا کام کر کے فوراً جہاں سے آئی تھیں، وہیں واپس چلی جائیں گی۔ یہ جھوٹ بول کر اس نے علما سے فتوے پر فتوے لیے۔ مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی کانفرنس منعقد کر کے اس نے عالم اسلام کے علما اور اسلامی قائدین کا ایک جم غفیر اکٹھا کیا اور ان سے قرار دادیں منظور کرائیں۔ آج صلیبی فوجوں کو ہمارے ہاں آئے ہوئے ساتواں سال جا رہا ہے۔ ہماری حکومت ان کو نکالنے سے ہنوز عاجز ہے۔ مگر وہ اپنی قوم کے سامنے اس عاجزی کا اعتراف کرنا بھی نہیں چاہتی۔ اب وہ جھوٹ پر جھوٹ بولے چلی جا رہی ہے۔ ابھی تک وہ مسلمانوں کو یہ باور کرائے چلی جا رہی ہے کہ امریکی نکل جائیں گے۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ ایں خیال ومحال است وجنوں، پھر مومن تو کبھی ایک بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا اور عقل مند تو دوسروں کا انجام دیکھ کر سبق پکڑ لیتا ہے۔

فوج اور نیشنل گارڈز کے جوانو! بجائے اس کے کہ حکومت تمہیں ان غاصبوں کے خلاف داد شجاعت دینے کا موقع فراہم کرتی، اس نے تمہیں انہی دشمنوں کی چوکی داری کا فرض سونپ دیا ہے۔ یہ فریب کاری اور ذلیل کرنے کی آخری حد ہے۔ اس سے بڑی رسوائی اور کیا ہوگی؟

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

19 مارچ: صوبہ اورزگان..........صدر مقام ترین کوٹ..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان نیشنل آرمی کی دو گاڑیاں تباہ..........12 افغان فوجی اہلکار ہلاک اور زخمی

شیخ رحمہ اللہ کی طبیعت میں تحمل اور بردباری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی

شیخ اسامہ بن لادنؒ کے قریبی ساتھی شیخ حامد گل المصری سے بات چیت

شیخ حامد گل المصری کا شمار شیخ اسامہؒ کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا ہے۔ آپ کو ایک طویل عرصہ تک ایران میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے کے بعد حال ہی میں رہائی نصیب ہوئی ہے۔ شیخ حامد سے ہونے والی گفتگو قارئین نوائے افغان جہاد کے لیے پیش خدمت ہے۔ اس گفتگو میں شیخ حامد نے شیخ اسامہ کے ساتھ بیتے ہوئے ماہ و سال کا دلچسپ انداز میں تذکرہ کیا ہے۔

محترم شیخ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے ہمارے لیے کچھ وقت نکالا تاکہ ہم اپنے قائد شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی زندگی کی کچھ جھلکیاں دیکھ سکیں۔

سوال: محترم شیخ سب سے پہلے ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ نے کب شیخ کی رفاقت اختیار کی؟ اور آپ کی کیا ذمہ داری تھی؟

جواب: میں نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی صحبت اختیار کی اور طویل عرصہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی رفاقت میں گزارا۔ طویل عرصے تک شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا کاتب رہا نیز کچھ عرصے کے لیے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا سیکرٹری اور محافظ بھی رہا ہوں۔

سوال : شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شخصیت اور اخلاق کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب: شیخ اسامہ رحمہ اللہ دھیمے مزاج کے مالک تھے۔ متحمل مزاجی اور بردباری شیخ رحمہ اللہ کی شخصیت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اسی طرح اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کا جذبہ بھی آپ میں بخوبی موجود تھا۔ اگر کسی بھائی کو پیسوں کی ضرورت ہوتی یا کسی کی کوئی اور ضرورت ہوتی تو شیخ اسامہ رحمہ اللہ اس کی مدد اپنی ذاتی جیب سے کیا کرتے تھے۔ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ جھوٹ نہیں بولتے تھے، جھوٹ بولنے کو ناپسند فرماتے تھے، اپنے ساتھیوں کو بھی اس سے منع فرماتے تھے، جہاں جھوٹ بولنے کی شریعت میں بھی اجازت ہے وہاں بھی جھوٹ سے حتی الامکان گریز کرتے تھے اور اپنے رفقا کو بھی اسی طرح احتیاط کرنے کی تاکید کرتے تھے جس طرح صحابہ اس ضمن میں احتیاط برتتے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سفر ہجرت کے دوران جب کوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت سوال کرتا تو آپ فرماتے تھے کہ یہ میرے راہبر ہیں جو مجھے راستہ بتلاتے ہیں۔ اسی طرح جب غزوہ بدر میں صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے کسی نے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں سے ہیں؟ تو انہوں نے اپنا علاقہ بتانے کی بجائے جواب دیا 'من الماء' یعنی 'ہم پانی سے ہیں' کہ بندے کے اجزائے ترکیبی میں پانی ایک اہم عنصر ہے لیکن مخاطب یہ سمجھا کہ یہ ماء نامی علاقے سے تعلّق رکھتے ہیں۔

سوال: شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیسا برتاؤ تھا؟

جواب: شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ خود بھی ساتھیوں کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آتے اور دیگر ذمہ دار ساتھیوں کو بھی نرمی برتنے کی تلقین کرتے تھے۔ وہ عموماً ساتھیوں کو عربی زبان کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے؛

ما وضع الرفق في شيء الا زانه، وما نزع من شيء الا شانه

''کسی بھی چیز میں نرمی شامل ہو تو وہ اس کو بہترین بنا دیتی ہے اور کسی بھی چیز سے نرمی نکالی جائے یا نرمی شامل نہ کی جائے تو وہ بدترین بن جاتی ہے''

انما العلم بالتعلم و انما الحلم بالتحلم

''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور بصیرت سمجھ بوجھ سے آتی ہے''

شیخ اسامہ رحمہ اللہ اپنے مجاہد ساتھیوں کا ہر طرح سے خیال رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک دفعہ شیخ رحمہ اللہ افغانستان کے علاقے مراد بیگ میں تھے، انہی دنوں ایک عملیہ میں کچھ ساتھی زخمی اور شہید بھی ہوئے تھے...... ایک دن کچھ ساتھیوں کو کہیں سے ایک فٹ بال ملا تو انہوں نے فٹ بال کھیلنا شروع کر دیا۔ جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے ان ساتھیوں کو فٹ بال کھیلتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے پوچھا کہ 'یہ ساتھی کیسے فٹ بال کھیل رہے ہیں؟' جب کہ یہاں ہمارے کچھ ساتھی زخمی اور شہید بھی ہیں۔ پھر مجھ سے پوچھا کیا تم نے بھی ان کے ساتھ فٹ بال کھیلا ہے؟ میں نے جواب دیا 'نہیں، مجھے شرم آئی (کہ میں فٹ بال کھیلوں جب کہ میرے کچھ مجاہد بھائی اس حال میں ہیں)'۔ اس پر شیخ نے کہا ''زادک اللّٰہ حیاءً''، یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں اور حیادار بنائے۔ پھر فرمایا کہ جب کچھ ساتھی مشکل میں ہوں تو ہمیں ان کی تکلیف کا خیال رکھنا چاہیے۔

ایک مرتبہ ایک بھائی نے چند دیگر ساتھیوں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے کہا کہ ان ساتھیوں کی ذمہ داریاں بدل دی جائیں کہ ان ساتھیوں کے کچھ مسائل ہیں اور ان کے اوپر الزامات ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو (غالباً کسی عملیات میں) قتل کیا ہے۔ تو شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے کہا'' اللہ کی قسم ہم ان ساتھیوں پر شک نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے مسکین ساتھی ہیں جو اپنے گھر بار چھوڑ کے برستے

20 مارچ: صوبہ ہلمند..........ضلع خانشین..........امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر بم حملہ..........ایک ٹینک تباہ..........5 امریکی فوجی اہلکار ہلاک

کروز میزائلوں اور ڈیزی کٹر بموں کی زد میں رہتے ہیں۔ہم کیونکر ان ساتھیوں پر شک کر سکتے ہیں۔ ہم ان بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں سے نہیں ہٹائیں گے اور ہم ان کے اوپر مکمل بھروسہ رکھتے ہیں''۔

سوال : محترم آپ کو شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ساتھ سوڈان میں بھی کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا ہے۔سوڈان میں گزرے دنوں کا کوئی یادگار واقعہ سنائیں؟

جواب: جب میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے محافظ کے طور پر ذمہ داریاں نبھار ہا تھا تو انہی دنوں میں شادی کے لیے کسی مناسب رشتے کی تلاش میں تھا۔ایک دن شیخ کی نئی گاڑی میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو گھر چھوڑنے جارہا تھا تو شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے ازراہ محبت اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کرانے کی پیشکش کی لیکن میں حیا کے مارے کچھ جواب نہ دے سکا اور میں نے سوچا کہیں میری ذات شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو تکلیف پہنچانے کا ذریعہ نہ بن جائے۔اس کے بعد شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے بھی دوبارہ کبھی اس بات کا تذکرہ نہ کیا اور یوں یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا۔

سنتوں پر عمل :

شیخ اسامہ رحمہ اللہ سنتوں پر عمل کے بہت حریص تھے۔ وہ کھانا ہمیشہ تین انگلیوں سے کھاتے اور بہت آہستہ کھاتے تھے اور مجھے کہتے کہ دسترخوان پر میرا ساتھ دو تو میں شیخ سے کہا کرتا کہ شیخ پانچ انگلیوں سے کھانے کی بھی اجازت ہے کیونکہ جب کسی سائل نے شیخ ابن عثیمین سے پوچھا کہ چاول تین انگلیوں سے کھانے چاہئیں یا پانچ سے تو شیخ ابن عثیمین نے کہا کہ' چاول کھانے کے لیے تو پانچ انگلیاں بھی کم معلوم ہوتی ہیں۔اگر چھ انگلیاں ہوتی تو چھ سے کھاتے'۔مگر شیخ نے ہمیشہ اس سنت کا التزام کیا اور کھانا تین انگلیوں سے ہی کھاتے۔کھانے میں بھی ساتھیوں کا اکرام کرتے اور کبھی دسترخوان پر گوشت ہوتا تو اپنے ہاتھوں سے ساتھیوں کو گوشت توڑ توڑ کر دیتے......خود کم کھاتے اور ساتھیوں کو زیادہ کھلاتے۔

رجوع الی اللّٰہ :

اسی طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ ہر مشکل یا خوف اور گھبراہٹ کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتے تھے اور ایسے وقت میں نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاتے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم سب معسکر میں تھے تو ہمیں کچھ گاڑیوں کی آواز آئی اور ان کی روشنی بھی دکھائی دی۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گاڑیاں ہماری طرف ہی آرہی ہیں......کچھ بھائی جو پہرے پر متعین تھے اور ایک شلکا گن پر مامور تھے یہ سمجھے کہ دشمن نے ہلہ بول دیا ہے۔اس غیر یقینی صورتحال اور گھبراہٹ کے عالم میں ہم نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھنے لگے۔بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گاڑیاں سمگلروں کی تھیں۔

تواضع اور انکساری:

شیخ اسامہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ بہت متوازن شخصیت کے مالک تھے......ایسا نہیں تھا کہ وہ ہر وقت سنجیدہ ہی رہتے ہوں یا اپنے ماتحتوں کو منہ ہی نہ لگاتے ہوں۔بلکہ وہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھی محبت اور شفقت والا معاملہ رکھتے تھے اور ان کے ساتھ نہ صرف ہنسی مذاق کرتے بلکہ فٹ بال بھی کھیلتے تھے۔ایک مرتبہ جب الجزیرہ ٹی وی کے صحافی جمال اسمٰعیل نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ان کا فرصت کے اوقات میں کیا مشغلہ ہے؟ تو شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ وہ گھڑ سواری پسند کرتے ہیں۔تاہم مذکورہ انٹرویو کے بعد شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے ازراہِ مذاق مجھ سے کہا'' جب صحافی نے ان سے پوچھا کہ انہیں کیا پسند ہے تو وہ بتانا چاہتے تھے کہ انہیں فٹ بال کھیلنا پسند ہے۔مگر انہوں نے اس لیے ایسا نہیں کہا کہ پھر وہ صحافی ان سے پوچھتا کہ وہ جیتتے ہیں یا ہارتے ہیں؟ تو انہیں یہ بتانا پڑتا کہ وہ جب بھی فٹ بال کھیلتے ہیں تو یہ بھائی (شیخ حامد گل المصری)ان سے جیت جاتے ہیں''۔

اسی طرح اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود شیخ اسامہ رحمہ اللہ تمام ساتھیوں کو وقت دیتے تھے۔جب بھی کوئی ساتھی ان کے پاس آتا تو پوری توجہ سے اس کی بات سنتے اور جب تک وہ اپنی بات مکمل کر کے خود ہی رخصت نہ چاہتا تب تک شیخ بھی اس کے ساتھ بیٹھے رہتے۔ ہر ایک ساتھی اپنی بات پوری تسلی اور تفصیل کے ساتھ شیخ کے گوش گزار کرتا تھا اور شیخ اس کی بات پوری توجہ سے سنتے تھے یہاں تک کہ اس کی تشفی ہو جاتی تھی۔

امنیت کا خیال رکھنا:

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ علیہ بڑی سادگی، رازداری اور ذہانت سے اپنے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے تھے۔گیارہ ستمبر کے مبارک معرکوں سے کچھ ہی عرصہ پہلے ایک یمنی ساتھی سعد التعزی نے خواب دیکھا کہ کچھ بڑی بڑی عمارتیں ہیں اور کچھ جہاز آکر ان سے ٹکرا جاتے ہیں۔جس کے نتیجے میں وہ عمارتیں زمین بوس ہو جاتی ہیں۔جب انہوں نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے اس خواب کا ذکر کیا تو شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے دریافت کیا کہ یہ کام کرنے والے کون لوگ تھے؟ جب بھائی نے یہ جواب دیا کہ وہ جزیرہ عرب کے رہنے والے کچھ لوگوں کا کام تھا تو شیخ نے پوچھا کہ وہ کس قبیلے سے تھے جنہوں نے یہ کام کیا؟اس پر مذکورہ بھائی نے جواب دیا کہ وہ غامدین تھے۔تب شیخ نے ان کی توجہ اس طرف سے ہٹانے کے لیے(تاکہ کہیں ساتھیوں میں اس طرح کی عملیہ کا چرچا نہ ہو جائے جب کہ یہ عملیہ اس وقت تیاری کے مراحل میں تھی) کہا کہ غامدین نہ کہو بلکہ غمد (غامدی کے لیے جمع کا صیغہ) کہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے غامدی بھائی خفا ہو جائیں۔اس خواب اور بعد ازاں گیارہ ستمبر کے مبارک معرکوں کی صورت میں اس خواب کی تعبیر سے ہم پر نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی صداقت بھی واضح ہو گئی جس کا مفہوم ہے کہ آخری زمانے میں مومن کے خواب سچّے ہوں گے۔شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے اس طرح خوش اسلوبی سے بات کو پھیر دیا کہ جیسے ایسا کوئی واقعہ محض خواب وخیال سے زیادہ

20 مارچ:صوبہ ہلمند..................ضلع گریشک..........امریکی وافغان فوج کی مشترکہ پیدل گشتی پارٹی پر بارودی سرنگ کا دھماکہ.........3 امریکی.....3 افغان فوجی ہلاک

اہمیّت ہی نہ رکھتا ہو...... جب کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ خود اس سارے منصوبے کی نگرانی کر رہے تھے۔

ساتھیوں کی خدمت کرنا:

شیخ رحمہ اللہ مجاہدین کے ساتھ ہر کام میں عملی طور پر شریک ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ خندقیں کھودنے میں بھی ساتھیوں کی مدد کرتے تھے۔ رمایہ (نشانہ بازی) کے لیے بھی ساتھیوں کے شانہ بشانہ ہوتے۔ کئی دفعہ شیخ مجاہد ساتھیوں کے لیے کھانا بھی اپنے ہاتھ سے تیار کرتے تھے۔

بچوں کی تربیت:

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اپنے بچوں کو بہترین اخلاق سکھائے اور ان کے سینوں میں جہاد کی روح پھونک دی۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ بذاتِ خود ان کی تعلیم پر بھرپور توجہ دیتے۔ اس مقصد کے لیے شیخ رحمہ اللہ نے مختلف علما اور شیوخ کی خدمات بھی حاصل کیں جن میں شیخ الشہید ابوحفص الموریطانی، شیخ ابو یحییٰ الموریطانی، شیخ ابوسلیمان الموریطانی اور شیخ عبداللطیف شامل تھے۔ شیخ عبداللطیف قرآن پاک کی دس قرآت کے عالم تھے اور وہ شیخ کے بیٹوں کو قرآن حفظ کرواتے تھے اور قرآت کی تعلیم دیتے تھے۔ شیخ نے گھڑسواری کی تعلیم دینے کے لیے اپنے ہر بیٹے کو ایک گھوڑا لے کر دیا تھا۔ شیخ اپنے بیٹوں کو خود گھڑسواری کی تعلیم دیتے تھے۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے ایک فرزند عثمان بھی تھے جنہوں نے بعد میں ہمیں گھڑسواری کی تعلیم دی۔ ان دنوں ان کے پاس سفید گھوڑا تھا۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے سبھی بیٹے بہت باادب، بااخلاق اور منکسر المزاج شخصیت کے حامل تھے۔ کبھی ہم نے انہیں کسی کے ساتھ بےادبی یا بدتمیزی سے پیش آتے ہوئے نہیں دیکھا۔

علم اور اہل علم سے تعلق:

شیخ اسامہ رحمہ اللہ عموماً شیخ الطحان، شیخ حمود بن عقلاء الشعیبی اور شیخ حمود بن زعیر کے دروس سنتے تھے اور پاکستانی علما میں سے مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کے بیانات سننا پسند فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ دنیا کے مختلف خطوں سے تعلّق رکھنے والے علما اور طلبا بھی شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے ملنے کے لیے آتے تھے۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ علمائے دین اور طلبا کی ان مجالس کو بہت پسند فرماتے تھے اور بسا اوقات پاکستان اور دیگر خطوں سے آنے والے علما کو شیخ رحمہ اللہ تعلیم بھی دیتے تھے۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو مطالعے سے غایت درجہ دلچسپی تھی۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب اپنے ساتھ رکھتے اور جب بھی فرصت کے چند لمحات میسر آتے تو شیخ رحمہ اللہ مطالعے میں منہمک ہوجاتے۔ اس طرح شیخ اپنے وقت کو ضائع ہونے سے حتی الامکان بچاتے تھے اور وقت ضائع کرنے کو پسند نہ فرماتے۔ شیخ اپنے رفقا کو بھی گاہے بگاہے تفسیر اور حدیث کی تعلیم دیتے تھے۔

طالبان دور میں جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ افغانستان تشریف لائے تو انہیں طالبان پر سعودی حکمرانوں کا ارتداد واضح کرنے کے لیے کافی تگ و دو کرنی پڑی۔ کیونکہ سعودی حکمران شیخ اسامہ اور ان کے مجاہد ساتھیوں کو خارجی اور مفسد ثابت کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً ان علمائے سوء کے وفود بھیجتے رہتے تھے جنہوں نے آل سلول کے اقتدار کو سہارا دے رکھا ہے اور جو اپنے گمراہ کن فتاویٰ سے صلیبیوں اور صیہونیوں کے مدد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔ یہ ایسے علما تھے کہ انہوں نے تو گویا اللہ کو چھوڑ کر آل سلول کی حکومت کو ہی اپنا الٰہ بنا رکھا تھا۔ گو کہ طواغیت نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے پاس پے در پے علمائے سوء کے وفود بھیج کر اس بات کی بہت کوشش کی کہ کسی طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کو تکفیری اور خارجی قرار دے کر افغانستان سے نکلوا دیں۔ لیکن شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے پاس بھی علمائے سوء کے اعتراضات پر مضبوط جوابی دلائل تھے۔ جن میں سے ایک دلیل یہ بھی تھی کہ اگر سعودی حکومت کو دین اور شریعت سے کچھ واسطہ ہوتا تو بھلا صلیبیوں کو سرزمین حرمین پر کیونکر قدم رکھنے دیتے جب کہ اس ضمن میں نبی مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح فرمان موجود ہے کہ جزیرۂ عرب سے مشرکین کو نکال دو اور آل سلول نے تو ان کو خود وہاں لا کر بسایا اور خبیث مشرکین خیبر میں پھر قدم رکھنے پر خوشیاں مناتے رہے۔ مسلمانوں کو تو ویزے وغیرہ کی پابندیوں کا سامنا ہے لیکن صلیبیوں کی راہ میں ایسی کوئی رکاوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق والوں کو اہل حق کی پہچان عطا فرماتے ہیں۔ پس امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ بھی سعودی طواغیت کی حقیقت سے بخوبی واقف ہوگئے۔ وہ جان گئے کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھی حق پر ہیں پس انہوں نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کو کسی کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ حالانکہ اپنے اس موقف کی وجہ سے انہیں شدید آزمائشوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ سورہ عنکبوت میں فرماتے ہیں:

أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا اور مجاہدین کی حوالگی کے عوض طرح طرح کے انعام و اکرام اور نوازشات کی ترغیبات بھی امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کو حق سے نہ پھیر سکے حالانکہ مجاہدین کی حوالگی کے لیے دباؤ صرف سعودی حکومت کی طرف سے ہی نہیں تھا بلکہ ازبکستان کی حکومت کی طرف سے بھی یہ مطالبہ سامنے آیا کہ ازبک مجاہدین کو ان کے حوالے کیا جائے۔ اسی طرح چین کی حکومت نے بھی یہ مطالبہ کیا کہ ابو محمد ترکستانی اور دیگر ترکستانی مجاہدین کو ان کے حوالے کیا جائے اور اس کے بدلے انہوں نے تعمیر و ترقی کے ذریعے افغانستان کی حالت بدل دینے کی پیش کش کی۔ لیکن امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے ایک بھی مجاہد کو کفار کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ ایک ہی راہ کے راہی تھے اور ایک ہی عقیدے پر قائم تھے۔ دونوں کا منہج اور مقصد ایک ہی تھا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا بول بالا ہو اور چہار سو قانون شریعت کی حکمرانی ہو۔ (جاری ہے)

21 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع مارجہ............بارودی سرنگ دھماکہ............امریکی فوج کا بکتر بند ٹینک تباہ............7 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

یہ جو زندہ اسامہ ہے

عبدالقادر حسن

کالم نگار جس ادارے میں ملازم ہیں وہ اپنی اسلام دشمنی میں معروف ہے لیکن اس کے باوجود اللہ نے شیخ کی عظمت اور شیخ کی شخصیت سے کفار کی سراسیمگی کو بیان کرنے کی توفیق دی۔ تاہم ادارے کا مذکورہ کالم نگار کی تمام آرا سے متفق ہونا ہرگز ضروری نہیں۔ (ادارہ)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے بڑی طاقت تاریخ میں پیدا نہیں ہوئی۔ اس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور اس دنیا کی ہواؤں تک پر اس کا حکم چلتا ہے۔ وہ جہاں چاہے اپنے کسی جہاز سے جو کہیں دور سے آنے والے اشاروں پر چلتا ہے نہ کہ کسی انسانی ہواباز کے ذریعہ..... دنیا کے کسی بھی حصّے کو تباہ کرسکتا ہے اور اس کا نشانہ خطا نہیں جاتا۔ پاکستانیوں سے زیادہ کسی کو اس نشانہ بازی کا تجربہ نہیں ہے۔ امریکہ کی اس فوجی سائنسی طاقت کے بیان پر کتابیں بھی لکھ دی جائیں تو اس کا بیان ختم نہیں ہوتا، ایک مختصر کالم میں تو یہی لکھا جاسکتا ہے کہ اوپر خدا ہے اور نیچے زمین پر امریکہ۔ لیکن یہ حیران کن طاقت والا اندر سے اتنا کمزور ہے کہ ایک اکیلے انسان کا نام سنتے ہیں اس پر خوف کے مارے کپکپی طاری ہوجاتی ہے اور جب وہ شخص جو امریکہ کی طاقت سے باہر ہے، اس کے کسی گولہ بارود سے نہیں بلکہ کسی سازش سے قابو کرلیا جاتا ہے اور پھر امریکی غلاموں کے ذریعے اسے گم کردیا جاتا ہے تب جا کر کہیں امریکہ کے ایوان صدر سے ایک خوف دور ہوتا ہے جو نیندیں حرام کیے رکھتا تھا، ایک عرب اسامہ بن لادن کا خوف۔ اسامہ کیا تھا؟ ایک عام سا انسان..... دو ہاتھ، دو آنکھیں، دو ٹانگیں..... عام انسانوں جیسا ایک انسان.....

لیکن اس کے اندر ایک ناقابلِ شکست جذبہ اور ایمان تھا جو اس کے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے پیدا کردیا تھا۔ اس کے دشمن دنیاوی طاقت میں اس سے کہیں زیادہ طاقت ور..... دونوں کی طاقت میں کوئی مناسبت ہی نہیں تھی لیکن ان کے دل ایمان سے خالی صرف اسلحہ کی طاقت پر بھروسے سے آباد تھے۔ ایسی کسی بھی جنگ میں ایمان ہمیشہ کامران رہا۔ وہ کئی برس تک پاکستان کے ایک شہر کے ایک حصّے میں مقیم رہا مگر امریکہ کو اپنے اس دشمن کا پتہ نہ چل سکا۔ ایک مسلمان غدار نے اس کا پتہ دیا۔ مسلمان چونکہ شکست نہیں کھا سکتے اس لیے دشمن ہمیشہ ان کے اندر سے غدار تلاش کرتے ہیں جو اندر سے اس قلعے کا دروازہ کھولتے ہیں اور یوں مسلمان شکست سے دوچار ہوجاتے ہیں۔ اسامہ بھی ایک غدار کی مدد سے تلاش کیا گیا۔

امریکہ نے بتایا کہ اس کی لاش کو سمندر میں غرق کردیا گیا، اس پر خاموشی رہی لیکن اسامہ کا خوف طاری رہا اور اس کے ہم مذہب ساتھیوں کو تسلی کرنی پڑی کہ اسے مسلمانوں کی طرح غسل دے کر جنازہ کی نماز کے بعد دفن کردیا گیا۔ اسامہ کا جسم امریکیوں کے پاس رہا اور وہ اسے مردہ دیکھ کر اپنی تسلی کرتے رہے لیکن وہ تو شہادت پانے کے بعد کہیں اور چلا گیا تھا جہاں وہ ہمارے آپ کی طرح کھاتا پیتا تھا اور عام زندگی گزارتا تھا لیکن ہماری نظروں سے اوجھل۔ ہمیں حکم ہے کہ ان کو مردہ نہ سمجھیں۔ شہید کبھی مرتا نہیں ہے اور اسامہ تو ایسا منفرد شہید ہے جو شہادت کے بعد بھی اپنے دشمنوں کے ہوش وحواس پر چھایا ہوا ہے اور انہیں اپنے آس پاس ہر جگہ دکھائی دیتا ہے۔ اسامہ کا خوف ہر امریکی کے دل پر طاری ہے اور امریکہ کی تاریخی فوجی، سائنسی اور معاشی طاقت اس کے سامنے بے بس ہے۔ ایک اکیلا انسان دنیا کی اتنی بڑی طاقت پر بھاری رہا جو انسانی تاریخ کی ایک نادر مثال ہے۔

تیسری سپر پاور، امریکہ..... افغانستان سے بھاگ رہی ہے، اس نے پہلے تو اپنی بے پناہ طاقت کے ساتھ اس ملک پر قبضہ کیا، وہ پہلے دن سے ہی ڈر رہا تھا اس لیے اس نے دنیا کی چند دوسری طاقتوں کی فوج بھی اپنی مدد پر رکھی۔ وہ خود بھی کسی سے کم نہیں تھا لیکن نو دس برس تک جھک مارنے کے بعد وہ اب باہر نکلنے کے راستے تلاش کررہا ہے۔ اس کے لیے ایک لفظ ''آبرومندانہ'' استعمال کیا جاتا ہے کہ وہ کسی ''آبرومندانہ'' طریقے سے باہر آنا چاہتا ہے۔ یعنی ایسی شکست فاش کا کوئی آبرومندانہ طریقہ بھی ہوا کرتا ہے؟ ایک امریکی جرنیل نے کہا کہ کوئی پتھروں سے کب تک لڑسکتا ہے، اس کے لیے پتھروں میں چھپے ہوئے افغان بھی پتھر ہیں اور ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ بیرونی حملہ آوروں کے لیے واقعی پتھر رہے ہیں۔ یہ مشہور بات ایک تاریخی حقیقت ہے کہ افغان حملہ آوروں کو برداشت نہیں کرتا۔

سعودی عرب کا اسامہ بن لادن دنیائے کفر سے لڑتا بھڑتا اپنے حلیف افغانستان کے محاذ پر آن پہنچا جہاں اس کے دشمن حالتِ جنگ میں تھے۔ یہاں اس نے کافروں کے سردار امریکہ کو اس قدر تنگ کیا کہ اس نے اس کی گرفتاری میں اپنی پوری طاقت جھونک دی۔ اگر اسے مسلمانوں میں سے کوئی غدار نہ ملتا تو وہ اس پتھر سے ٹکرا ٹکرا کر سر پھوڑ لیتا۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ مسلمان جب تک مسلمان ہے اور اس کا ایمان سلامت ہے وہ شکست نہیں کھا سکتا۔ امریکہ نے طالبان کو اپنی طاقت کے ساتھ زچ کردیا اور جب ان سے اصل مطالبہ کیا کہ وہ اسامہ کو اس کے حوالے کردیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہماری پناہ میں ہے اور ہم اسے کسی کے حوالے نہیں کرسکتے۔ (بقیہ صفحہ نمبر ۱۸ پر)

21 مارچ: صوبہ ہلمند..................صدر مقام لشکر گاہ..................ریموٹ کنٹرول بم دھماکے..................دو فوجی گاڑیاں تباہ..................9 فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

زبان کی گواہی سے.....لہو کی گواہی تک!

عمران صدیقی

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر

اشھدان لاالہ الا اللّٰہ اشھدان لاالہ الا اللّٰہ

اشھدان محمد رسول اللّٰہ اشھدان محمد رسول اللّٰہ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

یہ الفاظ تو ہماری سماعت کے لیے نئے نہیں ہم مسلمان ہیں ہمارے معاشرے میں پھیلی چہار سو مساجد سے روزانہ پانچ وقت اذان و تکبیر میں یہ کلمات باقاعدہ لاؤڈ سپیکر پر بلند ہوتے ہیں لیکن شاید ان الفاظ کے معانی سننے والوں کے لیے غیر مانوس ہو چکے تھے، اس کی حقیقت خود کہنے والوں کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی، جب وہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے تو زمین پر بڑے بن کر رہنے والوں کو ان کلمات سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی کوئی رنج نہیں یا کوئی چیلنج محسوس نہیں ہوتا اور جب مؤذن پکارتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔یعنی وہ اللہ جو سب سے بڑا ہے کائنات کا خالق و مالک ہے، مدبر الامر ہے وہی ساری مخلوقات کی طرف سے بندگی و عبادت کا اکیلا مستحق ہے یہ شہادت ہر قسم کی بندگی و عبادت کو مخلوق سے توڑ کر ایک اللہ کے ساتھ جوڑتی ہے۔وہ عبادت قلبی ہو، محبت، خوف و رجاء، توکل و بھروسہ یا عبادت قولی، مالی و بدنی وہ دعا، استغفار، استعاذہ، استغاثہ، نذر و نیاز، ذبیحہ، قربانی، قیام و رکوع، سجدہ، طواف و اعتکاف یا وہ عبادت اطاعت ہو ساری مخلوقات میں سے اس کا کوئی حق نہیں رکھتا یہ ایک رب العالمین کے لیے ہے اور ساری مخلوقات میں سے کوئی اس کا حق نہیں رکھتا نہ کوئی فرشتہ، نہ جن، نہ کوئی انسان، نہ حیوان، نہ کوئی شجر، نہ پتھر، نہ سورج، نہ چاند ستارے، نہ آگ، نہ کوئی نبی، نہ پیر، نہ فقیر، نہ کوئی حکمران، نہ عوام، نہ پارلیمنٹ، نہ کوئی قبر، نہ مزارات، نہ کوئی فرعون، نہ نمرود اور نہ کوئی امریکہ، نہ چین...... بڑائی صرف ایک اللہ کے لیے ہے اور بندگی کا حق صرف اسی کا ہے۔

پھر ہم گواہی دیتے ہیں اشھدان محمد رسول اللّٰہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں یعنی بندگی و عبادت کا حق تو صرف اللہ کے لیے ہے اور عبادت و بندگی کا طریقہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا جائے گا عبادت تو اللہ کی ہوگی اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چلے گی قیامت تک کسی انسان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی شریعت اور قانون چلائے۔

کم ہی لوگ ہیں جو ان عظیم الشان کلمات کو ان کے عظیم الشان معانی کی تفہیم کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور شیطان کا دجل یہ ہے کہ بن سمجھے ان کلمات کو جتنا مرضی اونچا کوئی دہراتا چلا جائے لیکن اللہ کی بڑائی، رب دو جہاں کی بلاشرکت غیرے عبادت اور شریعت محمدیہ کی شعوری آواز کی زبانی کی گواہی اور شہادت حق ہی معاشرے میں مشکل بنا دی گئی، شیخ اسامہ ان جواں مردوں، مجاہدوں کا سرخیل بن کر ابھرے، جنہوں نے صرف زبان سے نہیں بلکہ اپنے لہو سے ان کلمات کی سچّائی پر گواہی ثبت کر دی، وہ ایک اللہ کی عبادت و بندگی اور نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی سربلندی و بالادستی کے لیے سربکف نکلے اور تمام جہاں والوں کے لومتہ لائم کی پرواہ کئے بغیر اپنے مشن پر جان قربان کر گئے۔

قُلْ اِنَّ صَلاَتِیّ وَ نُسُکِیُ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیُ لِلہِ ربِّ العَالَمِیْن

''کہہ دو میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

شیخ اسامہؒ نے کہا تھا ''ہماری جنگ توحید و شرک کی جنگ ہے کافر اس عنوان سے گھبراتا ہے میڈیا ان کے کنٹرول میں ہے اور وہ ہمارے اس عنوان کو ہی درست طور پر پیش نہیں کرتا''۔ایک ایسے ماحول اور زمانہ میں جسے کیپٹل ازم (سرمایہ داری) کے غلبے کا دور کہا جاتا ہے مار مادوک پکتھال (Capitalism) کا ترجمہ 'تکاثر' کرتے ہیں یعنی مادیت پرستی کا ایسا زمانہ کہ ہر شخص ھل من مزید؟ کی دوڑ میں لگا ہے مال و دولت، لشکر و اقتدار، عزت و شہرت، عورت و اولاد، سونا و چاندی، غرض دنیا کی زیب و زینت اور چمک دمک نے ہر انسان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے، یہاں تک کہ اس حرص و حسد اور حب الدنیا و کراھیتہ الموت کے جال میں جبہ و دستار، پیر و پادری و پنڈت بھی محفوظ نہ رہے۔دنیا داروں کا تو کہنا ہی کیا، دین دار بھی فتنہ مال سے اپنا دامن بچا نہ سکے، دنیا کی محبت نے انہیں بھی اپنے گھیرے میں لے لیا ہے پھر عالم عرب جہاں تیل کی دولت آنے کے بعد یورپ و امریکہ سے لوگ پیسہ کمانے کے لیے رخ کرتے ہیں وہاں سے جوق در جوق، اپنی زندگیوں اور جوانیوں کا اللہ مالک الملک سے جنت کے بدلے میں سودا کرنے والے......ان اہل ایمان کا سربراہ شیخ اسامہ بن لادنؒ......

خالدؓ بن ولید کی یاد تازہ ہوئی جب انہوں نے لشکرِ کفر سے مخاطب ہو کر کہا تھا: ''میں تم پر ایک ایسا لشکر لایا ہوں جو موت کو اتنا محبوب رکھتے ہیں جتنا تم زندگی سے محبت کرتے ہو''۔ ایک امیرزادہ، اپنے آرام دہ محلات، لمبے چوڑے کاروبار اور مزے کی زندگی چھوڑ کر اپنے رب سے محبت نبھانے نکلا، آخرت کی زندگی بنانے چلا۔ زبان کی گواہی کے ساتھ لہو کی گواہی بھی ثبت کر گیا! سامراجیت اور استعماریت کے اس نئے دور میں، جب ساری دنیا کا کفر مسلمانوں پر ظلم کرنے کے لیے اکٹھا ہو گیا، فلسطین اور بیت المقدس کے مسلمان اسرائیلی یہودیوں کے ظلم میں پس رہے تھے، سرخ ریچھ نے اپنے پنجے افغانستان میں گاڑ دیئے تھے، کشمیر کے مسلمان ہندو بنیئے کے دام میں اسیر ہو چکے تھے اور ان ''مقدس'' سرحدوں کے پار دیکھنا بھی گناہ سمجھا جا رہا تھا۔ کچھ اللہ کے بندوں نے 'امت' کا تصور زندہ کیا اسلام کی اخوت کی پکار لگائی۔ **عقیدہ الولاء والبراء** کی یاد کرائی، خلافت کا بھولا ہوا سبق دہرایا، تو اس پکار کی طرف لپکنے والوں اور اس سبق کو پھر سے از بر کرنے والوں میں جوان اسامہ بن لادن بھی تھا جب روس شکست کھا چکا تو نصرانیوں نے صلیب کا علم بلند کیا، نصرانیوں کا سرخیل امریکہ تھا تب مسلمانوں نے ٹھان لی کہ 'سب سے پہلے امریکہ'......اس وقت اہل جہاد کی قیادت شیخ اسامہ بن لادن نے سنبھال لی، وطنیت اور قومیت کی خودساختہ ''مقدس'' لکیریں مٹنے لگیں، عرب وعجم سے، مشرق و مغرب سے فرقہ واریت کے رنگ پھیکے پڑنے لگے، مسلمان امت بننے لگے، اہل سنت کو خلافت یاد آنے لگی، مظلوموں کو حوصلے ملنے لگے اور شیخ اسامہ نے کہا'' ہم لڑ تو افغانستان میں رہے ہیں لیکن ہماری نظریں فلسطین (بیت المقدس) پر ہیں''۔

خلافت عثمانیہ کا سقوط ہوا پھر مسلمان ملکوں، قوموں اور وطنوں میں تقسیم کر دیے گئے جنگ عظیم دوم کے بعد استعمار اپنے فوجی اور جسمانی غلبے کو مسلمان علاقوں پر قائم نہ رکھ سکا لیکن اسے چھوٹے چھوٹے علاقوں میں تقسیم کر دیا پھر ہر جگہ کوئی نہ کوئی خنجر گھونپ دیا۔ کہیں کشمیر، کہیں قبرص، کہیں چیچنیا، کہیں کُرد اور کہیں اسرائیل، پھر بھی آزادی اسی وقت دی جب یقین کر لیا کہ اللہ کی حاکمیت دوبارہ قائم نہ کی جائے گی اور انسانی حاکمیت، عوام کی حاکمیت، اکثریت کی حاکمیت یا موروثی بادشاہت قائم ہوگی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت غالب نہ کی جائے گی، ساری مسلم دنیا سیکولرازم کے جال میں الجھ گئی، مذہب اسلام اور سیاست جمہوریت، انفرادی زندگی مذہب کے تابع کرنے کی بجائے بلکہ اقوام متحدہ کے کافر سربراہوں کے تابع کر دی گئی۔ اسلامی خطوں میں انسانی حاکمیت کے خلاف عقیدہ کی جنگ کھڑی کرنا اور اسے اسلام اور کفر کا فرق بنا دینا اور اسے مرجیہ کی تفریط اور خوارج کے افراط سے بچا کر رکھنا۔

علمائے اسلام اور مجاہدین اسلام نے اپنے خون سے آب یاری کی جس کی قیادت شیخ اسامہ بن لادن کر رہے تھے۔ مسلمانوں کے ملکوں کے ساتھ ان کے جان و مال پر بھی کافروں کی نظریں لگی ہیں مقدس مقامات اور مسلمانوں کی مقدس عزت و آبرو بھی کافروں کے نشانہ پر ہیں جزیرہ عرب میں امریکہ اور مغربی کافر افواج نے ڈیرے لگائے تو ایک طرف نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ''**اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب**'' کو مجاہدین نے اپنا شعار بنایا اور شیخ اسامہ نے اس کو اپنے مشن کا بنیادی شعار قرار دیا ہے۔ اس پر سعودی حکمرانوں کو مجاہدین کی طرف سے پیش کش کی گئی جسے ٹھکرائے جانے کے بعد انہوں نے امریکیوں اور اتحادیوں کے خلاف اعلان جہاد کر دیا اور مسلمان علاقوں کو کافر افواج سے پاک کرنے اور مسلمانوں کے اموال و دولت اور معدنیات کو کافروں کے قبضہ اور چنگل سے آزاد کرانے کو بھی جہاد بنایا اور اس کا مقصد توحید کی دعوت کے لیے معاونت قرار دیا۔

یوں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی غربت ثانیہ کے اسی دور میں جب نہ صرف مسلمان، مظلوم اور کمزور ہو کر رہ گئے بلکہ اسلام کے مفاہیم ہی بگاڑ اور اجنبیت کا شکار ہو کر رہ گئے، شیخ اسامہ بن لادن نے سورۃ صف کی آیت کے مصداق مسلمانوں کی عزت کے لیے وہ راہ چنی جسے خود مالک کائنات نے اپنے کلام میں نازل کیا اور جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے عزیز از جان کیا۔

عقیدہ توحید کی عظمت اور شریعت محمدیؐ کی بالادستی کے لیے اپنی جان اور مال کو کھپا دینا اور سائنس و ٹیکنالوجی کی جدت اور مال و دولت اور لاؤ لشکر کی کثرت کے باوجود کافروں سے اللہ کے توکل پر ٹکرا جانا، یہ وہ بھولا ہوا سبق تھا جو مسلمان کتاب و سنت میں بند کر کے تاریخ کے حوالے کر چکے تھے۔ شیخ اسامہ نے اس بھلا دیئے گئے سبق کو بڑے بلند آہنگ کے ساتھ زندہ کیا۔ معرکہ گیارہ ستمبر سے کچھ پہلے جب امریکہ شیخ کو قتل کرنے کے لیے کبھی سوڈان اور کبھی افغانستان پر میزائل برسا رہا تھا اور آپ طالبان کے افغانستان میں کسی پہاڑ کے غار میں مسکن بنائے ہوئے تھے۔ ایک انٹرویو میں کسی نے پوچھا'' آپ جیسا کمزور شخص اور مسلمان ساتھی امریکہ کی سپر پاور کو چیلنج کر رہا ہے جب کہ آپ کھلے آسمان تلے اطمینان سے رہائش نہیں رکھ سکتے تو یہ مقابلہ کس طرح ہو پائے گا''۔

جواب دیتے ہوئے شیخ نے کہا'' یہ مقابلہ کفر و اسلام اور شرک و توحید کا ہے اور ہم اس مقابلے میں فقط اللہ کے توکل و بھروسہ پر اترے ہیں اب تک جو کچھ ہو چکا وہ ہمارے اور مسلمان امت کے اطمینان کے لیے کافی ہے کبھی یہ ایک شخص تھا جس نے امریکہ کو چیلنج کیا پھر ایک جماعت منظم ہوگئی پھر ایک ملک (افغانستان) بن گیا جس نے اپنے آپ کو امریکی مغربی دجالی زنجیر سے نکال لیا، اب امریکہ اور مغرب پریشان ہے کہ اگر دنیا کا یہ کمزور ترین اور پس ماندہ ترین ملک امریکہ کی مخالفت کر کے زندہ رہ جاتا ہے تو پھر پاکستان، سعودیہ اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی یہ سوچنا شروع کر دیں گے۔ اسی سوچ نے مغرب کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ یہ ایک شخص، ایک گروہ یا ایک ملک کا مسئلہ

22مارچ: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......مجاہدین اور صلیبیوں کے درمیان خونریز لڑائی......12امریکی اور افغان فوجی ہلاک......متعدد زخمی ہوئے......دو ٹینک تباہ

بھی نہیں، یہ تو ایک عقیدہ، ایک فکر، ایک سوچ، ایک منہج کا مسئلہ ہے جو روز بروز مسلمانوں کے ہاں پذیرائی پا رہا ہے اور بین الاقوامی اور عالمی بنتا چلا جا رہا ہے اور شیخ اسامہ نے یہ بھی کہا کہ ہمارے اپنے بھائی اس نزاکت کو ابھی اتنا محسوس نہیں کر رہے جتنا کفار نے محسوس کرنا شروع کر دیا ہے''۔

سوال کرنے والے نے پوچھا کہ ان دنوں ایران کی طرف سے کچھ بیانات اخباروں میں آئے ہیں کہ وہ شیخ اسامہ کو پناہ دینے پر تیار ہیں تو اس پر آپ کی رائے کیا ہے؟

شیخ نے جواب دیا ''ممکن ہے امریکہ دشمنی میں ایران کی طرف سے ایسا ہوا ہو اور ہم بھی یقیناً امریکی ظلم وستم کا شکار ہیں لیکن ایران کی طرف سے اس طرح کی پیش کش ہمارے لیے کم اور خود ایران کے لیے زیادہ مفید ہے وہ اپنے آپ کو مسلم دنیا میں معتبر بنانا چاہتا ہے اور ہم اس طرح کی کوئی پیش کش قبول نہیں کریں گے۔''

آج شیخ اسامہؒ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا علم بلند کرنے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو دنیا میں جاری کرنے، مسلمانوں کی عزت و آبرو اور مال و دولت کی حفاظت کرنے، اسلامی علاقوں سے کافر افواج کے انخلا کے لیے، ایمان و جہاد کی پکار کو مسلم دنیا میں الحمدللہ پذیرائی اور کامیابی مل رہی ہے اور امت کے مخلصین اس عالمی تحریک جہاد سے جڑ رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں کہ جب 'خلافت علیٰ منہاج النبوۃ' کا پھریرا لہرائے گا، ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: حرمین شریفین کی مقبوضہ سرزمین پر غاصب امریکیوں کے خلاف اعلان جہاد

مٹھی بھر لوگ جو اس وقت فوج، پولیس، نیشنل گارڈز اور سکیورٹی کے محکموں میں حکومت کے مذموم مقاصد پورے کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے حقوق اور ان کے دین اور جان و مال کے سودے کرنے میں ہاتھ بٹا رہے ہیں ہم ان کو یہ حدیث قدسی یاد دلانا چاہتے ہیں:

من عادی لی ولیاً فقد اذنته بالحرب (رواه البخاری)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرتا ہے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں''۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یجی الرجل اخذاً بیدا لرجل، فیقول: یا رب هذاقتلنی، فیقول الله له: لم قتلته، فیقول: قتلته لتکون العزة لک، فیقول: فانها لی، ویجیء الرجل اخذاًبید الرجل، فیقول: ای رب ان هذا قتلنی، فیقول الله، لم قتلته، فیقول: لتکون العزة لفلان، فیقول: انهالیست لفلان، فیبوء باثمه (رواه النسائی بسند صحیح)

''قیامت کے روز ایک آدمی ایک دوسرے آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار: اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم نے اسے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا میں نے تیری عزت کو دوبالا کرنے کے لیے اس کو قتل کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔ بے شک عزت مجھ ہی کو سزاوار ہے۔ ایک دوسرا آدمی ایک اور آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا: اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے اسے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا: اس لیے کہ فلاں کا اقتدار عزت و طاقت پائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: عزت اس کو سزاوار نہ تھی سو وہ اس خون کے گناہ کا ذمہ دار ٹھہرائے گا''۔

نسائی کی ایک روایت میں ہے:

وفی لفظ عن النسائی ایضا:۔یجی المقتول یوم القیامة متعلقاًبقاتله، فیقول الله: فیم قتلت هذا، فیقول: فی ملک فلان

''روز قیامت ایک مقتول اپنے قاتل سے چمٹا ہوا آئے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے اسے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا فلاں کے اقتدار کی خاطر''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: یہ جو زندہ اسامہ ہے

اسلام میں ایسے زیر پناہ شخص کو ہر قیمت پر حفاظت دینے کا حکم ہے۔ اسامہ جو افغانستان سے نکل کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پناہ میں تھا، جب امریکہ نے ثبوت ملنے کے بعد اس کو طلب کیا تو ہم نے آنکھیں بند کر کے اسے کافروں کے حوالے کر دیا جیسے ان کی کوئی امانت ہم نے سنبھال رکھی ہوئی تھی جسے لوٹا دیا۔

اس وقت ہم خود عملاً امریکہ کی پناہ میں ہیں لیکن ایک ایسی پناہ میں جو ہمیں دشمنوں کے حوالے کرتی جا رہی ہے۔ پہلے وہ ہمیں ہمارے دشمنوں کو اپنا عزیز ترین دوست بنانے کا حکم دیتی ہے پھر ان دوستوں کے حوالے کر دیتی ہے۔ پاکستانیوں کو یہ ناچیز اطلاع کرتا ہے کہ جب بھارت کے ساتھ تجارت شروع ہو گی تو آپ پھر اپنا تماشا دیکھیں گے، چودہ طبق روشن ہوں گے۔ جہاں تک کشمیر کا تعلّق ہے تو اس سے تو ہمارا شہزادہ لیڈر بھی ہاتھ اٹھا کر پرے ہو گیا ہے پرویز مشرف کی طرح۔ پرویز مشرف خود کچھ نہیں تھا وہ ایک امریکی ایجنٹ تھا جو جانے کے بعد پاکستان کے نئے حکمرانوں کو چابیاں دے گیا۔ جہاں تک بھارت کی اطاعت کا تعلّق ہے تو آصف زرداری، نواز شریف اور عمران سب ایک ہی پالیسی پر چل رہے ہیں۔ نمبر دو لیڈر تو پہلے ہی 'بھارتی' ہیں۔ یہ طے سمجھا جا رہا ہے کہ پاکستان کی حکومت اس کو ملے گی جو واشنگٹن کے کیمپ آفس دلی سے رجوع کرے گا۔

☆☆☆☆☆

23 مارچ: صوبہ ہلمند..................ضلع گریشک..........مجاہدین کا حملہ..................7 افغان فوجی ہلاک اور زخمی

خانوادہ محسن امت شیخ اسامہ بن لادنؒ...... کیا اسیری ہے، کیا رہائی ہے

عثمان یوسف

یہ عفت مآب خواتین اور معصوم بچے اس خوش قسمت خاندان سے نسبت رکھتے ہیں جس کو اللہ نے ایک ہی دن کی تین نمازیں دنیا کی تین سب سے مبارک و مقدس مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) میں ادا کرنے کی سعادت بخشی، لیکن اس خانوادے کا سب سے بڑا اعزاز تو یہ ہے کہ اس گھرانے کے سربراہ نے حرمین کی قربت، قابل رشک حد تک پرآسائش اور متمول رہن سہن چھوڑ کر فقط اللہ کی رضا کی خاطر صحراؤں اور پہاڑوں کا رخ کیا اور ہبل عصر امریکہ کی نیندیں حرام کیے رکھیں اور بالآخر وہی جام شہادت نوش کیا جس کے پینے والے ہمیشہ فزت برب الکعبۃ کا نعرہ لگایا کرتے ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادنؒ تو اپنی مراد پا گئے، لیکن شاید اللہ کو ان کے درجات کی مزید بلندی مقصود ہے کہ ان کے اہل خانہ کی آزمائش و ابتلا کے دن تادم تحریر کٹتے نظر نہیں آرہے۔ یہ خاندان جو اپنے شرف وتکریم کے لحاظ سے یقیناً باوقار اور پرآسائش زندگی گزارنے کا حق دار تھا، محض اللہ کی خوشنودی کے لیے پچھلے تقریباً ۲۰ سال سے در بدر ہے۔ اور اللہ کی اپنے بندوں پر نازل کردہ سکینت ورحمت دیکھئے کہ ہجرت در ہجرت کے اس سفر میں بھی ماشاء اللہ یہ خاندان پھلتا پھولتا رہا۔ ۲۰۰۰ میں شیخ اسامہؒ نے یمن کی محترمہ امل عبدالفتاح الصداح سے نکاح کیا، جن سے اللہ نے شیخ کو تین بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔

گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں کے بعد اس خاندان کی آزمائش مزید کڑی ہو گئی۔ شیخؒ کی ایک اہلیہ محترمہ ام حمزہ اپنے کچھ بچوں کے ساتھ ایران میں گرفتار ہو گئیں، جو ۱۰ سال کی قید کے بعد ۲۰۱۱ میں رہا ہو کر شیخ کے پاس آئیں۔ جب کہ باقی اہل خانہ بھی بکھر گئے۔

۲ مئی ۲۰۱۱ کو ایبٹ آباد میں شیخؒ کی شہادت کے بعد ان تمام اہل خانہ کو پاکستانی خفیہ اداروں نے تحویل میں لے لیا حالانکہ محترمہ امل امریکی کتوں کی گولی لگنے سے زخمی بھی ہو گئی تھیں۔ تقریباً دس ماہ تک یہ طواغیت اس محترم ومکرم خاندان کی خواتین اور بچوں سے پوچھ گچھ کرتے رہے۔ شیخ کے برادر نسبتی زکریا کے بعض بیانات کے مطابق اس خاندان کو اس دوران خاصے نامناسب حالات میں رکھا گیا اور محترمہ امل کو علاج معالجے کی مناسب سہولیات بھی فراہم نہیں کی گئیں۔

حال ہی میں اسلام آباد پولیس نے شیخ اسامہ بن لادنؒ کے اہل خانہ سے ملک کے تمام خفیہ اداروں کے نمائندوں پر مشتمل جوائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم کی تفتیش کی تفصیلات جاری کی ہیں۔

پاکستانی خفیہ اداروں کے نمائندوں پر مشتمل جوائنٹ انوسٹی گیشن ٹیم کی رپورٹ کے مطابق ان کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے محترمہ امل الصداح نے بتایا کہ انہوں نے نائن الیون کے واقعے کے بعد چھ سے نو ماہ تک کراچی میں قیام کیا۔ اس دوران شیخ اسامہ بن دلان رحمہ اللہ کے بیٹے سعد بن لادن شہیدؒ کی بیگمات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے ذمہ دار تھے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کراچی میں آٹھ سے نو ماہ کی مدت کے قیام کے دوران چھ سے سات مرتبہ اپنی رہائش گاہ تبدیل کی۔

العربیہ ٹی وی کو ملنے والی ''جے آئی ٹی'' رپورٹ کی کاپی کے مطابق کراچی میں قیام کے بعد وہ پشاور میں اپنے شوہر کے ہاں منتقل ہو گئیں، جہاں سے وہ اکٹھے سوات چلے گئے۔ بقول امل انہوں نے سوات میں آٹھ سے نو ماہ گذارے جہاں سے بعد ازاں ایبٹ آباد کے قریبی شہر ہری پور آ گئیں۔ وہ ہری پور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی معیت میں دو برس تک مقیم رہیں۔

امل الصداح کی ''جے آئی ٹی'' رپورٹ کے مطابق شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا خاندان ہری پور سے ایبٹ آباد منتقل ہو گیا اور وہاں پر انہوں نے سات برس اس گھر میں قیام کیا جہاں گزشتہ برس مئی میں امریکی حملے کے دوران شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے جام شہادت نوش کیا تھا۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی سب سے چھوٹی اہلیہ نے تفتیش کاروں کو اپنے خاندان سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی پہلی بیٹی صفیہ افغانستان کے شہر قندھار میں ۲۰۰۱ء میں پیدا ہوئی۔ بعد میں آسیہ اور بیٹے ابراہیم کی ولادت علی الترتیب ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء میں ہری پور کے سرکاری ہسپتال میں ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی بیٹی زینب ۲۰۰۶ء جب کہ بیٹا ۲۰۰۸ء کو ایبٹ آباد کے ایک اہسپتال میں پیدا ہوئے۔

رپورٹ میں محترمہ امل الصداح کے حوالے سے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کی ہری پور اور ایبٹ آباد میں رہائش کا انتظام ایک پاکستانی خاندان نے کیا۔ انتظام کرنے والے دو بھائی ابرار اور ابراہیم تھے۔ ابراہیم کی اہلیہ بشریٰ بھی ان کی مددگار رہی ہیں۔ یہ تینوں افراد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے بیس سالہ بیٹے خالد کے ہمراہ دو مئی کو ہونے والے ایبٹ آباد آپریشن میں شہید ہو گئے تھے۔ (بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

23 مارچ: صوبہ قندھار.................. ضلع میوند.................. بارودی سرنگ دھماکے.................. 2 امریکی ٹینک تباہ.................. 7 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

اپنے افغان بھائیوں کے نام!!!

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا تازہ ترین بیان

الحمدللّٰہ ،والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ و علیٰ الہ و صاحبہ و من والاہ

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد!

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ذرائع ابلاغ پہ نشر ہونے والی اس ویڈیو کے ذریعے امریکیوں کا مکروہ چہرہ پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے جس میں خنزیر صلیبی میرینز کو افغان شہدا کے مطہر اجسام پر پیشاب کرتے دکھایا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان شہدا پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل کرے۔ یہ ہے لا دین مغربی صلیبی تہذیب کی حقیقت...... ان کے نزدیک دنیا کے دیگر انسانوں بالخصوص مسلمانوں کی وقعت، قدر و قیمت اور ہمارے ساتھ ان کا برتاؤ اور طرزِ عمل۔

یہ ہے سیکولر مغربی تہذیب کی حقیقی فکر اور صلیبیت کی اصل روح، جو اخلاق و اقدار میں عجیب وغریب نفاق سے بھرپور ہے۔ ایک طرف تو یہ آزادی، انصاف اور عزت کی حمایت میں جذباتی اور بودے قسم کے جھوٹے نعرے لگاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ایسے سنگین اور قبیح قسم کے انسانیت سوز جرائم میں ملوث ہیں جن کی انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

اے مؤمن مجاہد افغانی قوم، یہ واقعات ہر آنے والے دن کے ساتھ آپ پر ان حملہ آور صلیبیوں کی ذلت کو عیاں کر رہے ہیں جو آپ کے دین وملت اور عصمت وحرمت کے دشمن ہیں اور آپ کے ہم وطن خائن منافقین کا گھٹیا کردار بھی واضح کر رہے ہیں جو صرف اپنی جیبیں مالِ حرام سے بھرنے کی خاطر اس غاصب کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ بظاہر مذہبی حلیے والے جو نام ونسب اور علم وفن میں بڑی شہرت رکھتے ہیں لیکن ایمانی اعتبار سے بد ترین نفاق میں پڑے ہیں۔ یہ تو قرآن کی نص صریح سے ثابت ہے کہ منافق، اصلی کافر سے بڑھ کر گھٹیا اور کم تر ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِينَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَن تَجِدَ لَهُم نَصِيرًا (النساء۔۱۴۵)

''کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور تم ان کو کسی کا مددگار نہ پاؤ گے''۔

اس سے پہلی آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً Oالَّذِيْنَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ العِزَّةَ لِلّهِ جَمِيْعاً (النساء۔۱۳۸، ۱۳۹)

''(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) منافقوں (یعنی دوزخی لوگوں) کو بشارت سنا دو کہ ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے۔ جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان کے ہاں عزت (حاصل) کرنا چاہتے ہیں؟ تو عزت سب خدا ہی کی ہے''۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کی صفات کو واضح فرما دیا کہ جب فتح کے آثار نظر آتے ہیں تو اہل ایمان کے قریب ہونا شروع کر دیتے ہیں اور ویسے کفار کو راضی کرنے کے لیے ان سے تعلقات بناتے رہتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّهِ قَالُواْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُواْ أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللّهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلاً Oإِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُونَ اللّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُواْ إِلَى الصَّلاَةِ قَامُواْ كُسَالَى يُرَآؤُونَ النَّاسَ وَلاَ يَذْكُرُونَ اللّهَ إِلاَّ قَلِيْلاً Oمُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذَلِكَ لاَ إِلَى هَـؤُلاء وَلاَ إِلَى هَـؤُلاء وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيْلاًOيَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتُرِيْدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيْناً (النساء: ۱۴۱۔ ۱۴۴)

''جو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اگر خدا کی طرف سے تم کو فتح ملے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو فتح نصیب ہو تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں تھے؟ اور تم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے بچایا نہیں؟ تو خدا تم میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور خدا کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔ منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کو اور خدا کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم۔ بیچ میں پڑے

لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف ہوتے ہیں اور نہ ان کی طرف اور جس کو خدا بھٹکائے تو تم اس کے لیے کبھی بھی راستہ نہ پاؤ گے ۔ اے اہل ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر خدا کا صریح الزام لو''۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کے بارے میں خبردار کرتے ہیں کہ ان کی شکل وصورت بڑی دھوکے باز ہوتی ہے اور بہت چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں لیکن یہ ہی حقیقی دشمن ہیں:

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (المنافقون ۔۴)

''جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوش نما معلوم ہوں ۔ یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں۔ گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں اور دیوار کے سہارے لگائی ہوئی ہیں ہر سخت آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں''۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اشراف واحرار مجاہدین کو احمق ومجنون گردانتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ اس سیاست کا صحیح فہم نہیں رکھتے ،خود جس کا ماہر ہونے کا زعم رکھتے ہیں ۔ وہ سیاست جو شیطان اور اس کے مددگاروں کی حمایت وچاپلوسی کے علاوہ کچھ نہیں ہے:

إِذ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَض غَرَّ هؤُلاءِ دِينُهم وَمَن يَتَوَكَّل عَلَى اللهِ فَإِنَّ الله عَزِيز حَكِيم۔

''جب کہا منافقین اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے ۔اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے تو بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے''۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ جو یہود ونصاریٰ کو اپنا ولی بناتے ہیں وہ انہی میں سے ہیں، یعنی یہود ونصاریٰ کی طرح ہی ہیں ۔ یہ لوگ صرف اس خوف سے ان کا قرب حاصل کرنے کے لیے دوڑتے ہیں کہ کہیں چند ٹکے کی دنیاوی متاع سے محروم نہ کر دیے جائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (51)فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ(المائدہ۔ ۵۱، ۵۲)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے۔ سو قریب ہے کہ خدا فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے''۔

مزید فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ(المائدہ ۔۵۷)

'' اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھی ان کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو خدا سے ڈرتے رہو''۔

یعنی اے ایمان والو ان لوگو کے ساتھ نہ ملو جو تمہارے دین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کا تمسخر اڑائیں اور تمہاری حرمتوں کو پامال کریں اور مؤمن مجاہدین کے خلاف کفار سے تعاون کریں۔

اے افغانستان کے غیور مسلمانو! ،سورہ توبہ میں ان کی صفات کا مطالعہ کرو جس کے بارے میں مفسّر امت حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ بے شک یہ سورۃ توبہ منافقین کی صفات، ان کے پھیلائے شبہات اور جھوٹ کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ سورۃ توبہ کو پڑھو اور اس کی آیات میں تدبّر کرو جہاں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ عہد نبوی میں بھی بہت سے لوگ تھے جو اللہ کی راہ میں قتال بھی کرتے تھے اور مال بھی خرچ کرتے تھے لیکن ان کے نفاق کی وجہ سے یہ چیزیں ان کے کسی کام نہ آئیں، لہٰذا تم بھی ان لوگوں کی باتوں سے دھوکہ مت کھانا جو اپنی رائے ،معلومات اور جان و مال سے امریکیوں کا ساتھ دیتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں ، پھر تم سے آ کر کہتے ہیں'' ہم تو پرانے مجاہد ہیں!''۔

قُلْ أَنفِقُواْ طَوْعاً أَوْ كَرْهاً لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْماً فَاسِقِينَOوَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلاَّ أَنَّهُمْ كَفَرُواْ بِاللّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلاَ يَأْتُونَ الصَّلاَةَ إِلاَّ وَهُمْ كُسَالَى وَلاَ يُنفِقُونَ إِلاَّ

24مارچ: صوبہ روزگان..................صدر مقام ترینکوٹ شہر.............افغان حکومت کے سابقہ سینیٹر کی گاڑی پر بم کا دھماکہ.............سینیٹر خیر اللہ خان 4 محافظوں سمیت موقع پر ہلاک

وَهُمْ كَارِهُونَO فَلاَ تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلاَ أَوْلاَدُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَOوَيَحْلِفُونَ بِاللّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَOلَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلاً لَّوَلَّوْاْ إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ(التوبة: ۵۳۔۵۷)

"کہہ دو کہ تم (مال) خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، تم نافرمان لوگ ہو۔ اور ان کے خرچ (اموال) کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ اُنہوں نے خدا سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کیا اور نماز کو آتے ہیں تو سست و کاہل ہو کر اور خرچ کرتے ہیں تو ناخوشی سے۔ تم ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ خدا چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے دُنیا کی زندگی میں اُن کو عذاب دے۔ اور (جب) ان کی جان نکلے تو (اُس وقت بھی) وہ کافر ہی ہوں۔ اور خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تمہیں میں سے ہیں۔ حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں اصل یہ ہے کہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں۔ اگر ان کو کوئی بچاؤ کی جگہ (جیسے قلعہ) یا غار و مغار یا (زمین کے اندر) گھسنے کی جگہ مل جائے تو اُسی طرف رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں"۔

بلکہ وہ مسجدیں بھی بناتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں نماز کی دعوت دیتے تھے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُواْ مَسْجِداً ضِرَاراً وَكُفْراً وَتَفْرِيقاً بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَاداً لِّمَنْ حَارَبَ اللّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفَنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ الْحُسْنَى وَاللّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَOلاَ تَقُمْ فِيهِ أَبَداً لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَOأَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى تَقْوَى مِنَ اللّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىَ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَOلاَ يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْاْ رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلاَّ أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ(التوبة ۱۰۷۔۱۱۰)

"اور (ان میں ایسے بھی ہیں) جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں۔ اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے پہلے جنگ کر چکے ہیں ان کے لیے گھات کی جگہ بنائیں اور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصود تو صرف بھلائی تھی مگر خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی رضامندی پر رکھی وہ اچھا ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گر جانے والی کھائی کے کنارے پر رکھی کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ میں لے گری؟ اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں (موجب) خلجان رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل پاش پاش ہو جائیں اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے"۔

اے افغانستان کے مہاجر و مجاہد مسلمانو! اے قابلِ صد احترام افغان بھائیو! جو دینِ اسلام، اس کی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے دفاع کے لیے اٹھے ہو، جنہوں نے اپنے اوپر ہونے والے ہر حملے کو پسپا کیا اور ہر حملہ آور کو ذلیل ورسوا کر کے اپنی سرزمین سے نکالا۔ جنہوں نے ہمیشہ ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دی۔ اے افغانی بھائی! تم ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرو گے جنہوں نے تمہارے قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور تمہارے ملک و قوم کی عصمت کو پامال کیا؟ کل کو تم اپنے بیٹوں کو کیا جواب دو گے، جب وہ تم سے پوچھیں گے کہ ابا!: جن لوگوں نے ہمارے قرآن کو جلایا، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا، ہماری سرزمین پر قبضہ کیا، ہمارے بھائیوں کو قتل کیا، ہماری ماؤں کی عزتیں لوٹیں اور ہمارے شہدا کی لاشوں پر پیشاب کیا، آپ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ان کو کیا کہو گے؟ یہ کہ تم نے ان کے خلاف جہاد کیا، اور ان کے خلاف مجاہدین کی نصرت کی اور اپنا سب کچھ لٹا دیا یہاں تک کہ ان کو ذلیل ورسوا کر کے نکال دیا! یا یہ کہ تم نے اپنے دین و وطن اور بھائیوں کے خلاف ان کی مدد کی اور ان کا ساتھ دیا؟

اے افغانی بھائیو! راستے بالکل واضح ہیں، چاہو تو اسلام کے پرچم تلے مجاہدین کی صف میں شامل ہو جاؤ اور اپنے جان و مال اور زبان و قلب سے ان کا ساتھ دو اور چاہو تو دنیا کی ذلت اور آخرت کی رسوائی کو اختیار کر لو۔ صلیبیوں کی نظر میں اپنی عزت اور ان کے نزدیک اپنی قدر و قیمت تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔

اے میرے مجاہد و مرابط مسلمان افغانی بھائیو! راہِ جہاد پر نکل پڑو اور بابرکت و فاتح امارتِ اسلامیہ کے جھنڈے تلے عزت و شرف کے حامل مجاہدین کے قافلہ حق میں شامل ہو جاؤ جو اپنے صادق و پاک باز، مجاہد امیر ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں اپنی منزل کی طرف گامزن ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

24 مارچ: صوبہ فراہ......ضلع فراہ رود......نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ......ایک سیکورٹی فورسز کی گاڑی تباہ......6 فیول بھرے ٹینکر......3 سیکورٹی اہل کار ہلاک

ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ

مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ، مسئول تحریک طالبان پاکستان حلقہ مالاکنڈ

اس وقت پاکستان سمیت پوری دنیا میں جس نظام کا چلن ہے وہ مغربی جمہوری نظام ہے...... جہاں یہ جمہوری نظام ہوگا تو وہاں شریعت کے نفاذ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ جمہوریت مشرکانہ اور کفری نظام ہے، اس کا عقیدہ بھی کفر اور اس کی اصل بھی کفر، اس کا حکم بھی کفر اور نتیجہ بھی کفر ہی ہے۔ اس میں آٹھ کبیرہ گناہ ہیں اور اس بارے میں ہم نے اپنے دیگر بیانات میں تفصیلی بات کی ہے کہ نفاذ شریعت کی راہ میں رکاوٹیں کیا کیا ہیں......؟؟؟

اور چوتھی بات اصلاً شریعت کیا ہے......شریعت یہی ہے کہ ماخذ قانون شریعت کے ہونے چاہئیں......دلائل شریعت کی بنیاد پر ہونے چاہئیں......مقام وعہدہ شریعت کے معیار پر ہونا چاہیے......تقسیم شریعت کے حکم پر ہونی چاہیے......اسی قاعدے اور ضابطے کے مطابق چلنے کا نام شریعت ہے اور اسی میں دنیا اور آخرت کے تمام فائدے پنہاں ہیں۔

انتظامی لحاظ سے شرعی نظام کے نفاذ کے چھ شعبے ہیں۔ نظام سیاست، نظام عدالت، نظام معیشت، نظام تعلیم، نظام صحت اور نظام معاشرت۔ تو اسی شریعت کے لیے ہم جدوجہد کررہے ہیں اور اس کے لیے ہم علی وجہ البصیرۃ اٹھے ہیں...... یہ صرف جذباتیت اور جوش کی بنا پر تحریک نہیں اٹھی...... بلکہ اس میں خوب سوچ بچار اور فہم وفراست بھی شامل ہے......علما کی نگرانی میں ہم یہ کام کررہے ہیں......ہمیں اُن کی سرپرستی حاصل ہے......ہم شہید ہوجائیں یا زندہ رہیں......لیکن شریعت کی بہار کو آپ لوگ دیکھیں گے اور ایسی خبریں سنیں گے کہ آپ پچھلے سارے غم بھول جائیں گے، ان شاءاللہ۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ یہ غم ہم پر آئے اور اللہ تعالیٰ ہر اُس دل کو پسند فرماتا ہے جو دین کے لیے غم زدہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس فکر میں ہوتے تھے کہ اے اللہ! آپ کا یہ دین دنیا میں کیسے عام ہوگا......تو ہمیں بھی یہی ایک غم ہے اور اس کے علاوہ کوئی غم، کوئی پریشانی اور کوئی حزن وملال ہمارے لیے کسی حیثیت اور اہمیّت کا حامل نہیں۔ نہ ہمیں پیٹ کی فکر ہے، نہ ہمیں کاروبار اور دکان داری کی چاہ ہے اور نہ ہمیں چینی، گھی، آٹے اور بجلی کا دکھ ہے......اگر فکر ہے تو بس ایک اللہ تعالیٰ کے دین ہی کی فکر ہے۔ ہم نے اس ایک فکر کو تھاما ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں باقی تمام فکروں سے چھٹکارا دیا ہے۔ جس نے اس ایک فکر کو اپنے دامن گیر کیا' اُن کو دنیا اور آخرت کی باقی تمام فکروں سے اللہ تعالیٰ چھٹکارا دلائیں گے۔ اور جس نے یہ فکر چھوڑی ہے تو اُس کو پھر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام پریشانیوں اور غموں میں مبتلا فرمایا ہے۔ ہماری تو دعا ہے کہ اللہ دین کی یہ فکر ہماری نسلوں کو بھی عطا کرے۔

بھائیو! جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اسی شریعت کے نفاذ کی صورت میں امن قائم ہوگا اور یہی ہمارا موقف اور ہمارا مقصد ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے وحدت اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اپنی انا پرستی اور ''میں اور میرا'' چھوڑنا ہوگا۔ اگر آپ کہیں کہ میں ہوں اور میں کہوں کہ میں، تو پھر نہ آپ ہوں گے اور نہ میں۔ لہٰذا اتحاد، اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ یہ نعمت ہر اُس شخص کو دیتا ہے جو اس کی قدر کرتا ہے۔ اور مخالفت...... یہ حرام کام ہے اور زنا اور قتل سے بھی زیادہ بدترین کام ہے...... کیونکہ یہ سب انفرادی گناہ ہیں لیکن باہم چپقلش اور اختلاف جب اجتماعیت میں در آتا ہے تو پھر شریعت قائم نہیں ہوپاتی......قرآنِ حکیم انسان کے دین اور ایمان کی مرحلہ وار آبیاری کرتا ہے...... پہلے دین پر ایمان، پھر دین کے علم کا حصول، تیسرا دین پر عمل...... یہ سب انفرادی طور پر ایک مسلمان کی پہچان ہے۔ جب کہ اجتماعی طور پر پہلا مرحلہ دین کی تبلیغ واشاعت، دوسرا مرحلہ دین کے لیے ہجرت کرنا اور پھر دین کے لیے جہاد شروع ہوگا۔ جب دین کو جہاد کے ذریعے قائم کرنے کے لیے نکلا جائے گا تو نتیجہ میں یا تو شہادت مقدر بنے گی یا پھر شریعت کے نفاذ کا خواب پورا ہوگا۔ اس سارے عمل کو 'دین پر استقامت' کا عنوان دیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (حم سجدہ: ۳۰)

''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غم ناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ''۔

میں آج پاکستان کے عوام وخواص، علما اور حکمرانوں کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں خیر خواہی ہے اور اس میں مسلمانوں کے بڑوں اور عوام کی خیر خواہی ہے۔ اگر اس خیر خواہی کے متمنی ہو، اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہو اور اپنے آپ کو اللہ ہی کے بندے سمجھتے ہو تو اس بات پر مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ کہ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

25 مارچ: صوبہ فراہ............ضلع گلستان............مجاہدین کا افغان نیشنل آرمی کے قافلے پر حملہ............2 فوجی رینجر گاڑیاں تباہ............7 فوجی ہلاک............2 زخمی

''(اے پروردگار!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں''۔

لہٰذا آج ہمارے پاس یہ موقع ہے کہ ہم ایک ہوجائیں، کیونکہ پاکستان اگر بچے گا تو صرف اسی صورت میں کہ یہاں اللہ کا قانون نافذ ہو۔ اس کے علاوہ پاکستان کے بچنے کی کوئی اور صورت ممکن نہیں۔ اللہ سے بغاوت کے جرم کا ارتکاب کیا جاتا رہا تو یہ ملک تباہ اور ختم ہوجائے گا۔ اگر ہم نے رب کے باغی نظام کی اصل محافظ یعنی پاکستانی فوج کا علاج نہ کیا تو یہ ملک نہیں بچے گا۔ ان شاء اللہ اس ملک میں ہم شریعت کو لائیں گے اور یہ ہی ہمارا مقصد اور مدعا ہے اور اسی کے لیے ہم اٹھے ہیں۔ تمہارا کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں ہوگا جب تک تمہارا ایمان مضبوط بنیادوں پر قائم نہ ہو۔ یہ سب لایعنی باتیں اور دعوے ہیں کہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اسی بنیاد پر یہ اسلامی مملکت اور دارالسلام ہے۔

میرے بھائیو! اتفاق، دعوت الی اللہ اور صبر واستقامت کے علاوہ جنت کا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ آپ ذرا غور تو کریں کہ پاکستان میں جہاد کے حوالے سے کوئی بھی ہمارا ہم نوا نہیں ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف یہی ہے کہ یہ مشکل ترین جہاد ہے۔ ہماری ہم نوائی کی صورت میں ہجرت و جہاد کے کٹھن راستے درپیش ہوں گے...... یہ تو اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت ہے کہ اُس نے اپنی رحمت اور فضل سے ہماری تائید کی۔ اب حکومت بھی کہتی ہے کہ گزشتہ ۱۰۰ سال میں ایسا سیلاب نہیں آیا جو اس بار اللہ تعالیٰ نے اِن پر مسلط کیا۔ ابھی برف باری شروع ہے اور ان شاء اللہ اسی برف میں یہ دفن ہوں گے۔ زلزلہ آیا، سیلاب آیا اور اب طوفان کا انتظار کرو...... اللہ اس طاغوتی نظام کے محافظین کو عاد وثمود کی طرح تباہ کرے۔ اللہ اس ملک کو عامۃ المسلمین کے لیے محفوظ رکھیں اور اسلام کے دشمنوں کو غارت کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان پے در پے عذابوں سے اللہ تعالیٰ نے ان کی کمر توڑ کر ہماری تائید و نصرت کی۔ اور ہمارے پیش نظر جو اہداف تھے...... فوج کے وہ کیمپ کہ جن کو ہم نے راستہ سے ہٹانا تھا...... وہ پورے کے پورے کیمپ تباہ ہوگئے۔ نوشہرہ میں فوج کا مرکزی کیمپ نابود ہوگیا کہ جس میں ۱۶ ہزار کے قریب فوجی اور ٹینک اور دیگر بھاری جنگی سامان موجود تھا...... زیادہ نقصان نوشہرہ میں ہوا...... اس کی وجہ یہی ہے کہ جب نوشہرہ چھاؤنی سے فوجی قافلے مجاہدین کے مقابلے کے لیے نکلتے تو وہاں کے لوگ بھی محض تماشائی بن کر اُن کا تماشہ دیکھتے۔ آج وہی لوگ اس فوج کے سیاہ کرتوتوں کے سبب کھنڈرات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور اس فوج کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ چائے اور چینی کی گرانی کے خلاف تو سڑکیں بند کرتے ہیں لیکن یہ ٹینک اور توپیں...... جن سے ان کے مسلمان بھائیوں پر بم باری ہوتی ہے اور مساجد شہید کی جاتی ہیں...... ان کے سامنے سے پورے کروفر کے ساتھ گزرتے ہیں لیکن یہ لوگ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آج یہ لوگ کافروں کی جانب سے کی گئی توہینِ رسالت پر مظاہرے کرتے ہیں...... لیکن مجاہدین کے مقابلے میں آنے والی امریکی پٹھو پاکستانی فوج نے اللہ کی توہین کی، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، داڑھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے...... اس پر فوجیوں نے پیشاب کیا اور مجاہدین وعلما کی داڑھیوں کی توہین کی گئی۔ ایک فرد نے اپنی پارٹی کی ایک وزارت جانے پر استعفیٰ دے دیا لیکن مالاکنڈ میں ۲۰۰۰ سے زائد علمائے کرام شہید کردیے گئے لیکن اس فرد پر اُس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ جب مذہبی رہنما اس حالت پر پہنچ گئے ہیں تو ہم عوام سے کیا گلہ کریں!!!

تو بھائیو! اس پر توجہ دیں کہ آپ ہر چیز پر احتجاج کرتے ہو لیکن یہاں اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑایا جارہا ہے، مساجد کی توہین ہورہی ہے، مدارس تضحیک کا نشانہ بن رہے ہیں قرآن مجید کی توہین کی جارہی ہے، منبر ومحراب کی توہین ہورہی ہے...... اس پر کوئی نہیں اٹھتا اور نہ ہی کوئی غیرت دکھاتا ہے۔ اِنہی کے ایک ملازم نے غیرت کا مظاہرہ کیا اور اٹھ کر سلمان تاثیر کو قتل کردیا...... سب علمائے کرام نے یہ فتویٰ دیا کہ تاثیر گستاخ رسول تھا اور توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون کہتا تھا۔ اُس نے علما کے فتاویٰ کی روشنی میں غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُسے قتل کردیا لیکن آج وہ جیل میں پڑا ہے۔ اسے تو ان سب کا ہیرو ہونا چاہیے اور اس کے لیے ان سب کو کھڑے ہونا چاہیے...... جو لوگ محض نعرے بازی کرتے ہیں وہ تو دودھ کے مجنوں ہیں جب کہ وہ خون کا مجنون بنا ہے اور یہ دودھ کے مجنوں کہاں گئے؟ سارے پاکستان میں اُس کے لیے ہمدردی پائی جاتی ہے لیکن پھر بھی اُس کو جیل میں بند کردیا گیا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ لوگ اُس کو چھڑوا کر باہر لاتے کیونکہ پاکستان کے تمام علما نے یہ فتویٰ دیا کہ جو شخص توہین رسالت کا مرتکب ہوگا وہ کافر ہے اور امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ اس کا قتل جائز ہے۔ اُس نے تو اِس حکم پر عمل کیا اور آج اُس کا یہ حال ہے۔ جیسے ایک پشتو کہاوت ہے کہ جنگ کروتا کہ اپنا پرایا جان سکو اور خیرات کروتا کہ لالچی شخص کو پہچان سکو۔

تو میں عرض کررہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی ترتیب سے ہماری تائید اور مدد کی۔ پھر امریکی فوجیوں نے سوات اور دوسرے علاقوں میں بالفعل آکر ہمارے اس موقف کی تائید کی کہ ہم سچے ہیں کہ یہ فوجی پاکستانی انگریز ہیں اور امریکی انگریزوں نے اس سرزمین پر اتر کر ہماری بات کی عملاً تائید کی۔ حکومت نے بھی اقرار کیا کہ طالبان کے جو اہداف تھے وہ سب سیلاب کی نذر ہوگئے ہیں۔ الحمدللہ...... جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر ہم سیکڑوں ہزاروں ٹن بارود بھی لے جاکر پھاڑتے تو بھی ہم کامل طور پر ان اہداف کو تباہ نہ کرسکتے، دیکھیں ہمارے رب نے ہماری کیسی مدد فرمائی!

وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ (الاحزاب: ۲۵)

''اور اللہ تعالیٰ مومنین کی طرف سے لڑائی کے لیے کافی ہے''۔

25 مارچ: صوبہ قندھار...... ضلع ارغنداب...... بارودی سرنگ دھماکہ...... 2 امریکی فوجی...... دو مقامی کمانڈر...... ایک افغان مترجم ہلاک

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ قَتَلَهُمْ(الانفال:١٧)

''تم لوگوں نے ان کوقتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کوقتل کیا''۔

اوراس کے لیےمضبوط دل کی ضرورت ہے کیونکہ

الَّذِيْنَ صَبَرُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ(النحل:٤٢)

''جوصبر کرتے اوراپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں''۔

جولوگ جہاد کی تکلیفوں کے باوجود ڈٹے رہے اور اللہ پر بھروسہ کیا......اور جس نے بھی اللہ پر بھروسہ کیا تو

وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ(الزخرف:٣٥)

''اورآخرت تو تیرے رب کے ہاں متقین کے لیے ہی ہے''

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ Oوَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ O (صافات: ١٧٢۔١٧٣)

''کہ وہ(مظفراور)منصور ہیں اور ہمارا لشکر غالب رہے گا''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہی عقیدہ ہماری موت تک نصیب فرمائے اور ہمارے عقیدے،عمل اور ہر بات کواللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے مطابق بنائے۔آمین

☆☆☆☆☆

بقیہ:اپنے افغان بھائیوں کے نام!!!

يَا أَيُّهَا الَّـذِيـنَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَأْتِيْ اللّهُ بِقَـوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِـدُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّـهِ يُؤْتِيْـهِ مَن يَشَـاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌOإِنَّـمَـا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُـولُـهُ وَالَّـذِيْـنَ آمَنُواْ الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُـمْ رَاكِعُونَOوَمَـن يَتَـوَلَّ الـلّـهَ وَرَسُـولَـهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ فَإِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ(المائدة:٥٤۔٥٦)

اے ایمان والو!اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کردے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں۔یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔ تمہارے دوست تو خدا اوراس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور(خدا کے آگے)جھکتے ہیں۔اور جو شخص خدا اوراس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو(وہ خدا کی جماعت میں داخل ہوگا اور)خدا کی جماعت ہی غلبہ پانیوالی ہے۔

يٰـاَيُّهَـا الَّـذِيـنَ اٰمَـنُـوا مَـا لَكُم اِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِى سَبِيلِ اللّٰهِ اثّـاقَـلتُـم اِلَـى الاَرضِ اَرَضِيتُـم بِـالحَيٰوةِ الدّنيَا مِنَ الاٰخِرَةِ فَمَا مَتَـاعُ الـحَيٰـوةِ الـدّنيَـا فِـى الـاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيل۔اِلَّا تَنفِرُوا يُعَذّبكُم عَـذَابًـا اَلِيـمًا وَّ يَستَبدِل قَومًا غَيرَكُم وَ لَا تَضُرّوهُ شَيئًا وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىءٍ قَدِير (التوبۃ:٣٨،٣٩)

''مومنو!تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں(جہاد کے لیے)نکلو تو تم(کاہلی کے سبب سے)زمین پر گرے جاتے ہو؟یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے کیا تم آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔اگر تم نہ نکلو گے تو خدا تم کو بڑی تکلیف کا عذاب دے گا۔اور تمہاری جگہ اورلوگ پیدا کردے گا(جو خدا کے پورے فرمانبردار ہونگے)اور تم اسکو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے۔اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين، وصلى الله علىٰ سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

☆☆☆☆☆

''میں نے جہاد افغانستان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔یہ ممکن ہی نہ تھا کہ جہاد افغانستان میں حصّہ لیے بغیر میں اتنا کچھ سیکھ سکتا۔یہ ایک سنہری موقع تھا،میں اسے ہزاروں سال سے بھی بہتر سمجھتا ہوں بلکہ میں تو کہوں گا کہ میرے لیے یہ اللہ کا احسان اوراس کی تائید تھی۔روس کی انتہائی طاقت کے باوجود ہم اعتماد سے آگے بڑھتے رہے اور اللہ نے ہماری مدد کی ہمیں بھاری سازوسامان جو کہ ہزاروں ٹن میں تھا،جس میں بلڈوزر،وزن اٹھانے والے ٹرک اور خندقیں کھودنے والی مشینیں شامل تھیں،اپنے شہروں سے لانا پڑا۔جب ہم نے دیکھا کہ روس مجاہدین پر بم برسا رہا ہے تو ہم نے زیرزمین ہسپتال بنائے۔ہم نے زیرزمین گزرگاہیں بنائیں اور اللہ جل شانہ کے فضل سے پہاڑوں میں دشوارگزار راستے بنائے۔چنانچہ اللہ کی مدد سے ہمیں ان تجربات سے بہت کچھ سیکھنے میں مدد ملی...... سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک بڑی طاقت کا جو نشہ تھا اوراس کا جو دبدبہ تھا وہ ہم مسلمانوں کے ذہن سے نکل گیا کیونکہ ہم نے اسے تباہ کر دیا تھا......کمزوری اور تھکن ہم سے رخصت ہوگئی اور یوں خوف سے نجات مل گئی جو امریکہ اور روس نے ہمارے ذہنوں میں بٹھا رکھا تھا۔ میرے اور تمام مسلمانوں کے ذہن میں امریکہ کے ایک عظیم طاقت ہونے کا خوف ختم ہو چکا ہے''۔(شیخ اسامہ بن لادنؒ)

26مارچ:صوبہ ہلمند..........ضلع نوزاد..........مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا..........ہیلی کاپٹر میں سوار 30امریکی فوجی عملہ سمیت ہلاک

ہم شہید ملا عبید اللہ اخوند رحمہ اللہ کے قاتلوں سے کما حقہ بدلہ لیں گے، ان شاء اللہ!

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا بیان

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی نبی الرحمۃ ونبی الملحمۃ محمد المصطفیٰ، وعلی آلہ وصحابہ الف تحیۃ وتسلیم، وما بعد:

میرے عزیز پاکستانی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ایک بار پھر ایک اور دل خراش واقعے نے یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کی وحشیانہ فرنگی ذہنیت میں، فوجی جرنیلوں کی اسلام دشمن پالیسی میں، اسٹیبلشمنٹ کی امریکہ سے وفاداری میں کوئی ادنیٰ کمی یا تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ تبھی انہوں نے افغانستان میں ایک اسلامی امارت کے ازسرِ نو قیام کے لیے کوشاں اور امریکہ اور نیٹو کی غاصب صلیبی افواج کو شکست دینے کے لیے دس سال سے برسرِ پیکار طالبانِ عالی شان کی مبارک تحریک کی پیٹھ میں ایک اور خنجر گھونپا ہے۔ امارتِ اسلامیہ افغانستان کے ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اِمارتِ اسلامیہ کے ایک مرکزی قائد، امارت کے سابق وزیرِ دفاع، ملا عبید اللہ اخوند کو پاکستان کے شہر کراچی میں پاکستانی خفیہ ایجنسی کی جیل میں شہید کر دیا گیا ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون!**

میں اپنی اور تمام پاکستانی مجاہدین کی طرف سے اِمارتِ اسلامیہ افغانستان سے اس افسوس ناک واقعے پر دلی تعزیت کرتا ہوں اور غیور افغان قوم کو اس کے ایک اور بطل کی شہادت پر مبارک باد بھی دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی شہادت قبول فرمائیں، آپ کے درجات بلند فرمائیں، جہاد، قتال و ہجرت میں گزرا آپ کا ہر لمحہ قبول فرمائیں، امتِ مسلمہ کو آپ کا بہترین نعم البدل نصیب فرمائیں اور آپ کے قاتلوں کو آخرت سے پہلے دنیا میں بھی ذلیل و رسوا کریں، آمین! ہم اللہ رب العزت کے دربار میں اپنی قوم کے ان سفیہ اور گھٹیا لوگوں کی اس خسیس حرکت سے برأت کا اظہار کرتے ہیں جو نہ مہمان کا اکرام کرنا جانتے ہیں، نہ پڑوسی کا حق پہچانتے ہیں، نہ عالم و مجاہد کی قدر و منزلت سے واقف ہیں اور نہ اسلام کے سکھائے ہوئے بنیادی اخلاق سے شناسا۔ ہم اللہ رب العزت سے یہ توفیق طلب کرتے ہیں کہ ہم شہید ملا عبید اللہ اخوند رحمہ اللہ کے قاتلوں سے کما حقہ بدلہ لے کر اور پاکستانی جیلوں میں قید تمام طالبان رہنماؤں کو رہائی دلا کر امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے سینوں کی ٹھنڈک کا انتظام کر سکیں۔ ہم اللہ کے دربار میں التجا کرتے ہیں کہ یہ رذیل حکمران طبقہ جو ہر نازک موقع پر اہلِ پاکستان کی عزت کو بٹہ لگاتا ہے اور اس قوم کے غیور لوگوں کو شرمندگی اٹھانے پر مجبور کرتا ہے، اللہ رب العزت اس ملک کے اٹھارہ کروڑ عوام کو ان بدبختوں کے تسلط سے نجات پانے کے لیے اٹھ کھڑا ہونے کی توفیق دے، آمین!

میں اسی موقع پر اپنی اور تمام پاکستانی مجاہدین کی جانب سے امارتِ اسلامیہ افغانستان اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے لیے اپنی ایمانی محبت اور اپنی مکمل ولاء اور وفاداری کی تجدید کرتا ہوں اور یہ یقین دلاتا ہوں کہ اللہ رب العزت کے اذن سے آپ ہمیں ہر قدم پر اپنے شانہ بشانہ پائیں گے اور غیب میں بھی اپنا دفاع کرنے والا وفادار سپاہی دیکھیں گے۔

میں پاکستان کے عوام کو بھی اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ افغانستان میں موجود ۴۵ سے زائد کفریہ افواج کے مقابلے میں اپنے مظلوم افغان بھائیوں کی مدد کریں، طالبان کی مبارک تحریک کے ساتھ کھڑے ہوں، افغانستان میں کھلے جہادی محاذوں کا رخ کریں، افغان جہاد میں شرکت کی دعوت عام کریں، اپنے اموال سے جہادِ افغانستان کی تائید کریں اور جتنی سرگرمی سے پاکستانی فوج مجاہدین کے مقابلے میں امریکہ کا ساتھ دیتی ہے، اس سے زیادہ سرگرمی سے آپ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے مقابلے میں مجاہدین کا ساتھ دیں!

میرے محبوب پاکستانی بھائیو! اس المناک واقعے سے کچھ امور کھل کر واضح ہو جاتے ہیں جنہیں ذہن نشین کر لینا ضروری ہے:

☆ امارتِ اسلامیہ کے ایک مرکزی قائد کو پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کے جیلوں میں ایسے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جانا کہ وہ پہلے اپنی بینائی کھو جائیں اور بالآخر اپنی جان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں، یہ ظلم اس بات کی واضح دلیل ہے کہ پاکستانی خفیہ ایجنسیاں اسلام کے بنیادی آداب سے بھی عاری، متکبرانہ فرنگی ذہنیت کے حامل اہل کاروں کا ایک سفاک ٹولہ ہے۔ اسلام تو کافر قیدی کے ساتھ بھی ایسا ظلم روا رکھنے کی اجازت نہیں دیتا، کجا یہ کہ ایک بندۂ مومن، ایک عالمِ دین اور مجاہد کے ساتھ ایسی سنگ دلی کا معاملہ کیا جائے۔ یہ ہے اس فوج کی بیرکوں پر لکھے ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کے نعرے کی اصل حقیقت!

☆ اس واقعے سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آئی ایس پی آر اور پاکستانی ذرائع ابلاغ کے بعض حلقے پاکستانی اور افغانی طالبان کی جو تفریق پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ گویا پاکستانی فوج صرف پاکستانی طالبان کی دشمن ہے، جب کہ افغانستان میں امریکہ کے خلاف جہاد کرنے والوں کے تو وہ پوری طرح ساتھ کھڑی ہے...... اس واقعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سب محض جھوٹ اور فریب ہے۔

o جی ایچ کیو پر حملے کے الزام میں گرفتار پاکستانی قیدی ہوں تو ان کی بھی تشدد

26 مارچ: صوبہ روزگان......ضلع چورہ......فدائی مجاہد کا امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ......ایک میجر سمیت 18 امریکی فوجی ہلاک......متعدد زخمی

زدہ لاشیں سڑکوں پر پھینکی ہوئی ملتی ہیں اور امریکہ کے خلاف برسرِ جہاد افغانی قائدین ہوں تو ان کو بھی مار مار کر شہید کر دیا جاتا ہے، پھر یہ تفریق آخر کہاں ہے؟

o امیر بیت اللہ محسود، کمانداان الیاس کشمیری، کماندان بنیامین اور کماندان بدر منصور رحمہم اللہ جیسے پاکستانی جہادی قائدین بھی ڈرون حملوں میں نشانہ بنائے جاتے ہیں اور جلال الدین حقانی صاحب جیسے محترم افغانی قائد کے فرزند، ان کے اہم ساتھی، حتیٰ کہ ان کے گھر کی خواتین اور بچے بھی ڈرون حملوں میں شہید کیے جاتے ہیں اور دونوں ہی کے لیے معلومات پاکستانی ایجنسیاں فراہم کرتی ہیں۔ پھر یہ تفریق آخر کہاں ہے؟

o پاکستان میں نفاذِ شریعت کے لیے برسرِ پیکار حاجی مسلم خان اور مولوی عمر ہوں تو ان کو بھی پاکستانی فوج گرفتار کرتی ہے اور افغانستان میں اقامتِ امارت کے لیے مصروفِ جہاد استاد یاسر اور ملا برادر ہوں تو ان کو بھی پاکستانی خفیہ جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے، پھر یہ تفریق آخر کہاں ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ فوجی جرنیل افغانستان میں جہاد کرنے والوں کے لیے بھی دل میں اتنا ہی کینہ رکھتے ہیں جتنا پاکستان میں جہاد کرنے والوں کے لیے۔ ان کو پاکستان یا اس کی سلامتی سے کوئی غرض نہیں، پاکستان کے عوام کے دین و دنیا کی بھلائی کی بھی انہیں کچھ فکر نہیں۔ ان کی دشمنی تو ہر اس شخص سے ہے جو اللہ کے سوا کسی کے سامنے سر جھکانے کو تیار نہ ہو اور فرنگی کے قانون اور جمہوریت کے باطل نظام کی جگہ تنہا اللہ جل جلالہ کا قانون ہی اللہ کی زمین پر نافذ کرنے کے لیے کوشاں ہو۔ پس مجاہد چاہے افغانی ہو، یا پاکستانی، عرب ہو یا شیشانی، سبھی کو یہ جرنیل اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور آقا امریکی ہو یا برطانوی، چینی ہو یا روسی، سبھی کافروں کا دم بھرنا، سبھی کے مفادات کا تحفظ کرنا یہ فوج اپنا فرضِ منصبی گردانتی ہے۔

☆ اس واقعے میں یہ سبق بھی پوشیدہ ہے کہ پاکستان کا جہاد افغانستان کے جہاد ہی کا تتمہ اور اس کا ممد و معاون ہے، کیونکہ جب تک پاکستان کی فوجی و سیاسی قیادت کا زور توڑ نہیں دیا جاتا اور فرنگی کے اس قابلِ نفرت نظام کو اکھاڑ پھینکا نہیں جاتا، تب تک یہ نظام افغانستان میں ایک خالص شرعی امارت کے قیام کے عمل میں رکاوٹیں ڈالتا رہے گا اور امارتِ اسلامیہ افغانستان کی راہ میں روڑے اٹکاتا رہے گا۔ پس پاکستان میں اس نظام کی جڑوں پر لگنے والی ہر ضرب دراصل افغانستان کے جہاد کی تقویت کا باعث اور اس کی پشت سے اس کے دفاع کا ذریعہ ہے۔

میں اس موقع پر پاکستانی فوج کے سپاہیوں اور نچلی سطح کے افسروں سے بھی یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ وہ کیسے رذیل لوگوں کی قیادت کو قبول کیے بیٹھے ہیں جنہیں اسلام سے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے کوئی ادنیٰ تعلق نہیں؟ کیا پاکستان کی پوری فوج، اس کا ہر ہر سپاہی اور افسر افغان مجاہدین کے ساتھ کیے جانے والے اس ظلم پر راضی ہے؟ کیا اس فوج کا ہر فرد امریکہ کے خلاف لڑنے والوں کو اپنا بھی دشمن سمجھتا ہے؟ کیا اسلامی نظام لانے کی خواہش ہر فوجی کے نزدیک ہی اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی سزا قتل کے سوا کچھ نہیں!؟ اگر ایسا نہیں ہے، تو پھر کیوں نہیں فوج کا یہ نچلا طبقہ اپنی گردنوں پر مسلط اس بدبخت قیادت کو اٹھا باہر کرتا؟ کیا فوج کا یہ نچلا طبقہ اللہ کے عذاب سے زیادہ کورٹ مارشل سے ڈرتا ہے؟ کیا اللہ کے حکم سے زیادہ افسر کے حکم کو لائقِ اطاعت سمجھتا ہے؟ کیا اللہ کی بجائے فوج کو اپنا رازق سمجھتا ہے؟ یاد رکھیے! کہ جو رب آپ کو ماں کے پیٹ میں رزق پہنچاتا تھا، وہ اب بھی اپنے بندوں تک رزق پہنچانے پر قادر ہے، لیکن کوئی اس پر توکل کرتے ہوئے اس کا بندہ بننے پر تو تیار ہو!

میرے محبوب پاکستانی بھائیو!

کب تک ہم ایسی ذلت آمیز خبریں سنتے رہیں گے اور ٹس سے مس نہیں ہوں گے؟ کب تک اپنے اوپر ایسے گھٹیا لوگوں کا مسلط رہنا قبول کیے رہیں گے؟ کب تک ظلم پر خاموشی کا یہ مجرمانہ رویہ اختیار کیے رکھیں گے؟ کیا ہم اللہ کے عذاب سے بالکل ہی بے خوف ہو گئے ہیں؟ کیا ہم گوانتانامو اور بگرام میں قید عرب و عجم کے ان مجاہد بھائیوں کی بددعاؤں سے ڈرتے نہیں جنہیں ہمارے ملک کی فوج نے ڈالروں کے عوض بیچ ڈالا؟ کیا ہمیں بہن عافیہ صدیقی کی آہوں اور ان کے بچوں کے رب کے دربار میں اٹھے ہوئے معصوم ہاتھوں سے بھی خوف نہیں آتا کہ جنہیں ہماری ہی خفیہ ایجنسیوں نے امریکہ کے حوالے کیا؟ کیا ہم پر قبائل اور بلوچستان کی ان بیواؤں کی آسمان کو چیرتی پکاروں سے بھی دہشت طاری نہیں ہوتی کہ جن کے شوہر ڈرون حملوں میں شہید کر دیے گئے یا جن کی مسخ شدہ لاشیں ایف سی نے سڑک کنارے پھینک دیں؟ کیا محسنِ امت شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر کی خواتین کی حالتِ زار کا تصور بھی ہمیں جھرجھری لینے پر مجبور نہیں کرتا کہ امت کا وہ محترم قائد جو ساری زندگی امت کی ماؤں بیٹیوں کی عفت و عصمت کا دفاع کرتا رہا، آج اسی کے گھر کی عفت و ناموس ان درندہ صفت ایجنسیوں کے نرغے میں ہے؟

کیا ان سب جرائم پر خاموشی کل کو اللہ کے دربار میں کوئی عذر بن سکے گا؟

کیا یہ بے حسی اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف نہیں؟

ربِ قہار کی غیرت آخر کب تک ان مظلوموں کی آہیں سنتے رہنا برداشت کرے گی؟

اگر اب بھی نہ اٹھے تو شاید دوبارہ سنبھلنے کی مہلت نہ ملے!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"یقیناً اگر لوگوں نے ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھا اور پھر بھی اس کا ہاتھ نہیں روکا، تو قریب ہے کہ اللہ ان سب پر اپنا عذاب عام کر دے"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی خاطر غیرت کرنے والا، ظالموں کا ہاتھ روکنے والا اور ایمان پر اپنی ہر متاع لٹانے کے لیے تیار رہنے والا بنا دے، آمین!

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین

26 مارچ: صوبہ ہلمند.........ضلع واشیر.........مجاہدین کا افغان فورسز کی تین چیک پوسٹوں پر حملہ.........10 افغان فوجی اہل کار ہلاک ہوئے.........تین گاڑیوں اور چوکیوں کو نذر آتش کر دیا گیا

(قسط اول)

ہستیٔ معمورہ میں تبدیلی ناگزیر ہے

محترم اعظم طارق محسود حفظہ اللہ

انسانی تہذیب و تمدن اور سیاست کی تاریخ بار بار کہہ رہی ہے کہ ہر وہ نظریہ، نظامِ معاشرت، فلسفہ یا اِزم جو حضرتِ انسان نے آسمانی ہدایت کے بغیر اپنے لیے پسند کیا اور اسے دنیا پر مسلط کرنے کے لیے ایک مدت تک کوشش کرتا رہا، بالآخر ایک مخصوص عرصے کے بعد اپنے ہی پیروکاروں کے ہاتھوں ذلیل و خوار اور ناکام و مسترد ہوتا چلا آیا ہے۔ متعدد مثالیں تاریخ کے اوراق میں موجود ہیں مثلاً معاہدۂ عمرانی ہی کو لیجیے، جس کا آسمانی ہدایت سے محروم معاشرے کی سیاست میں بڑا چرچا تھا۔ اس نظریے کے مطابق قیاس باندھا گیا کہ ایک ایسا زمانہ گذرا ہے جب لوگ کسی منظّم حکومت کے بغیر ہی زندگی بسر کرتے تھے۔ اس وقت اجتماعی زندگی یا نظم و نسق کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ اس قسم کے حالات کو معاہدۂ عمرانی کے داعی فطری حالت سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے مطابق ایسی انفرادی زندگی میں ایک دوسرے کے مفادات کا ٹکراؤ اور اس کے نتیجے میں اکثر اوقات جنگ و جدال اور غارت گری ایک معمول تھا۔

مفکرین کا معاہدۂ عمرانی اور اس کا زوال:

آخر انسانوں نے آپس میں سوچ لیا کہ ایک معاہدہ ہونا چاہیے جس کے ذریعے ہم اپنے لیے ایک سربراہ کا انتخاب کریں جو ہمارے لیے اجتماعی زندگی کے طور طریقے متعین کرے۔ اس طرز کے معاہدے سے منظّم زندگی اور ریاست کا وجود شروع ہوا۔ لیکن دلچسپ امر یہ ہے کہ اس نظریے کی حمایت میں لکھنے اور بولنے والے مفکر حضرات تصورِ ریاست اور طرزِ حکمرانی کے متعلّق تضاد کا شکار ہیں، معاہدۂ عمرانی کی تاویلات اور تشریحات میں ایک دوسرے کا رد کرتے ہیں۔ مثلاً ایک گروہ جس کے سرخیل ہابس اور جان لاک ہیں، معاہدۂ عمرانی کی رو سے ریاست کو مطلق العنان حیثیت دینے کے حامی ہیں۔ ان کی دلیل ہے کہ عوام نے اپنے انفرادی اختیارات ریاست کو سونپ دیے ہیں لہٰذا ریاست ہی مکمل با اختیار ادارہ ہونا چاہیے۔ دوسرا گروہ جس کا سرخیل روسو ہے، کہتا ہے کہ نہیں، عوام نے ریاست کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے بنایا ہے لہٰذا اصل اختیار عوام کے پاس ہے نہ کہ ریاست اس کی مالک ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ اگر عوام چاہیں تو ریاستی اقتدار کو معزول کیا جا سکتا ہے۔ روسو کے ان خیالات و تصورات کو معاشرے میں اتنی پذیرائی حاصل ہوئی کہ اس کے یہی نظریات انقلابِ فرانس کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔ یوں معاہدہ عمرانی اپنے ہی پیروکاروں اور مبلغین کی متضاد تشریحات و تاویلات کا شکار ہوا اور خود یورپی مصنفین و ناقدین نے یہاں تک لکھا کہ انسانی تاریخ میں نہ اس قسم کا معاہدہ کبھی ہوا ہے اور نہ معاہدہ کرنے والوں کا وجود، مقام یا تاریخ کسی کو معلوم ہے۔ لہٰذا اسے بس ایک مفروضہ یا خیالی تصور ہی سمجھیے۔

مفکرین کا نظریۂ قوت اور دیگر فرسودہ نظریات:

اسی طرح انسانی تہذیب و تمدن اور سیاست کی تاریخ میں دوسرے بے بنیاد نظریے کا نام نظریہ قوت ہے۔ جس نے اس وقت کے معاشرے پر اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔ اس نظریے کی حمایت میں لکھنے والے مفکرین کا خیال ہے کہ ایک منظّم معاشرے کا وجود میں آنا نظریۂ قوت کا مرہونِ منت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب فطری حالت تھی، کوئی نظام یا انتظام معاشرے کو چلانے کا نہ تھا اور ہر طرف افراتفری اور جنگ و جدل کا دور دورہ تھا تو ایسی حالت میں قوت ہی نے معاشرے کو سہارا دیا۔ یعنی جب کوئی انسان دوسرے پر غلبہ حاصل کرتا ہے تو وہ غلبہ ایک خاص صلاحیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس جس نے غلبہ حاصل کیا وہ اقتدار اور قوت کا مالک تسلیم کیا گیا۔ لہٰذا قوت وہ صلاحیت ہے جس سے حکمرانی و اقتدار حاصل کیا جا سکتا ہے اور قوت ہی وہ صلاحیت ہے جو معاشرے کو منظّم خطوط پر چلا سکتی ہے۔ ارسطو بھی اسی فکر کا حامی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ قوت اس صلاحیت کا مظہر ہے جس سے غلبہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا قوت کا استعمال عقل یا انصاف کے خلاف نہیں ہے۔

اسی طرح ایک تیسرا نظریہ بھی مغربی مفکرین نے پیش کیا ہے جس کو نظریۂ پدرسری یا نظریہ مادرسری کہتے ہیں۔ اس نظریے کو پیش کرنے والے خاندانی نظام پر یقین رکھتے ہیں جو معاہدۂ عمرانی سے قریب تر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ منظّم معاشرے کا بنیادی عنصر خاندان ہے۔ ہر خاندان کا ایک سربراہ ہوتا ہے، کئی خاندان مل کر ایک قبیلہ بناتے ہیں اور کئی قبیلے مل کر ایک ریاست کی شکل میں کسی خاص معاہدے کے تحت ایک منظّم معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں اور ریاست کا سربراہ چن لیا جاتا ہے۔

حقیقت میں یہ سب کے سب مفروضے، قیاسات اور خالی تصورات ہیں مگر تاریخ پر طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو مختلف ادوار میں معاشرے پر الٰہی نظام سے غافل مفکرین کے نظریات و تفکرات نے گہرا اثر ڈالا ہے۔ خاص طور پر ان معاشروں میں جو وحیِ الٰہی اور آسمانی ہدایت سے محروم چلے آئے ہیں۔ ورنہ ربِ کریم و رحیم پر ایمان رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک خاص مقصد کے لیے تخلیق کیا ہے، حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور انہیں اس دنیا میں مہذب، خواندہ اور حاکم بنا

27 مارچ: صوبہ فراہ..................ضلع بکوا..................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..................پولیس رینجر گاڑی تباہ..................4 پولیس اہلکار ہلاک

کر بھیجا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے اور بعد میں جو لوگ پیدا ہوئے وہ ان کے تابع اور محکوم تھے۔ خیالی قسم کے تصورات، نظریات و تفکرات کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

''وہ کسی اور چیز کے نہیں صرف گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور اندازوں کے تیر چلانے کے سوا کچھ نہیں کرتے''۔

ورنہ تاریخ انسانی میں نہ کبھی کسی معاہدۂ عمرانی کی ضرورت پڑی ہے، نہ انسانی معاشرہ نظریۂ قوت کا مرہون منت رہا ہے اور نہ خاندانی یا قبائلی الحاق کسی تہذیب یا ریاست کی بنیاد رہے ہیں۔ مگر یہ بھی تاریخی حقیقتیں ہیں کہ مغربی مفکرین کے ان نظریات و تفکرات کو بنیاد بنا کر مختلف ادوار میں جو نظام ہائے زندگی بنائے گئے، انسانیت کے خلاف ان کے سیاہ کارنامے تحریر میں لانے سے قلم لرز جاتا ہے۔ یہ بادشاہ اور مطلق العنان حکمران ہی تھے جو انسانوں کی کھوپڑیوں میں بطور افتخار شراب پیتے تھے، نسلی اشرافیہ خود کو کسی بھی اخلاق، قانون و آئین کی پابند نہیں جانتی تھی، تھیوکریسیاں وجود میں آئیں جو کسی طرح بھی خود کو آسمانی مخلوق سے کم نہیں سمجھتی تھیں۔ ان کا ہر فرمان خدائی فرمان ہی سمجھا جاتا تھا۔ یہی تھیوکریسیاں یا پاپائیت آسمانی مذاہب میں تحریف کے مرتکب ہوئے۔ ہر خیر و شر کا پیمانہ انہی کے پاس تھا۔ جس نے کچھ کہنے کی جرأت کی اس کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا گیا۔ معاشرہ ذات پات کا شکار ہو گیا۔ پوری انسانیت ایک نظامی سربریت کے نیچے کراہ رہی تھی۔ اور اس دور کی معاشرتی ترتیب کو جدید دور میں مغربی اولڈ ورلڈ آرڈر کہتے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ اس اولڈ ورلڈ آرڈر نے معاشرے کو قہر و جبر اور ظلم و استبداد کے سوا کچھ نہیں دیا۔ یقیناً جس نظام کی بنیاد مفروضوں، قیاسات اور خیالی تصورات پر ہو، آسمانی ہدایت و رہنمائی سے محروم ہو وہ کیونکر انسانیت کے لیے پائیدار اور فائدہ مند ہوسکتا ہے۔

جمہوری افکار کی پرورش:

اب اولڈ ورلڈ آرڈر کی بجائے مغربی ماہرین معاشرت و سیاست ایک نئے نظام اور طرز زندگی کے بارے میں سوچنے لگے۔ روسو ایک فرانسیسی مفکر نے اس بارے میں خاص کردار ادا کیا۔ اس نے سب سے پہلے معاہدۂ عمرانی کی تجدید کی۔ اور باقاعدہ ایک اور پرانی اصطلاح جمہوریت پر کام کیا۔ یاد رہے کہ افلاطون کی پہلی کتاب جو سیاست کے متعلق تھی کا نام جمہوریہ تھا۔ روسو نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ والٹر جیسے مفکرین کا گروہ بھی اس سلسلے میں بڑا معاون رہا۔ اب دو واقعات ایسے رونما ہوئے جس نے پوری دنیا، بالخصوص یورپ کو خاص متاثر کیا۔ ایک امریکہ کی دریافت اور دوسرا انقلابِ فرانس۔

کولمبس جو کہ ہندوستان کی تلاش میں نکلا تھا، براعظم امریکہ جا پہنچا۔ اس وقت پورا یورپ معاشی بحران کا شکار تھا۔ لہٰذا ڈچ، پرتگیز اور انگریز سب نے براعظم امریکہ میں باقاعدہ آبادکاری کی مہم کا آغاز کیا۔ لیکن اور قوموں کی نسبت امریکہ کے اکثر حصوں پر برطانیہ نے قبضہ جما لیا ایک عرصے تک برطانیہ نے لندن ہی سے امریکہ پر حکومت کی۔ آہستہ آہستہ جمہوریت کے افکار بھی اپنا اثر دکھانے لگے۔ برطانیہ نے امریکی عوام پر ٹیکس میں اضافہ کرنا چاہا تو امریکی عوام نے ٹیکس کی ادائیگی سے انکار کرتے ہوئے برطانیہ سے آزادی کی تحریک شروع کر دی۔ اس مسئلے پر امریکہ اور برطانیہ کے مابین جنگ بھی ہوئی۔ اس وقت امریکی عوام کی قیادت جارج واشنگٹن کے ہاتھ میں تھی۔ جنگ میں امریکی عوام کو فتح حاصل ہوئی اور جارج واشنگٹن نے برطانیہ سے آزادی کا اعلان کر دیا جس کے ساتھ ہی جمہوریت اور فرد کے جمہوری حقوق کی آزادی کا اعلان بھی کیا گیا۔

یہ ارسٹوکریسی، تھیوکریسی اور بادشاہت کے مقابلے میں پہلی جمہوریت تھی۔ اس وقت تک فرانس میں بھی بادشاہت تھی لیکن وہاں والٹر اور روسو کے افکار نے بہت کام کیا۔ لوئی نامی شخص فرانس کا سولہواں بادشاہ تھا جو بدکردار عیاش اور لالچی آدمی تھا۔ اس نے عوام پر ٹیکس میں اضافہ کرنے کے لیے سینیٹ کا اجلاس بلا لیا۔ اس کی سینیٹ میں تین طبقوں کو نمائندگی حاصل تھی: کلیسا، جاگیردار اور عوام۔ ان تینوں کی تعداد برابر ہوتی تھی اور اجلاس الگ الگ بلائے جاتے تھے۔ لہٰذا اجلاس بلانے کے دوران عوام نے بہت شور مچایا، جلسے اور جلوس نکالے اور مطالبہ کیا کہ سینیٹ میں عوام کی تعداد کلیسا اور جاگیرداروں کی مجموعی تعداد کے برابر کی جائے۔ آخر کار بادشاہ نے مجبُور ہو کر عوامی نمائندوں کی تعداد بڑھا دی۔ پھر مطالبہ ہونے لگا کہ اجلاس اکٹھا بلایا جائے تاکہ جو قرارداد پاس ہو وہ اکثریت کی رائے سے ہو۔ بادشاہ نے اس مطالبے سے قطعاً انکار کر دیا جس پر عوام نے خود سے ایک جگہ پر اجلاس بلا لیا۔ اس جگہ کو اسمبلی ہال کا نام دیا گیا۔ جب بادشاہ کو پتہ چلا تو اس نے وہاں فوج کھڑی کر دی اور عوامی نمائندوں کو وہاں جانے سے روک دیا۔ مجبُوراً عوام نے ایک ٹینس کورٹ میں اجلاس کیا۔ اجلاس میں عوام نے منشیسکو فارمولہ برائے تقسیم کے مطابق قرارداد پاس کی۔ یعنی قانون ساز، مقنّنہ اور عدلیہ الگ الگ ادارے ہوں گے۔ اجلاس کے دوران ایک جمِ غفیر بادشاہ کے محل میں جا کر بادشاہ کو ٹینس کورٹ لے آیا اور اس سے قرارداد پر دستخط کروا لیے۔ بادشاہ نے موقع غنیمت سمجھا کہ مقنّنہ کے اختیارات تو اس کے پاس ہی ہیں لیکن یہ خدشہ ضرور باقی تھا کہ مستقبل میں بادشاہ اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ لہٰذا اس نے جرمن بادشاہ کے ساتھ مل کر اپنی عوام کے خلاف سازش تیار کی اور دوبارہ اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ عوامی نمائندوں کو اس سازش کا پتہ چل گیا تو انہوں نے بادشاہ کو گرفتار کر کے پھانسی دے دی۔ یہ ۱۷۸۹ء کا زمانہ تھا۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۲ پر)

امنیت......قرآن وسنت کی روشنی میں

ابومحمد عاصم المقدسی

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ شخص اس وقت کیا کہے گا جب یہ کچھ بھائیوں کو جن کو کفار تلاش کر رہے ہوں ایک چھوٹے سے ایسے غار میں چھپا بیٹھا دیکھے گا جس میں سانپ کے بلوں کے سوراخ ہوں گے اور اس میں دو آدمیوں سے زیادہ کی گنجائش بھی نہ ہو گی (جیسا کہ افغانستان اور دوسرے مقامات پر ہوتا ہے۔)

درحقیقت ایسے شخص کو سختی سے جھڑکنے اور ڈانٹ دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناواقف ہے اور اس کا یہ مزاج میدانِ جہاد سے دور رہنے، کسی سنجیدہ دینی کام کو نہ کرنے، ایک پرتعیّش زندگی گزارنے اور اپنی زندگی میں طواغیت کے باطل حفاظتی انتظامات کا عادی ہونے کی وجہ سے بنا ہے۔

اس لاپرواہی، نظر اندازی اور بے ترتیبی کی وجہ سے کئی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جس نے بہت سے مسلمانوں کو مایوس کیا ہے۔ اور اللہ کے دشمنوں کو کامیابی ملی ہے جس کا وہ اظہار عوام الناس کے سامنے اپنے حفاظتی انتظامات اور خفیہ ایجنسیوں کی دہشت گردی کے خلاف فتح و کامیابی کے اعلان سے کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ناکامیاں نہ تو اللہ کے دشمنوں کے حفاظتی اقدامات کا نتیجہ ہیں اور نہ ہی ان کے سراغ رسانی کے پیچیدہ نظام کا بلکہ یہ صرف ساتھیوں کا اس موضوع کو نظر انداز کرنا ہے اور اس کو مناسب اہمیّت نہ دینا ہے جو اس واقعہ کا باعث بنا۔

ابوبکر ناجی (حربی منصوبہ بندی کے مشہور تجزیہ نگار اور مشیر) اپنی شاہکار کتاب ادارة التوحّش (افراتفری کا روک تھام) میں ایک چھوٹی سی مثال کے ذریعے اس بات کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کبھی ان میں سے کسی ایک کو کچھ خاص کاغذات اور خط دیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہیں پڑھ کر فوراً جلا دینا لیکن جلانے کے بجائے وہ اسے اچھی طرح چھپا کر رکھ دیتے ہیں۔ اور جب کبھی ان کے گھر کی خفیہ ایجنسیوں والے تلاشی لیتے ہیں تو وہ کاغذ اللہ کے دشمنوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں۔ یہ چیز ان کے لیے ایک نیا کیس اور بے پناہ تحقیق کا نیا باب کھول دیتی ہے۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ نے اُن کاغذات کو ضائع کیوں نہیں کیا جب کہ آپ سے ایسا کرنے کو کہا گیا تھا، تو وہ جواب دیتے ہیں: ''یہ میرے لیے ممکن نہ تھا کہ اپنے ہاتھ سے اتنے عظیم علما اور کمانڈروں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریریں ضائع کر دوں!!!''۔

مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ مجرمانہ تنظیموں کے مادہ پرست اور دنیادار کارکن جن میں سب سے اوپر صہیونی، صلیبی اور کافروں کی افواج اور ان کی ایجنسیاں ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف وطنی آزادی کی تحریکیں، کیمونسٹ، ماؤ تحریک، اور مختلف باغیانہ تنظیمیں اور اس کے ساتھ ساتھ عالمی مافیا کے گروہ بھی اسی میں شامل ہیں عسکری کارروائیوں کے اصولوں کے ماہر ہوتے ہیں۔ آپ انہیں دیکھیں گے کہ جب بھی وہ کسی کارروائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنے ہدف، سامان اور اسلحہ کے بارے میں کارروائی میں شریک کارکنان کے علاوہ کسی کو بھی خبر نہیں ہونے دیتے اور یہاں تک کہ کارروائی میں شریک ساتھی بھی اس سے زیادہ نہیں جانتے جو کہ جاننا ان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ جہاں تک تعلّق ہے اسلحہ کے ذرائع کا، گوداموں کا، اور یہ کہ اسلحہ کہاں سے آیا؟ اور کون لے کر آیا؟ ان تمام باتوں کا دوسروں پر ظاہر ہونا خطرناک عسکری غلطی ہے، اور ہر وہ شخص جو کہ اپنی کارروائی سے مخلص ہے یہ باتیں کسی ایسے شخص کو نہیں بتائے گا جس کے لیے ان کا جاننا ضروری نہیں۔ اسی وجہ سے جن کارروائیوں میں ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے وہاں خطا اور ناکامیوں کا تناسب ان کارروائیوں کی بہ نسبت بہت کم ہے جن میں کچھ درویشوں کی لاپرواہیوں اور عسکری کارروائی کے علاقہ میں بیوقوفانہ اور احمقانہ حرکتیں کرنے سے ہر منسلک ساتھی پکڑا جاتا ہے۔ مسلمان کو تو ان معاملات میں سب سے زیادہ منظّم، رازدار، ہوشیار ہونا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ اس حوالے سے کئی اسباق اور احکام سے بھری پڑی ہے۔ جن میں سے چند مثالوں کا پیچھے ذکر ہوا ہے۔ جہاد کو درویشوں اور سادھوؤں کی نہیں عقابوں اور چیتوں کی ضرورت ہے! انسائیکلوپیڈیا برائے امنیات میں تحریر ہے کہ:

> ''یہ انتہائی شرمندگی کی بات ہے کہ مافیا والے جو کہ صرف دنیاوی مفاد کے لیے کام کرتے ہیں ہمارے ساتھیوں سے کئی گنا زیادہ بہتر احتیاطی اور حفاظتی طریقۂ کار جانتے ہیں۔ جب کہ حفاظتی تدابیر کا نام قطعاً بزدلی نہیں ہے۔ جب کہ جہاد ایک ایسا کام ہے جو کہ احتیاطوں سے بندھا ہوا ہے۔
>
> اور ہمارے رب کا حکم ہے: خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا (النساء: ۷۱)

(اپنے بچاؤ کا سامان ہر وقت اپنے ساتھ رکھو اور نکلو......) ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم ایسے انداز میں کام کریں جس کا ہمیں ہمارے رب نے اپنی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے حکم دیا ہے۔ مجاہد کا تو کام ہی خطرات سے کھیلنا ہے۔ لیکن کتنا فرق ہے ایک ایسے شخص میں جو رک رک کر اور سوچ سمجھ کر آگے

27 مارچ: صوبہ زابل......ضلع نوبہار......امریکی کیمپ میں نصب کردہ ریموٹ کنٹرول بم کا دھماکہ......10 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

بڑھے اور ایسے شخص میں جو خطرہ کی زمین میں بھی اودھم مچائے رکھتا ہے۔

کتنا افسوس ہوتا ہے جب میں کچھ نوجوانوں کو دیکھتا ہوں جو اس معاملے میں نصیحت سننا بالکل پسند نہیں کرتے، وہ جو کہ اپنے ساتھیوں کی غلطیوں سے سبق نہیں سیکھتے بلکہ ان کی غلطیوں کو دہراتے ہیں۔ جب کبھی وہ جہادی کارروائی کا ارادہ کرتا ہے اور کوئی نیا ہتھیار خریدتا ہے تو اس کا اطمینان اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک وہ ہر ملنے والے کو جہادی کارروائیوں کے بارے میں اپنی تمام خواہشات، تمنائیں اور منصوبے سرسری طور پر نہیں بلکہ پوری تفصیل سے نہ بتا دے اور پھر اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ اس پر اچانک چھاپہ کیوں مارا گیا؟ اس سے پوچھ گچھ کیوں ہوئی؟ اور اس کے منصوبوں کا سراغ اللہ کے دشمنوں کو کیسے لگا۔

لاپرواہی کی مثالوں میں سے یہ بھی ہے کہ کچھ نوجوان جن کو اللہ نے اپنے راستے کے لیے چنا ہے، ہتھیاروں کو اسی قبائلی یا گروہی فخر کے اظہار کے لیے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے زمانۂ جاہلیّت میں کرتے تھے۔ آپ انہیں دیکھیں گے: اپنے اسلحہ کی کھلی نمائش کرتے ہوئے، اپنی گاڑیوں کے اردگرد، بازار میں، یا اِدھر اُدھر جاتے وقت اپنی بندوق اور اسلحہ کو سینے پر سجائے ہوئے اور بعض اوقات ایک RPG بھی......، ڈرا دینے والی لاپرواہی کے ساتھ، وہ اس کو ہر کسی کو دکھاتا پھرے گا اور کبھی کسی کو یہ ہتھیار پکڑنے کے لیے دے بھی دے گا۔ اور اگر کہیں اسے کوئی ساتھی نصیحت کرے یا یاد دلائے یا خبردار کرے کہ اس کی یہ لاپرواہی اس راستے کے راہیوں کے لیے بالکل نامناسب ہے، اور یہ کہ اس کا جاہلیّت کا زمانہ بیت چکا ہے، اور یہ کہ اس کے چہرے پر داڑھی کے چند بال آجانے کے بعد اور جہادی تحاریک سے منسلک لوگوں سے تعلّق کے بعد اللہ کے دشمنوں کا اس کے حوالے سے زاویۂ نظر تبدیل ہو چکا ہے...... جب بھی اسے کوئی ایسی نصیحت کرے گا، وہ فوراً گستاخانہ رویّہ اپنالے گا اور الٹا ناصح کو کمزور اور بزدل کا خطاب دے ڈالے گا۔ وہ کہے گا: ''تم اتنی مبالغہ آرائی کیوں کرتے ہو؟ یہ تو عام اور معمولی سی بات ہے!''۔ وہ اس وقت تک کوئی نصیحت نہیں مانے گا جب تک معاملہ ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ اور اگر وہ گرفتار ہو جائے اور اپنی لاپروائیوں کی وجہ سے آزمایا جائے تو پھر زیادہ دیر تک یہ باتیں عام اور معمولی نہیں رہیں گی اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ اس قسم کے لوگ آزمائش اور امتحان میں پڑنے کے بعد بالکل ہی پھر جاتے ہیں اور خلجان و توہم پرستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آپ انہیں اپنے سائے سے بھی خوف کھاتے ہوئے دیکھیں گے، جدید ٹیکنالوجی کے آگے ڈھیر ہوتے ہوئے، اور اللہ کے دشمنوں کی ایجنسیوں کی خوفناک اور سحر انگیز صلاحیتوں سے متاثر ہوتے ہوئے کہ جنہوں نے کمال مہارت سے اس کے اسلحے اور RPG راکٹوں کو دریافت کرلیا۔ انسائیکلوپیڈیا برائے امنیات میں ہے کہ:

''وہ دروازہ کہ جس سے شیطان ہمارے اندر گھستا ہے اپنے ساتھیوں کو حفاظتی تدابیر اختیار کرنے پر اپنے سے کمتر اور بزدل جاننا ہے۔ وہ یہ سوچتا ہے کہ جب تک وہ اللہ کی راہ میں نکلا رہے گا تو بےفکر اور بے احتیاط رہے گا اور جس چیز کو چاہے بزدلی سمجھے گا۔ لیکن حقیقت میں اللہ کی نظر میں تحفظ کے اقدامات اٹھانا ہی اصل توکل ہے۔ جب کہ ہمارا یقین یہ بھی ہے کہ: ''جو تکلیف تمہیں پہنچے گی اس سے تم بچ نہیں سکتے''۔

''ذہین آدمی وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی خطاؤں سے سبق سیکھے۔ سو جس طرح تمہارے اوپر اپنے مسلمان بھائی کو دشمن کے حوالے کرنا حرام ہے اسی طرح اس کے راز ظاہر کرنا بھی حرام ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو تم اس بات کو کیسی نظر سے دیکھو گے کہ لاکھوں کی آبادی والے شہر میں ایک ساتھی پکڑا جائے؟ دشمن اس تک کیسے پہنچا؟ یقیناً اس نے خود یا اس کے کسی ساتھی نے اپنے cover کو ظاہر کر کے دشمن کے ہاتھوں پکڑوا دیا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی رہنمائی کے مطابق:

لـا يـلـدغ الـمـؤمـن مـن جـحـر واحـد مـرتـيـن (بخاری، کتاب الادب، مسلم، کتاب الرقاق) ''مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا''۔

یہی وہ حدیث ہے جس کو ہم نے اپنے اس رسالہ کا عنوان چنا ہے، جب کہ ہمارے کئی ساتھی جن میں چار مترجم بھی شامل ہیں کافروں کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کا بوجھ ہلکا فرمائے، ان کے یقین کو مضبوط فرمائے، ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائے، ان کی ہمتوں کو بڑھائے، ان کے دلوں اور چہروں کو منور فرمائے، ان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ان کی جلد رہائی کے اسباب مہیا فرمائے۔ آمین

قُلْ لَنْ يُّصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (التوبہ: ۵۱)

''ان سے فرما دیجیے ہمیں ہرگز کوئی برائی یا بھلائی نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ اللہ ہی ہمارا مولا ہے اور اہل ایمان کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے''۔

احتیاطی تدابیر اور امنیات کو استعمال کرنا اپنی جہادی زندگی کی ابتداء سے ہی شروع کرنا چاہیے جب کہ آپ کسی تنظیم، گروہ یا جماعت میں بھی شامل نہ ہوں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے کتنے ہی بھائی اس کی اہمیّت کو اس وقت تک نہیں مانتے جب تک کوئی مہلک حادثہ نہ ہو جائے یا خود کو یا کسی ساتھی کو گرفتار نہ کروا بیٹھیں۔

بس پھر وہ اللہ کے دشمنوں سے ڈر جائے گا اور ان کی حفاظتی اور مخبری کے نظام کو بڑھا چڑھا کر پیش کرے گا، اور بجائے اس کے کہ اپنی اس مایوسی کو اپنی حماقت، بیوقوفی اور لاپرواہی سے منسوب کرے وہ اس کو اللہ کے دشمنوں کی ذلیل خفیہ ایجنسیوں کی مہارت قرار دے گا۔

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

28 مارچ: صوبہ ہلمند......................صدر مقام لشکر گاہ شہر......................مجاہدین اور امریکی و افغان فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں......................11 امریکی اور افغان فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

دشمن بالکل ناکام اور مایوس ہو چکا ہے

صوبہ ہلمند میں امارت اسلامیہ کے مقرر کردہ معاون ملا محمد داؤد مزمل سے انٹرویو

سوال:۔ جناب مزمل صاحب سب سے پہلے آپ رواں سال میں صوبہ ہلمند کی جہادی سرگرمیوں کی کچھ کارگزاری ہمیں بتائیں؟

جواب:۔ **الحمد الله رب العالمین و الصلوٰۃ علی قائد الغراهدین محمد و علیٰ اله و اصحابه اجمعین و بعد:**

رواں سال میں صوبہ ہلمند کی جہادی سرگرمیوں سے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ رواں سال صوبہ ہلمند میں جہاد کی سرگرمیاں بہت کامیاب اور موثر رہیں، جس میں دشمن کو بھاری نقصان پہنچا اور مجاہدین نے بہت سی فتوحات حاصل کیں' صوبہ ہلمند میں جہاد کی صورت حال سے متعلق آپ کے سامنے ذیل میں چند اہم سرگرمیاں کا تذکرہ پیش خدمت ہیں، جس سے صوبہ ہلمند میں مجاہدین کی سرگرمیوں اور دشمن کی حالت زار واضح ہوجائے گی۔

۱۔ رواں سال ہلمند میں دشمن نے تمام آپریشنز کے باوجود کچھ معمولی فتح بھی حاصل نہیں کی اور نہ ہی کسی علاقہ پر کنٹرول کر سکا بلکہ بہت سے علاقے جو انہوں نے ۲۰۱۰ء میں مختلف سرچ آپریشنز کے دوران بھاری نقصانات اٹھانے کے بعد کنٹرول کیے تھے اور اس میں مراکز بنائے تھے اس سال وہ بھی چھوڑ کر گئے اور اب وہ مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔

۲۔ اس سال ہلمند میں مجاہدین کی کامیاب مزاحمت کی بدولت دشمن کے تمام آپریشن تمام تر وسائل رکھنے کے باوجود واضح ناکامی سے دوچار ہوئے دشمن نے منصوبہ بنایا تھا کہ شمالی ہلمند کے موسیٰ قلعہ اور نوزاد کے علاقوں تک اپنا دائرہ اختیار بڑھادیں اسی طرح وہ ہلمند کے مرکز میں بھی ایسے ہی عزائم رکھتا تھا اس نے مختلف علاقوں میں فضائی راستے سے اسپیشل فورسز تعینات کیں، اُنہیں زمینی فورسز اور ٹینکوں کی مدد بھی حاصل رہی، وہ آپریشن کرنے کے لیے منصوبہ بندی کر رہے تھے مگر ہر علاقے میں مجاہدین کے حملوں اور بارودی سرنگوں کی وجہ سے وہ مسلسل محاصرہ میں رہے اور کسی قسم کی پیش قدمی نہ کر سکے، دشمن کے یہ فوجی آپریشنز جو رواں سال ہلمند میں مجاہدین کی ہمت کی برکت سے ناکامی سے دوچار ہوئے خاص طور پر موسیٰ قلعہ کے مرزآباد کا آپریشن' ضلع گریشک کیدہ ادم خان اور شور کے آپریشن' سفید مسجد اور ندی آپریشن' نوزاد کے کاریز علاقہ میں آپریشن' زمینداور کے بڑے آپریشن اور ضلع نادعلی میں دشمن کے ناکام آپریشن قابل ذکر ہیں۔

۳۔ رواں سال صوبہ ہلمند میں دشمن کو بہت بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانے پڑے گذشتہ ڈھائی مہینوں میں دشمن کے تین ہیلی کاپٹرز مار گرائے گئے، اگر ٹینکوں اور فورسز پر حملوں کی تفصیل ذکر کروں تو بات بہت طویل ہوجائے گی۔ رواں سال ہلمند میں دشمن پر بہت زیادہ مائنز کارروائیں ہوئیں، مثال کے طور پر صرف نوزاد میں گذشتہ دو مہینوں کے دوران دشمن کی پیدل گشت کرنے والی فورسز اور ٹینکوں پر ۷۶ مائنز عملیات ہوئیں، وہ جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا نوزاد کے انزر شالی علاقہ میں جب کانوائے گزر رہا تھا تو تین کلومیٹر فاصلے پر ان کے نو ٹینک' بارودی سرنگوں کا شکار ہوئے، جس سے ہلمند میں دشمن پر دھماکوں اور دیگر نقصانات کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ رواں سال ہلمند کے خانشین کے کمشنر مسعود بلوچ' گرمسیر کے ڈی آئی جی سیف اللہ اور دیگر اعلیٰ حکام مجاہدین کی کارروائیوں میں ہلاک ہوئے۔

سوال:۔ آپ نے ہلمند میں دشمن کے فرار ہونے کی طرف اشارہ کیا اس حوالے سے کچھ تفصیل بتائیں۔

جواب:۔ جی ہاں! جس طرح ذکر کیا کہ دشمن کو اس سال مکمل طور پر ناکامی کا سامنا ہے' بھاری نقصان اٹھا کر جو علاقے قبضہ کیے تھے وہ بھی چھوڑ گئے اور متعدد مراکز مجاہدین نے فتح کیے، آپ کو مختصر طور پر دشمن کے ان مراکز کے بارے میں بتادوں جو گذشتہ چند مہینوں میں چھوڑ گئے ہیں، جن میں ضلع گریشک کے میرمنداو اور حیدر آباد میں دشمن نے پندرہ مراکز خالی کیے اسی طرح گریشک شورکی کے بداوانو کا مرکز اوادم خان کا مرکز' ضلع سنگین میں گاؤں خانان میں پولیس چوکی' سنگین ساراوان قلعہ کے فقیر گاؤں میں مرکز' لٹیانو کا فوجی مرکز' بابا جی مکتب کا فوجی مرکز' سرکٹ کا فوجی مرکز' برنگ چوٹی پر فوجی مرکز اور دیگر چھوٹے مراکز خالی کر گئے۔

اس کے علاوہ دشمن نے مجموعی طور پر موسیٰ قلعہ چاڑ نادعلی کے پانچ اور گرمسیر دس سے پندرہ تک مراکز خالی چھوڑ کر فرار ہوئے' مرجاہ میں سیتانی کا اہم علاقہ جو دشمن دو سال پہلے بھاری نقصانات اٹھانے کے بعد اپنے کنٹرول میں لایا تھا اب مکمل طور پر دشمن کے کنٹرول سے نکل گیا۔

سوال:۔ دشمن تمام تر نقصانات اٹھانے کے باوجود افغانستان کے دیگر علاقوں کی طرح صوبہ ہلمند سے متعلق دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ کامیابی حاصل کر رہا ہے، برطانیہ کے وزیر دفاع ولیم ہیگ نے چند دن پہلے کہا کہ افغانستان کے جنوب میں طالبان کو پیچھے دھکیل دیا ہے اور انہوں نے پیش قدمی کی ہے اس حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

جواب:۔ صوبہ ہلمند میں غیر ملکی فوجیوں کی صورت حال کیا ہے آپ کی اجازت سے ذرا تفصیل بیان کرتا ہوں۔ ہلمند میں اس کے باوجود کہ اکثر علاقوں میں ان کے مراکز ہیں گذشتہ چند سالوں سے مکمل مجاہدین کے محاصرے میں ہے مجاہدین نے بہت سے ٹھکانوں

28 مارچ: صوبہ ہلمند .... ضلع گریشک .... پولیس اہل کاروں کی رینجر گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ .... 6 اہل کار ہلاک اور زخمی

کابل کے 'ریڈ زون' میں زیرِ تعمیر عمارت...... جہاں ۱۵ اپریل کو مجاہدین اور صلیبی افواج کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی......
مجاہدین کے فدائی حملوں سے کابل کے در و دیوار گونج اٹھے اور کفر کے ایوانوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔

۱۴ اور ۱۵ اپریل کی درمیانی رات مجاہدین نے بنوں سنٹرل جیل پر شب خون مار کر ۷۰۰ سے زائد قیدی مجاہدین کو آزاد کروایا۔
بنوں جیل کے مرکزی گیٹ کی دن کی روشنی میں لی گئی تصویر

کنڑ میں امریکی فوج سے مقابلے کے دوران میں ایک مجاہد سنائپر گن سے امریکی فوجیوں کو نشانہ بنا رہا ہے

۳ مارچ کو قندھار کے ضلع پنجوائی میں نیٹو رسد کے قافلے پر مجاہدین کا حملہ

غزنی میں نیٹو رسد کا قافلہ مجاہدین کا نشانہ بننے کے بعد

۱۳ مارچ کنڑ میں افغان فوجی مرکز پر مجاہدین کا حملہ

قندھار میں بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ ہونے والا جدید امریکی بکتر بند ٹینک

۶ مارچ کو ہلمند میں مجاہدین کے ہاتھوں مارے جانے والے برطانوی فوجی کا تابوت وطن پہنچنے پر گاڑی سے اتارا جا رہا ہے

۱۶ مارچ کو کابل میں نیٹو اتحاد میں شامل ترک فوج کے گرنے والے ہیلی کاپٹر کا ملبہ

۱۵اپریل کوجلال آباد ایئرپورٹ پرفدائی حملے کے بعد تباہ شدہ فوجی گاڑی

۱۵اپریل کو پکتیا میں افغان فوجی مرکز پر مجاہدین کی فدائی کارروائی کے بعد عمارت سے دھواں اٹھ رہا ہے

۱۵اپریل کوجلال آباد میں PRT کی عمارت پرفدائی حملے میں امریکیوں کی ہلاکتوں کے بعد افغان اور امریکی فوجی ''حفاظتی اقدامات'' کرتے ہوئے

۱۵اپریل کو کابل میں مجاہدین کے حملے کے دوران عمارت سے چنگاریاں اٹھ رہی ہیں

16 مارچ 2012ء تا 15 اپریل 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	9 عملیات میں 37 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	197
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	151	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	351
ٹینک، بکتر بند تباہ:	214	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	94
کمین:	113	جاسوس طیارے تباہ:	6
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	126	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	4
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1172	صلیبی فوجی مردار:	955
سپلائی لائن پر حملے:	51		

کے اردگرد بارودی سرنگیں بچھائی ہیں جس کی وجہ سے دشمن نہ باہر نکل سکتا ہے اور نہ ہی کوئی آپریشن کرسکتا ہے،اسی وجہ سے وہ تمام تر سامان اور رسد ہیلی کاپٹروں یا مال بردار جہازوں کے ذریعے سے پہنچانے کا اہتمام کررہے ہیں اسی طرح فوجیوں کو بھی ان ہی راستوں سے ٹھکانوں پر پہنچاتے ہیں۔

ان کے ٹھکانوں کے اردگرد بارودی سرنگیں بچھانے کے علاوہ مجاہدین نے ان کے تمام مراکز کے آس پاس دیواروں، باغوں اور کھیتوں میں دشمن کی حرکت اور آمدورفت معلوم کرنے کے لیے مورچے بنائے ہیں اگر وہ اپنے ٹھکانوں سے باہر نکلنا چاہیں یا اوپر برج میں سر اٹھاتے تو مجاہدین سنائپر سے فائر کھول دیتے ہیں اور ان کو نشانہ بناتے ہیں۔مجاہدین کی اس حکمت عملی سے اب دشمن اپنے ٹھکانوں کے اندر بھی بے چین ہیں اور سر نہیں اٹھا سکتے، گریشک حیدرآباد میں وزیروں کی چوٹی پر ان کی چیک پوسٹ جو امریکی فوجیوں کا مشہور مرکز ہے اس کے قریب آس پاس میں خود مجاہدین کے مورچوں میں رہا ہوں لیکن یقین کریں کہ دشمن کا ایک چوکیدار سپاہی بھی میں نے نہیں دیکھا بلکہ دس سیکنڈ تک بھی سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ اکثر وبیشتر ان کے ٹھکانوں کے قریب مجاہدین منظّم انداز میں ان پر تابڑتوڑ حملوں کے لیے مستعد رہتے ہیں، جب بھی وہ باہر نکلے تو گولی مار کر ہلاک کردیتے ہیں اس حکمت عملی کی وجہ سے اب دشمن پر اتنا دباؤ ہے کہ وہ کسی سخت مرحلہ میں بھی اپنے ٹھکانے سے باہر نکلنے کے لیے تیار نہیں، گریشک کے علاقے حیدرآباد میں امریکی فوجیوں نے راستہ میں پھاٹک بنایا ہے ایک مجاہد نے مجھے بتایا کہ میں نے اس پھاٹک کے قریب بہت انتظار کیا کہ کوئی گاڑی آجائے اور امریکی فوجی چیک پوسٹ سے راستہ کھولنے کے لیے نیچے آئے اور میں اس کو گولی ماردوں ۔مگر اس راستے پر کوئی گاڑی نہیں آئی، پھر میں نے ایک دوست کو(جس کے پاس موٹر ہے) بتایا کہ اس راستے پر گاڑی میں جائے وہ آیا اور چیک پوسٹ میں موجود امریکی فوجیوں کو آواز دی کہ زنجیر ہٹا کر راستہ کھولو یا تلاشی لے لو تا کہ میں گزر جاؤں مگر امریکی فوجیوں نے سخت خوف کی وجہ سے چیک پوسٹ کے اندر سے اشارہ کیا کہ خود راستہ کھول کر گزر جاؤ۔الحمدللہ ہلمند میں مجاہدین دور تک نشانہ بنانے والی مشین گنوں کو استعمال کررہے ہیں اب مجاہدین نے بہت اچھی حکمت عملی اپنائی ہے اس کامیاب حکمت عملی نے دشمن کو اپنے ٹھکانوں تک محدود کردیا ہے۔

اب ہلمند میں غیر ملکی فوجیں ہر وقت بہت سخت حالات سے دوچار ہیں ہلمند کے سو میں سے نوے فیصد لوگ ان کے سامنے جان لیوا دشمن کا کردار ادا کررہے ہیں۔دیہاتوں کے بوڑھے، چھوٹے اور بچے سب حسب توفیق کوشش کررہے ہیں کہ دشمن کو کسی طریقے سے ختم کردیں آپ نے سنا ہوگا کہ سنگین کے ساروان قلعہ میں بوڑھے شخص نے ایک امریکی فوجی کو پتھر مار کر ہلاک کردیا اسی طرح سنگین کے بازار میں جلات خان نامی شخص نے چھری سے دو امریکی اہلکاروں کو ہلاک کردیا۔اس کے علاوہ کئی مرتبہ عام شہریوں نے امریکی فوجیوں کو دستی بموں اور فائرنگ سے ہلاک کیا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب لوگوں میں کوئی خوف نہیں، بلکہ جرأت مندی سے مقابلہ کررہے ہیں حتیٰ کہ بچے ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔کچھ عرصہ قبل جب قطر میں مذاکرات کا چرچا تھا تو گریشک میرمنداؤ کے علاقہ سفید مسجد کے چیک پوسٹ میں موجود امریکی فوجیوں نے قریب دیہات کے لوگوں سے کہا تھا کہ آپ جا کر طالبان سے کہیں کہ قطر میں مذاکرات ہورہے ہیں اس کے علاوہ بھی ہم افغانستان سے نکل رہے ہیں ،صرف یہاں اپنی مدت پوری کرنے کے لیے مقیم ہیں لہٰذا ہم سے نہ لڑیں۔ان کے اس عاجزانہ اپیل سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ ہلمند میں کتنے دباؤ اور سخت حالات میں ہیں۔

سوال:۔مجاہدین کی جہادی سرگرمیوں اور حکمت عملی سے متعلّق مزید کچھ فرمائیں؟

جواب:۔مجاہدین الحمدللہ اب بہت بہتر حالت میں ہیں جانی نقصان نہ ہونے کے برابر ہے، احتیاطی تدابیر اور عوام کے تعاون سے صلیبیوں کے چھاپے جو ہمارے نقصان کا سبب تھے، بالکل ناکام ہوگئے ہیں اور دشمن مایوس ہوچکے ہیں مجاہدین کی حکمت عملی سے متعلّق کہنا چاہوں گا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا(**والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا**)یقیناً اللہ نے مجاہدین کو دشمن کی ٹیکنالوجی کے مقابلے میں ایک موثر علاج بتایا ہے، میں یہاں پر بطور مثال عرض کروں گا کہ جس طرح دشمن کو زیادہ تر جانی نقصان بارودی سرنگوں سے پہنچ رہا ہے تو دشمن نے بارودی سرنگوں سے بچنے کے لیے اپنے ٹینکوں کو فاصلے پر آگے ٹائر لگائے تاکہ دھماکہ ٹینک کی بجائے ٹائر پر ہوجائے پھر مجاہدین نے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ بم کو پیچھے بچھا دیتے اور بم کو پھاڑنے والا تختہ آگے زمین میں چھپا دیتے جب ٹائر تختہ پر سے گزرتا تو بم ٹینک کے نیچے پھٹ جاتا پھر دشمن بم اور پھٹنے والے تختہ کے درمیان لائنوں کو کاٹ کر ناکارہ بنا دیتا تھا تو مجاہدین نے اس کے لیے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ انھوں نے ٹارچ والے بٹن کو تختے پر لگایا جو پہلی مرتبہ نہیں لگتا بلکہ دوسری یا تیسری مرتبہ کرنٹ لگا کر بم پھٹ جاتا ہے اب چونکہ امریکی فوجیوں کے ٹینک اس پر گزر جاتے ہیں تو پہلے ٹینک پر بم نہیں پھٹتا کیونکہ پہلی مرتبہ یہ بٹن کام نہیں کرتا دوسرے یا تیسرے ٹینک کے گزرتے ہی تختہ پر لگا بٹن کرنٹ لگنے سے پھٹ جاتا ہے یہ طریقہ بہت کامیاب رہا اور کوئی بھی امریکی ٹینک بچ نہیں سکتا۔مجاہدین کی کامیاب حکمت عملی اور منصوبہ بندی سے متعلّق مزید یہ عرض کروں گا کہ پیدل گشت کرنے والے امریکی فوجیوں کے لیے جو زرہ پوش ہوتے ہیں چک کی گولی بہت موثر ہے کیونکہ ان کے زرہ یا ٹینک ہم نے پکڑے ہیں ان پر دور سے عام گولی خاص اثر نہیں کرتی مگر چمکنے والی گولیاں ان کے ٹینک کے شیشوں، زرہوں اور ٹوپیوں سے با آسانی نکل جاتی ہیں یہ گولیاں جو کلاشنکوف اور دوسرے چھوٹے اسلحے کے لیے استعمال ہوتی ہیں ایک خاص قسم کی گولی ہے جو عام گولیوں سے الگ ہے میری

28مارچ:صوبہ ہرات.........ضلع طورغنڈی.........بارودی سرنگ دھماکہ.........امریکی ٹینک تباہ.........4امریکی فوجی ہلاک،2زخمی

دیگر مجاہدین کو بھی نصیحت ہے کہ اس طرح کی گولی ضرور ڈھونڈ لیں اور استعمال کرنے پر خاص توجہ دیں کیونکہ یہ امریکی فوجیوں کو آسانی سے ہلاک کر دیتی ہیں۔

سوال:۔صوبہ ہلمند میں امریکہ نے قومی ملیشیا سے خدمت لینے پر بہت کوشش کی اور خطیر رقم خرچ کی کیا اس کی یہ کوشش بارآور ثابت ہوئی؟

جواب:۔جی ہاں ہلمند میں امریکہ نے مرجاہ لڑائی کے بعد قومی ملیشیا کی طرف خاصی توجہ دی اور اس کے لیے بہت زیادہ تشہیر کی، لیکن الحمدللہ اس کی یہ کوشش بھی بری طرح ناکام ثابت ہوئی۔مرجاہ، ہزار جفت اور ضلع سنگین کے ساروان قلعہ میں کچھ لوگوں کو جو پرانے جنگی جرائم میں ملوث تھے مسلح کر دیا اور قومی ملیشیا کے نام پر چیک پوسٹوں پر تعینات کیا مگر ان میں اکثر واپس بھاگ گئے اور جو رہ گئے وہ مجاہدین کے پاس وفود بھیج رہے ہیں کہ مجاہدین سے حفاظت کی ضمانت لیں۔ گذشتہ چند دن پہلے بھی انہوں نے سنگین کے ساروان قلعہ میں مجاہدین کے پاس علاقے کے عمائدین بھیجے تھے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اب ہمیشہ کے لیے اس کو چھوڑ دیں گے۔

سوال:۔ہلمند سے کبھی کبھی دشمن کی جانب سے عام شہریوں کے قتل اور بم باری کرنے کی رپورٹیں بھی موصول ہوتی رہتی ہیں اس حوالے سے کچھ معلومات دیں۔

جواب:۔ہاں یہ سچ ہے کہ ہلمند میں امریکہ نے بہت مظالم ڈھائے اور ابھی بھی اندھی جنگ اور بم باری میں بہت سے لوگ نقصانات سے دوچار ہوئے، امریکہ کی ظالمانہ بم باری کے حوالے سے بتانا چاہتا ہوں کہ رواں سال میں گریشک کے سرچرخ علاقہ میں انہوں نے ہیلی کاپٹروں سے فوجیوں کو اتارا اور مجاہدین نے ان سے لڑائی شروع کر دی، اس جنگ میں امریکی جہازوں نے مجاہدین کے مطابق ۳۸۰ بڑے بموں سے حملہ کیا اور سیکڑوں مرتبہ جنگی جہازوں نے چھوٹی گولیوں سے فائرنگ کی اس جنگ میں سرچرخ گاؤں کے ۱۵۰ گھر تباہ ہوگئے مگر یہ اللہ کا کرم تھا کہ مقامی لوگ گھروں سے نکلے تھے ورنہ بڑے پیمانے پر شہادتیں ہو سکتی تھیں ان کے گھر مکمل طور پر تباہ ہوگئے مگر اس بم باری سے متعلق کسی ریڈیو یا ذرائع ابلاغ پر کوئی ذکر نہیں ہوا، ہلمند میں امریکہ نے اس طرح کے بہت مظالم ڈھائے ہیں جو یہ واقعہ بطور مثال بیان کر دیا۔

محترم ملا محمد داؤد مزمل صاحب ہم آپ کا شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہمارے سوالوں کے جوابات دیے۔

میں بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لوگوں تک مجاہدین کی آواز پہنچانے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: خانوادہ محسن امت شیخ اسامہ بن لادنؒ..... کیا اسیری ہے، کیا رہائی ہے

پاکستانی خفیہ اداروں نے شیخ کے اہل خانہ کو پابند سلاسل رکھا یہاں تک کہ شیخ اسامہؒ کے برادر نسبتی نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں ان کی رہائی کی رٹ دائر کی۔ جس کے بعد ۳ مارچ سے ان اہل خاندان کی گرفتاری ظاہر کی گئی اور ایک نام نہاد مقدمے میں ان کو ۴۵ دن قید اور جرمانے کی سزا بھی سنائی گئی۔لیکن ۱۷ اپریل کو اس سزا کے مکمل ہونے کے باوجود تادم تحریر ان کی رہائی کی کوئی اطلاع نہیں۔ ذرائع ابلاغ کی اطلاعات کے مطابق ان کی یمن یا سعودی عرب روانگی کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ جانے یہ کون سے انتظامات ہیں جو گزشتہ تقریباً ایک سال میں نہیں ہو سکے؟

چند دن قبل اس گھر، جس کو سب جیل قرار دے کر شیخؒ کے اہل خانہ کو اس میں قید رکھا گیا ہے کے اندرونی مناظر کی ایک ویڈیو ذرائع ابلاغ کے ذریعے جاری کی گئی ہے۔ مذکورہ ویڈیو میں مکمل حجاب میں مستور کچھ خواتین اور بچوں کو ایک کمرے میں دکھایا گیا ہے، خواتین تسبیح و تلاوت جب کہ بچے کھیل کود میں مشغول ہیں اور خواتین کے رویے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ویڈیو نہیں بنوانا چاہ رہیں۔ اس ویڈیو کے ذریعے شاید پاکستان کے طاغوتی ادارے اپنا 'سافٹ امیج' پیش کرنا چاہ رہے ہیں، لیکن اس طرح کی بھونڈی کوششوں سے ان کی فرد جرم دھلنے والی نہیں۔ پچھلے چھ ماہ سے پاکستانی ایجنسیاں زکریا عبد الفتاح سے جھوٹے وعدے کر رہی ہیں کہ آج کل میں ان کی ہمشیرہ اور دیگر اہل خانہ کو رہا کر کے ان کے ساتھ بھیج دیا جائے گا۔لیکن اصل حقیقت یہ کہ ان ایجنسیوں کو اپنے مائی باپ امریکہ سے تاحال ان خواتین اور بچوں کو رہا کرنے کی اجازت نہیں مل سکی۔ اور یہ بدبخت ایجنسیاں محض صلیبی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے اولیاء اللہ کے اس خاندان کو اذیت پہنچا رہی ہیں۔لیکن یہ اللہ کے سچے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث قدسی بھی یاد رکھیں، اللہ فرماتا ہے:

''جس نے میرے ولی کو ایذا پہنچائی، اس کے ساتھ میرا اعلان جنگ ہے''۔

اللہ کے ساتھ جنگ چھیڑنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے اس کی صرف ایک جھلک تم نے سیاچن میں دیکھی ہے...... آگے آگے دیکھو...... ہوتا ہے کیا؟

☆☆☆☆☆

28 مارچ: صوبہ قندھار........ ضلع پنجوائی........ مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ گھات لگا کر حملہ........ 2 گاڑیاں تباہ........ 9 سیکورٹی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی

گیارہ سال

محمد عاطف بیگ

۲۱ ستمبر ۲۰۰۱ء، وائس آف امیریکہ VOA کی ریڈیو پشتو سروس کا نمائندہ بذریعہ سٹیلائیٹ فون امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ سے پوچھتا ہے۔

VOA: آپ اسامہ بن لادن کو نکال کیوں نہیں دیتے؟

امیر المومنین: اسامہ بن لادن کا مسئلہ نہیں ہے، مسئلہ 'اسلام' ہے۔ اسلام کی شان وشوکت کا سوال ہے اور افغانوں کی روایت کا۔

VOA: آپ کو پتہ ہے کہ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے؟

امیر المومنین: میرے سامنے دو وعدے ہیں۔ ایک اللہ کا جو فرماتا ہے میری زمین بڑی وسیع ہے۔ جو میرے راستے میں ہجرت کرے گا اسے پناہ ملے گی۔ دوسرا دعویٰ بش کا جس کا کہنا ہے کہ تم زمین پر کہیں بھی چھپ جاؤ میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ دعویٰ کس کا سچا ہے۔

VOA: تو آپ اسامہ بن لادن کو حوالے نہیں کریں گے؟

امیر المومنین: ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے کا مطلب ہوگا ایمان کا خاتمہ۔ ہم مسلمان نہ رہیں گے۔ اگر ہم حملے سے خوف زدہ ہوتے تو ان کو اسی وقت حوالے کر چکے ہوتے جب ہمیں پہلی بار حملے کی دھمکی دی گئی تھی۔ امریکہ اگر چاہے تو ہم پر دوبارہ حملہ کر سکتا ہے اور اس بار ہمارا کوئی دوست بھی نہیں ہے۔

VOA: اگر آپ لوگ اپنی پوری قوت سے بھی لڑیں تو کیا ایسا کر سکتے ہیں؟ امریکہ کیا آپ کو مارے گا نہیں؟ اور آپ کے لوگ کیا نقصان نہ اٹھائیں گے؟

امیر المومنین: مجھے پورا یقین ہے ایسا نہ ہو سکے گا۔ اس کو یاد رکھنا، ہم اللہ پر بھروسے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے اور جو بھی اس پر یقین رکھے گا اللہ اس کی مدد فرمائے گا اور اسے کامیاب کرے گا۔

۱۵ نومبر ۲۰۰۱ء کو BBC ریڈیو کی پشتو سروس کا نمائندہ:

BBC: آپ کا افغانستان کی موجودہ صورت حال کے بارے میں کیا خیال ہے؟

امیر المومنین: تم اور تمہارے غلام ریڈیوز نے یہ سوال پیدا کیا ہے۔ وگرنہ افغانستان کی موجودہ صورت حال کا تعلّق ایک عظیم مقصد سے ہے اور وہ ہے 'امریکہ کی تباہی' اور دوسری طرف اس کا تعلّق 'افغانوں کی صفوں میں سے منافقین کی صفائی سے ہے'

BBC: 'امریکہ کی تباہی' آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟ کیا آپ کے پاس ایسا کرنے کا کوئی مضبوط منصوبہ ہے؟

امیر المومنین: یہ منصوبہ آگے بڑھ رہا ہے۔ اور ان شاء اللہ یہ ہو کر رہے گا۔ اگرچہ یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو کہ انسانی قوت وعقل سے ماوراء ہے لیکن اگر اللہ کی مدد شامل حال رہی تو یہ بہت تھوڑے وقت میں ہو جائے گا۔ اس پیشین گوئی کو یاد رکھنا۔

۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء طاغوت اعظم صلیبی جنگ کا نعرہ بلند کرتا ہوا سرزمین جہاد پر حملہ آور ہوتا ہے۔ افغانستان کی گلیوں میں موت کا رقص شروع۔ آوازیں بند اور لہجے گنگ، زمین کارپٹ بمباری سے ہلنے لگتی ہے۔ کروز اور ڈیزی کٹر ہواؤں کا سینہ یوں چیرنے لگتے ہیں جیسے ہزاروں بگولے یک دم چلنے لگے ہوں۔ ہیل فائر رات کے اندھیرے میں روشنی کا خنجر گھونپ دیتی ہے۔ سٹیلائٹ، جاسوسی کیمرے، نائٹ وژن، ائر سرویلنس، اسپیشل فورسز پہاڑوں اور وادیوں کی خاک یوں چھاننے لگتے ہیں جیسے قارون کا خزانہ تلاش کر رہے ہوں۔

> اہل نظر تو جہ ادھر بھی، سوال یہ نہیں کہ مدد کون کر رہا ہے، کہیں یہ تو نہیں، کہیں وہ تو نہیں، سوال تو یہ ہے کہ کھڑا کون رہا!!! اپاچی، چینوک، ہیل فائر کے سامنے کس نے صرف رب العالمین پر توکل کیا؟ کس کا جذبہ لہو بن کر بدنوں میں سرایت کر گیا؟ ذرا مادی اسباب سے نظر ہٹا کر الٰہی امداد پر بھی تو دھیان دیجیے، بدر، احد، احزاب کے معرکے تو تمہاری نظر میں تاریخ ٹھہرے لیکن شاہی کوٹ، مرجاہ، خوست، کنڑ، قندھار میں ہونے والے واقعات تو تمہارے سامنے رونما ہو رہے ہیں!!!

کیا حواری' کیا مداری سب ہی خوف سے کانپ اٹھتے ہیں۔ ڈیزی کٹر کی بارش تورا بورا کی پہاڑیوں پر ہوتی ہے۔ لیکن گھن گرج کا اثر سینکڑوں میل دور بیٹھے حواریوں کے دل پر ہوتا ہے۔ خون تو قلعہ جنگی کے کنٹینروں میں بہتا ہے اور لرزہ کسی اور قوم پر طاری ہوتا ہے۔ اپاچی، چینوک، کوبرا کمال مہارت کا مظاہرہ تو کوہ ھندوکش کے پہاڑوں میں کرتے ہیں لیکن رعب 'زمینی حقائق' کے خوشہ چینوں پر طاری ہو جاتا ہے۔

تجزیات، اخبارات، کالمز، مذاکرات، تحقیقات، نظریات، فتاویٰ جات یہاں تک کہ 'دینیات' کا بھی تبصرہ یہی ٹھہرتا ہے کہ ملک بچ گیا، وطن کی خیر۔ فاقہ کش، جاہل، دور جدید سے نابلد، جدید علوم وفنون سے بے علم، عقل سے اندھے، استجالی، ظالم، وحشی،

28 مارچ: صوبہ نورستان............ضلع کامدیش............مجاہدین اور امریکی وافغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ............5 امریکی ہلاک............متعدد زخمی

آدم خور، ایجنٹ، ہرکارے، قاتل، ملک دشمن، رجعت پسندان سب لفظوں کو جمع کر کے لفظ 'دہشت گرد' کا جامہ پہنا دیا جاتا ہے۔ بقول امام ابن تیمیہؒ:

''منافقت اور نفاق نے اپنی پیشانی کھول دی ہے۔ کفر و ہوس نے جبڑے نکال لیے ہیں اور قریب ہے کہ کتاب اللہ کے ستون کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ ایمان کی رسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور مومنین کے گھروں میں دوزخ کی تباہیاں نازل ہوں۔ اور یہ دین فاسق فاجر تاتاریوں (موجودہ امریکیوں) کے غلبہ سے نیست و نابود ہو کر رہ جائے۔ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے ان کا گمان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ صرف دھوکے اور غرور کا وعدہ کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا لشکر کبھی لوٹ کر اپنے اہل و عیال کے پاس نہیں جائے گا۔

''جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے۔ اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل مارے دہشت کے حلقوم تک پہنچ گئے اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے''۔ (احزاب: ۱۰)

(تاریخ دعوت و عزیمت)

آج سے صرف گیارہ سال پہلے ایمان ایک بندے کا قد و قامت کوہ ہمالیہ سے بھی بلند و بالا کر دیتا ہے۔ اور کئی 'غلامانِ زمینی حقائق' کی پستیوں میں ہمیشہ کے لیے غرق ہو جاتے ہیں۔ ذرا تصور تو کیجیے ۲۰۰۱ء سے لے کر ۲۰۱۲ء صرف گیارہ سال!!! ایک بچے کی بلوغت تک پہنچنے کا عرصہ، سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کی تقریباً نصف مدت، پاکستان کی انفرادی اوسط زندگی کا چوتھا حصہ!!! گیارہ سال قوموں کی زندگی کا صرف ایک لمحہ!!

صرف گیارہ سالوں میں ایک قوم نے عزت و رفعت کا وہ مقام حاصل کر لیا کہ طاغوت اعظم بھی 'قران' کی بے حرمتی پر 'تحریری معافی' کا خواست گار ہوتا ہے جب کہ ہمارے گھر سے ہماری بیٹی اور بہن اٹھالی جاتی ہے، بگرام اور امریکی جیلوں میں اس کی آبرو ریزی کے بعد، اپنی عزت کے تحفظ میں گولی چلانے پر ۸۶ سال کے لیے جیل میں گلنے سڑنے کے لیے پھینک دی جاتی ہے اور ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

آج ایک قوم برابری کی سطح پر قطر میں مذاکرات کرتی ہے اور ہمارے ایوانوں میں قصر سفید سے جاری ہونے والے حکم نامے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ قندھار کا ایک فاقہ کش اپنے رب کی سرزمیں پر عزت کے ساتھ کہیں رہتا ہے، مغرب تا مشرق اہل ایمان اس کے ساتھ عہد وفاداری استوار کرتے ہیں اور ہم تاریخ میں میر جعفر و صادق کے ساتھ لکھے جانے والے 'شریفوں اور زرداریوں' کے ساتھ اپنا سر پھوڑ رہے ہیں۔

گیارہ سال پہلے جس رعونت آمیز لہجے نے صلیبی جنگ کی دھمکی دی تھی۔ وہ آج کچھ فاقہ کشوں کے وجود سے لرزہ براندام ہے اور ہم 'ڈ و مور' کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ 'زمینی حقائق' کے ماہرین آج انصاف کے خوف سے خود زمین ہی بدل لیتے ہیں۔

اہل نظر تو جہ ادھر بھی، سوال یہ نہیں کہ مدد کون کر رہا ہے، کہیں یہ تو نہیں، کہیں وہ تو نہیں، سوال تو یہ ہے کہ کھڑا کون رہا!!! اپاچی، چینوک، ہیل فائر کے سامنے کس نے صرف رب العالمین پر توکل کیا؟ کس کا جذبہ لہو بن کر بدنوں میں سرایت کر گیا؟ ذرا مادی اسباب سے نظر ہٹا کر الٰہی امداد پر بھی تو دھیان دیجیے، بدر، احد، احزاب کے معرکے تو تمہاری نظر میں تاریخ ٹھہرے لیکن شاہی کوٹ، مرجاہ، خوست، کنڑ، قندھار میں ہونے والے واقعات تو تمہارے سامنے رونما ہو رہے ہیں!!! اگر عقل اور نظر مختلف سازشوں کو سمجھتے سمجھتے خود سازشی نہ ہو گئی ہو تو پھر غور کرو کہ تمہارے اردگرد 'اللہ کی سنت' رونما ہو رہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ اگر ہو سکے تو خود انہی کی گواہیوں پر نظر ڈال لو۔

۲۲ دسمبر ۲۰۰۹ء، جنرل مائیکل ٹی فلن افغانستان میں امریکی خفیہ ایجنسی کا اعلیٰ آفسر:

''۲۰۱۰ء میں طالبان کے حملوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ یہ حملے ۲۰۰۷ء سے ۳۰۰ فی صد بڑھ چکے ہیں اور ۲۰۰۸ء میں ان میں ۶۰ فی صد اضافہ ہوا ہے''۔

۲۰۰۹ء میں نیٹو کی خفیہ ایجنسی کی رپورٹ:

''طالبان کے پاس تقریباً ۲۵۰۰۰ حوصلہ مند جنگ جو موجود ہیں۔ تقریبا اتنے جتنے کہ گیارہ ستمبر کے حملوں سے پہلے تھے اس سے بھی زیادہ جو کہ ۲۰۰۵ء میں تھے''۔

اگست ۲۰۰۹ء جنرل سٹینلے میک کرسٹل، افغانستان میں امریکی فوج کا سربراہ۔ وال سٹریٹ جرنل سے ایک انٹرویو:

''طالبان نے ہم پر فوقیت حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے بڑے جارحانہ انداز میں اپنا اثر و رسوخ شمال تا جنوب تک پھیلا دیا ہے۔ آنے والے دنوں میں امریکی فوج کی حکمت عملی اپنی پیش قدمی کو روک کر افغانوں کی حفاظت تک محدود ہو گی، اور یہ بھی بڑا مشکل کام ہے''۔

۲۰۰۹ء جان مکین امریکی سینٹر:

''ہم افغانستان میں جنگ ہار رہے ہیں''۔

۶ جون ۲۰۱۱ء امریکن وزیر دفاع رابرٹ گیٹس اور جنرل ڈیوڈ پیٹر یاس اے

28 مارچ: صوبہ فاریاب.............ضلع شیرین تگاب.............امریکی فوج اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپ.............کمانڈر سمیت 9 امریکی فوجی ہلاک

بی سی نیوز سے انٹرویو:

''امریکہ کے ۲ اعلیٰ ترین عہدے داروں نے یہ کہنے سے انکار کر دیا کہ وہ افغانستان میں جنگ جیت رہے ہیں''۔

۲۰۱۱ءشیرا ڈکو پر کولز ۲۰۰۷ء-۲۰۱۰ءافغانستان میں برطانوی سفیر:

''یہ کہنا خوش فہمی ہے کہ ہم افغانستان میں جنگ جیت رہے ہیں''۔

۲۰۱۱ء جولین گلوردی گارڈین کالیڈر، رائٹر، برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کا تقریر نویس:

''افغان جنگ ہاری جا چکی ہے۔اب الزام کون لے گا؟''

۲۰۱۲ءکرنل ڈینیئل ایل ڈیوس۔آرمڈ فورس جرنل:

''اپنی سرکاری ذمہ داریوں کے برعکس، مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم افغانستان میں جنگ ہار رہے ہیں''۔

آیئے! لگے ہاتھوں صلیبی فوج کے نقصانات پر بھی ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔ نیٹو اور مختلف مغربی ذرائع ابلاغ کے اعداد و شمار کے مطابق افغانستان میں ہونے والے نقصانات کی تفصیل:

۲۰۰۱ء سے لے کر جنوری ۲۰۱۲ء

اموات: نیٹو اموات کی کل تعداد ۲۹۳۰

۶ جون ۲۰۱۱ء تک امریکن ٹھیکے داروں کی کل اموات ۲۶۳۷ (اس میں صرف وہ امریکی شامل ہیں جو افغانستان میں مختلف خدمات سرانجام دے رہے تھے)

اپریل ۲۰۱۱ء تک افغان فوجیوں کی کل اموات ۸۷۵۶

زخمی: مئی ۲۰۱۱ء تک صرف امریکن زخمیوں کی کل تعداد ۲۵۱۹۶ (اس میں دیگر نیٹو ممالک کے فوجی شامل نہیں ہیں) atniwar.com کے مطابق تقریباً ایک لاکھ فوجی زخمی ہیں۔

مئی ۲۰۱۱ء تک امریکن ٹھیکے داروں کی کل تعداد ۱۰۳۴۳ (صرف امریکی شہری)

مئی 2011 تک افغان فوجیوں کی کل تعداد ۲۶۲۶۸

اس کے علاوہ جنگ سے واپس چلے جانے والوں کا پیچھا شائد مظلوموں کی بددعائیں نہیں چھوڑتیں۔اور وہ مکافات عمل کا شکار ہو کر رہتے ہیں۔تازہ ترین اعداد شمار کے مطابق ہر روز ۱۸ فوجی خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔ ۲۰۱۰ء تک تقریباً ۱۵۰۰۰ امریکن فوجی جو کہ جنگ سے واپس لوٹے ہیں، خودکشی اور مختلف حادثات میں اپنی جان گنوا چکے ہیں اور اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔یاد رہے کہ یہ تعداد میدان جنگ میں جان گنوانے والے فوجیوں سے دگنا ہے۔اس میں ۳۰۰۰ وہ فوجی شامل نہیں ہیں جو کہ میدان جنگ میں اپنی جان خود اپنے ہاتھوں لے چکے ہیں۔سابقہ فوجیوں سے متعلقہ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق عراق اور افغانستان میں خدمات سرانجام دینے والے فوجیوں میں سے ۵۸۰۰۰ فوجی اپنی سماعت مکمل طور پر کھو چکے ہیں، اور ۷۰۰۰۰ ایسے ہیں جن کے کان بجتے رہتے ہیں۔مختلف نفسیاتی اور دماغی الجھنوں (PTSD) کے شکار فوجیوں کی تعداد ۳۰۰۰۰۰ تک جا پہنچی ہے۔جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

اوپر والی تفصیل میں جنگی آلات حرب کی تباہی کی لاگت شامل نہیں ہے۔جو کہ ایک محتاط اندازے کے مطابق ۲۳۸ ملین ڈالر بنتی ہے۔

طالبان کے اعداد شمار کے مطابق: اختصار کے پیش نظر صرف دو سال کی رپورٹس کے مطابق

۲۰۱۰ء میں صلیبی ہلاکتوں کی تعداد ۱۳۸۴۵

۲۰۱۱ء میں صلیبی ہلاکتوں کی تعداد ۱۱۶۵۶

صلیبی افواج کو اس جنگ میں نا قابل تلافی ، جانی، مالی اور ذہنی نقصان کا سامنا ہے۔اس کی معیشت پر ہونے والے اثرات اس کے علاوہ ہیں۔صرف معاشی انڈیکیٹرز (indicators) کی بات کی جائے، تو ۲۰۱۱ء میں امریکہ کی کریڈٹ ریٹنگ تاریخ میں پہلی دفعہ AAA سے AA پر آچکی ہے۔

امریکہ کا اندرونی قرضہ ۱۴.۳ ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔جو کہ اس کی کل جی ڈی پی کے برابر ہے۔یوں رقم کے لحاظ سے یہ دنیا کا سب سے بڑا مقروض ملک بن گیا ہے۔واضح رہے کہ امریکہ کا کل قرضہ (اندرونی و بیرونی) ۱۱۴.۳۲ کھرب ڈالر ہے۔

امریکہ میں امیر اور غریب کا فرق بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے، ۲۰۱۱ء میں تقریبا دس لاکھ کاروبار اور کارخانے کام نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔سرکاری اعداد شمار کے مطابق ایک کروڑ اڑتیس لاکھ اور غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ڈھائی کروڑ امریکی بے روزگار ہیں۔

امریکی حکومت نے بیرون ممالک سے اربوں ڈالر قرضے لیے تھے تا کہ اپنے تجارتی اور کاروباری اداروں کو سب سڈی فراہم کر کے بند ہونے سے بچایا جا سکے۔اس پالیسی کے سب سے بڑے مخالف خود عوام ہیں۔کیونکہ اس سے فائدہ اٹھانے والے کروڑ پتی اور ارب پتی ہیں۔اس کا مشاہدہ ہم Capture Wall Street کی تحریک میں کر چکے ہیں۔

یہ غلط فہمی نہ رہے کہ یہ نقصانات جنگ کے علاوہ کسی اور وجہ سے وجود میں آئے ہیں، یہ اثرات اسی جنگ کا نتیجہ ہیں، جس کی گواہی خود امریکن ماہرین معاشیات دے چکے ہیں، اسی وجہ سے آنے والے سالوں میں ان کی خواہش یہ ہے کہ میدان جنگ سے دور رہ کر اپنے حامیوں کو اس جنگ میں دھکیل دیا جائے۔مستقبل کی جنگ حکمت عملی کے تحت جن خطوں سے خطرہ ہے، ادھر لاکھوں کی زمینی فوج اتارنے کے بجائے چند ہزار فوجیوں پر مشتمل اڈوں کے قیام کو ترجیح دی جائے گی، عام فوج کے بجائے کمانڈو دستوں کے حجم میں اضافہ کیا جائے گا، حواری ممالک کی فوج کو لڑنے کے لیے استعمال کیا جائے

29 مارچ: صوبہ فراہ.........ضلع گلستان.........افغان نیشنل آرمی کے قافلے پر مجاہدین کا حملہ.........کمانڈر سمیت 40 افغان فوجی ہلاک.........10 زخمی ہوئے.........5 سرف گاڑیاں تباہ

گا۔یاد رہے کہ امریکہ اپنی فوج میں ۱۱فی صد کٹوتی کا اعلان کرچکا ہے جو کہ جنگ کے ناقابل برداشت اخراجات سے بچنے کی کوشش ہے۔

آج سے گیارہ سال قبل 'زمینی حقائق' کے ماہرین نے جو اندازے لگائے تھے وہ کتنے غلط اور ایک ایمان یافتہ شخص کے الفاظ کتنے سچّے نکلے۔"جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اللہ اس کی مدد کرے گا"۔آج سے گیارہ سال قبل لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔بقول امام ابن تیمیہؒ:

"اس حادثہ میں تمام اسرار منکشف ہو چکے۔دلوں کے راز باہر نکل آئے ہیں،اب یہ واضح ہوگیا ہے کہ حکمرانوں کی اکثریت اپنے رب سے خیانت کررہی ہے۔وہ آج بھی مال (ڈالرو پاونڈ) کا پہلے سے زیادہ حریص ہیں۔ ان کے برعکس اپنے ایمان میں صادق اور سنت نبوی علی صاحبھا السلام کا پیروکار طبقہ اپنے رب کی حمد وثنا میں لگا ہوا ہے۔اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو بھی سچ جانا ہے اور ان تمام حوادث و واقعات کو بھی جو اس کے مالک کی طرف سے جو اس کے پروردگار کی طرف سے ظہور پذیر ہوں گے۔اس حادثہ میں ایک ایسی واضح ،کامیاب و کامران جماعت دین پر قائم ہوگئی ہے، جسے مخالفت کرنے والے کی مخالفت اور کوئی رسوائی یوم قیامت تک ضرر نہ پہنچا سکے گی۔

یہاں ہم انسانوں کو تین گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں

۱)ایک گروہ جو کہ دین کی نصرت وحمایت میں کوشاں ہے۔

۲)دوسرا گروہ جو کہ دین کو رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے۔

۳)تیسرا گروہ کہ دین اسلام سے خارج ہے۔"

(تاریخ دعوت وعزیمت)

صرف چند سال ہی گزرے ہیں ساری زندگی نہیں،فیصلہ ابھی بھی ہمارے ہاتھوں میں ہے کہ اپنا وزن ان تین گروہوں میں سے کس کے پلڑے میں ڈالنا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ:امنیت.....قرآن وسنت کی روشنی میں

سچ بات تو یہ ہے کہ نہ تو لاپرواہی مطلوب ہے اور نہ ہی خوف وہراس میں شدت پسندی بلکہ حق تو اعتدال کا راستہ ہے۔اس راستے کے تمام ساتھیوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس عظیم جہاد کے معیار پر پورا اترتے ہوئے اس کے مزاج کو سمجھیں،دشمن کی تمام سازشوں ،منصوبوں اور طریقۂ کار کو سمجھیں اور اخفا اور حفاظت کے لیے تمام احتیاطی تدابیر کو بروئے کار لائیں۔لیکن نہ تو احتیاط ،خوف کا شکار ہونا ہے اور نہ ہی لاپرواہی کا!!!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو فتح ونصرت سے نوازے اور اپنے دشمنوں کو ناکام ونامراد کرے۔آمین۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلَىٰٓ أَمْرِهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(یوسف:۲۱)

"اور اللہ اپنا کام کرکے رہتا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں"۔

☆☆☆☆☆

بقیہ:ہستیِ معمورہ میں تبدیلی ناگزیر ہے

جمہوریت کو سابقہ ظلم کے ردّعمل میں بغیر سوچے سمجھے قبول کر لیا گیا:

اس کے بعد یورپ میں جمہوریت کے افکار زوروں پر پھیلنا شروع ہوئے اور لوگوں کو یہ باور کرانا شروع کیا گیا کہ اس طرزحکومت میں عوام کی آزادی،حکومت میں عوام کی شراکت داری اور تقسیم اختیارات کا فارمولہ کارفرما ہے۔سادہ لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ انقلابِ فرانس کے ساتھ ہی نیو ورلڈ آرڈر کا آغاز ہوگیا۔اس وقت مغربی مفکرین جمہوریت کو ایک آسمانی صحیفے کے طور پر پیش کررہے تھے جیسا کہ آج بھی ہو رہا ہے۔یہاں تک کہہ دیا جاتا ہے کہ اس سے بہتر طرزِ حکومت نہ آج تک آیا اور نہ ہی آسکتا ہے کیونکہ اس میں عوام ہی حکمران ہیں۔پہلے والی حکومتوں کے جبر واستبداد کی وجہ سے جمہوریت کو خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔جمہوریت کی تعریف یہ کی گئی کہ "لوگوں کی حکومت،لوگوں کے ذریعے اور لوگوں کے لیے"۔

بس اس خوش نما نعرے کے پیچھے لوگ چل پڑے مگر کسی نے نہ سوچا کہ پچھلی حوں خوار قسم کی حکومتیں بھی اب ہی جیسے لوگوں کے قیاسات،مفروضات اور تصورات کی پیداوار تھیں۔جنھوں نے پوری انسانیت کو ہلاکت سے ہم کنار کیا تھا۔اب جو جمہوریت کے نام سے دومنہ والا اژدھا انسانیت کو ڈسنے کے لیے پالا گیا تو حاکمیتِ الٰہی کا تصور بالکل ہی ختم کردیا گیا۔عوام ہی کو حاکمِ اعلیٰ مانا گیا۔سوال یہ ہے کہ پھر محکوم کون رہ گیا؟؟؟؟

لوگوں کو خوش رکھنے کے لیے جمہوریت نے مذہب کو ایک ذاتی مسئلہ قرار دیا جس میں سرکار کو دخل اندازی کی اجازت نہ ہوگی۔لہٰذا جس نے جو بھی مذہب اپنی مرضی سے اختیار کیا یا پسند کیا تو کسی دوسرے کو اس میں مداخلت کا حق حاصل نہیں۔اگر کوئی کسی بھی مذہب کو اختیار یا پسند نہ کرے تو وہ بھی اس کا حق ہے۔ہر فرد اس بارے میں مکمل آزاد تصور کیا گیا۔(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

29مارچ:صوبہ کاپیسا..................ضلع تگاب............مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا

نیٹو سپلائی......اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھنے کا

عبید الرحمٰن زبیر

امریکی سرکردگی میں دینِ اسلام کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں کفار کی افواج ہر محاذ پر پسپا ہو رہی ہیں۔دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ کون بازی ہار رہا ہے اور کون سربلندی کی جانب گامزن ہے۔لیکن براہو حرص و ہوس اور ہوائے نفس کے مارے ہوئے ''فرنٹ لائن اتحادیوں'' کا......کہ جنہیں اپنی ساکھ کی فکر ہے نہ بدلتی رتوں کا احساس ہے اور یہ مستقبل کے منظر نامے کے ادراک سے بھی قاصر ہیں۔ایمان وایقان سے بے بہرہ یہ گروہ اب بھی کفار کے لیے اپنا ہر طرح کا تعاون اور مدد جاری رکھنے پر مُصر ہے۔وہ کفر جسے ہر سمت سے اللہ کے بندوں نے گھیر گھیر کر مارا ہے اور جو اپنے تمام وسائل وٹیکنالوجی کے باوجود ہر میدان سے ہانپتا کانپتا بھاگ رہا ہے......اُس کے آسرے، سہارے اور خوش نودی کے حصول میں نظامِ پاکستان مگن ہے۔ڈوبتی کشتی میں سواری کا شوق رکھنے اور گرتی دیوار تلے سایۂ عافیت تلاش کرنے والوں کے انجام سے کون بے خبر ہے؟

موجودہ صلیبی جنگ کی ابتدا سے لے کر دس سال سے زائد عرصہ تک افغانستان میں غارت گری کا بازار گرم کرنے والے کفار کے لیے نظامِ پاکستان ہی وجۂ زندگی بنا رہا۔نیٹو افواج کے لیے رسد کی ترسیل کا سارا انتظام وانصرام اسی دھرتی سے ہوتا رہا......یہاں تک کہ ۲۶ نومبر ۲۰۱۱ء کو سلالہ چیک پوسٹ کا واقعہ پیش آیا جس میں صلیبیوں نے اپنی ہی ''صف اول'' کو نشانہ بنایا۔اس کے ردعمل میں ''صف اول'' میں بھی کھلبلی بپا ہوئی اور بالآخر اپنے اتحادیوں کے لیے سامانِ رسد کی گزرگاہوں کو عارضی طور پر بند کر دیا گیا۔اب تماشا ملاحظہ ہو کہ جب دس سال تک بغیر کسی روک ٹوک کے نیٹو کو سپلائی جاری رہی تو کسی ''محبِّ وطن'' کے پیٹ میں مروڑ نہیں اٹھا نہ ہی ''وسیع تر قومی مفاد'' کے نام پر کسی کا ماتھا شکن آلود ہوا اور نہ کسی کو ''انسانی ہمدردی'' کا درد محسوس ہوا۔اب چند ماہ کی نیٹو سپلائی بندش نے غلامانِ امریکہ وصلیب کو بے کل اور بے چین کر کے رکھ دیا ہے۔اگرچہ یہ سپلائی کبھی بھی مکمل طور پر بند نہیں رہی بلکہ پاکستان کی فضائیں تو ایک ساعت کے لیے بھی صلیبیوں کی خدمت گاری سے محروم نہیں رہیں اور فضائی راستے سے سپلائی جوں کی توں جاری وساری ہے......لیکن اس کے باوجود بھی زمینی راستہ مسدود ہونے سے کفار کے بہی خواہوں کی نیندیں حرام ہیں۔

اب کبھی انسانیت کے قاتلوں کے لیے ''انسانی ہمدردی'' کے راگ الاپ کر غذائی سامان کی سپلائی بحالی کا عندیہ دیا جاتا ہے تو کبھی ''اسلحہ نہیں جانے دیں گے'' کے اعلانات کیے جاتے ہیں۔کبھی غلام بلور ہانکتا ہے کہ ''نیٹو سپلائی بحال کر دینی چاہیے، امریکہ کی دشمنی مہنگی پڑ سکتی ہے''۔کبھی 'قومی سلامتی کمیٹی' کے ارکان قمر کائرہ اور ندیم افضل چن بیان داغ دیتے ہیں کہ ''پاکستان ۴۸ ممالک کی دشمنی مول نہیں لے سکتا''۔ایک طرف احمد مختار ''مجوزہ پیکج'' بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''پاکستان نیٹو سپلائی کھول دے گا لیکن ۱۰ سے ۱۵ ہزار ڈالر فی کنٹینر ڈیوٹی وصول کرے گا''۔کہیں اپنے تئیں ''دانش ور'' کہلانے والے، ملحد فکر کے حامل تجزیہ کار ''غیرت قیمتی ہے لیکن پیٹ بھی غیر اہم نہیں'' جیسا شکم پرور فلسفہ پیش کرتے ہیں......

اس ساری اول فول میں ایک نکتہ مشترک ہے کہ نیٹو سپلائی کو ہر حال میں بحال ہونا چاہیے۔اور کفار کے اس دیرینہ مطالبے کے جواب میں فوجی جنتا نے اس بار جمہوریت کے گلے میں یہ ڈھول ڈالا۔پارلیمنٹ کی کمیٹی بنائی گئی اور 'مقتدر طبقات' نے امریکہ کو بھی جتلانے کی کوشش کی کہ جو فیصلہ پارلیمنٹ کرے گی وہی ہوگا۔اس پرُ سول فرماں روائی' کے شادیانے بجائے گئے لیکن حقیقت حال سے ہر کس وناکس واقف ہے کہ 'پارلیمنٹ' کی جان کس طوطے میں ہے......اس سارے معاملے میں بھی اصل کردار اور اصل فیصلہ ساز پوزیشن آرمی چیف کیانی کو ہی حاصل ہے۔جس سے امریکی جرنیل مسلسل رابطے میں ہیں، نیٹو کے فوجی افسران سے معاملات بھی وہی طے کر رہا ہے۔جب کہ ''سول بالادستی'' کے غبارے میں ہوا برقرار رکھنے کے لیے بالآخر پارلیمنٹ کی اس 'قومی سلامتی کمیٹی' نے ۲۰ مارچ کو نیٹو سپلائی کھولنے کا 'مشروط' فیصلہ دے دیا۔اب وہ شرائط کیا تھیں جو 'قومی سلامتی' کے نام پر پیش کی گئیں؟ اُن میں سے چند اہم کا تذکرہ ضروری ہے۔

سب سے پہلے تو یہ کہ امریکہ ڈرون حملے بند کرے، پھر سلالہ چیک پوسٹ کے واقعے میں ملوث امریکی اہل کاروں کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے اور اس واقعہ پر امریکہ باقاعدہ معافی مانگے، نیٹو سپلائی پر ٹیکس عائد کیا جائے گا، نیٹو کے لیے اسلحہ سپلائی کی اجازت نہیں ہوگی، اگر امریکیوں کو پاکستان میں کوئی خفیہ آپریشن کرنا مقصود ہو تو اُس کی پیشگی اجازت لی جائے، پاکستان کو سول نیوکلیئر ٹیکنالوجی مہیا کی جائے وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام شرائط کے جواب میں امریکی آقاؤں کی طرف سے کیا اشارے ملے......اس پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے تو حقیقت حال مزید واضح ہو جائے گی۔امریکہ نے ڈرون حملے روکنے سے قطعی طور پر انکار کر دیا۔۲۸ مارچ کو امریکی کانگریس کے روبرو

29 مارچ: صوبہ بدخشاں..................ضلع وردج..................پولیس اہل کاروں پر مجاہدین کا حملہ..........10 پولیس اہل کار ہلاک..........8 زخمی

ایک ساعت کے دوران میں امریکی نائب وزیر دفاع مائیکل شیہان نے دوٹوک الفاظ میں کہ ''امریکہ پاکستان اور یمن میں القاعدہ کے ٹھکانوں پر حملے جاری رکھے گا اور ڈرون حملوں کو مزید موثر و مہلک بنایا جائے گا''۔سلالہ چیک پوسٹ واقعہ پر امریکی فوجیوں کے خلاف کارروائی اور معافی مانگنے کے مطالبے کو بھی امریکہ نے چٹکیوں میں اڑا دیا۔ ۲۵ مارچ کو امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے انکشاف کیا کہ ''امریکی فوج نے سلالہ چیک پوسٹ پر حملے کی دوسری انکوائری رپورٹ مکمل کر کے اس میں ملوث تمام امریکی اہل کاروں کو بری الذمہ قرار دے دیا ہے۔جب کہ اوباما اس واقعہ پر کسی قسم کی کوئی معذرت نہیں کرے گا۔امریکی فوج کی تیار کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوج نے حملہ اپنے دفاع میں کیا، چھان بین میں کسی امریکی اہل کار کی مجرمانہ غفلت کا ثبوت نہیں ملا اس لیے کسی حاضر سروس اہل کار کے خلاف انضباطی کارروائی نہیں ہوگی''۔البتہ نیٹو سپلائی پر ٹیکس ادا کرنے پر امریکی شروع دن سے راضی ہیں اور اس شرط کو پورا کرنے پر آمادہ و تیار بیٹھے ہیں۔جہاں تک تعلّق ہے اسلحہ سپلائی کا......تو ممکنات کی دنیا میں تو اس کا تصور محال ہے کہ پاکستانی اہل کار ہر نیٹو کنٹینر کی پوری طرح ''جامہ تلاشی'' اور چھان بین کے بعد اُسے ''کلیئر'' کریں۔جب سپلائی کھلے گی تو پھر امریکیوں سے کوئی یہ مطالبہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا کہ ''بھیا! بس خوراک ہی لے کر جائیو، اسی پر ہمارا اتفاق ہے، اسلحہ وغیرہ سے اجتناب ہی برتیو''۔بفرضِ محال اگر کسی نے یہ ''جرأت رندانہ'' کر بھی دی تو امریکی آقاؤں کا کھرا سا جواب اُس کا منہ چڑانے کے لیے کافی ہوگا کہ ''جب ہم نے تمہیں ڈالر دے دیے تو پھر زیادہ نخرے بازی ہم برداشت نہیں کریں گے''۔پاکستان میں خفیہ آپریشنز کی اجازت کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔اسلام آباد میں تعمیری مراحل سے گزرنے والا ۱۸ہزار مربع فٹ پر محیط ۸ منزلہ امریکی سفارت خانہ کیا ڈھور ڈنگر پالنے کے لیے تعمیر کیا جا رہا ہے؟ کیا امریکی اتنے ہی احمق ہیں کہ پاکستان میں ''لائیو سٹاک فارمنگ'' سفارتی اور سرکاری سطح پر شروع کریں؟ ذرائع کے مطابق اس منصوبے پر ۵۰ ارب ڈالر کی لاگت آئے گی اور اس عمارت میں ۵ سے ۶ ہزار افراد بیک وقت قیام کر سکیں گے جب کہ پاکستان امریکہ معاہدے میں ۷۵۰ افراد سے زیادہ سفارتی عملہ رکھنے جانے کی گنجائش موجود نہیں۔ساتھ ہی عمارت میں جدید ترین جاسوسی آلات نصب کیے جائیں گے۔باقی رہا سول نیوکلیئر ٹیکنالوجی فراہم کرنے کی شرط کا معاملہ......تو نظامِ پاکستان کا آقا و مولا امریکہ یہ ڈیل بھارت سے پہلے ہی کر چکا ہے اور اس ڈیل کے تحت امریکہ بھارت تعلقات بھی تاریخی قرار دیے گئے ہیں۔لہٰذا بھارت کے ساتھ جو معاملہ طے پا چکا اُس کی آس امریکہ سے لگانے کا مطلب یہی ہے کہ نظام پاکستان یہاں بھی اپنا سامنہ لے کر بیٹھا رہے گا۔

اب ایک آقا اور غلام کا یہ تعلّق ہی تو ہے کہ آقا اپنے غلاموں کی جانب سے پیش کردہ ''شرائط'' میں سے اکثریت کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا لیکن غلام ہیں کہ ہر حال میں آقا کو ''سامانِ زندگی'' پہنچانے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔آل پاکستان آئل ٹینکرز ایسوسی ایشن کے سربراہ یوسف ہاشوانی نے ۱۱اپریل کو کہا کہ ''حکومت نے نیٹو سپائی بحال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور سپلائی بحالی کے حوالے سے اسلام آباد نے آگاہ کر دیا ہے''۔جب کہ ۲۰ مئی سے امریکی شہر شکاگو میں نیٹو سربراہ کانفرنس شروع ہو رہی ہے، جس میں زرداری کی شرکت کا بھی امکان ہے، باوثوق ذرائع کے مطابق اس کانفرنس میں زرداری کی متوقع شرکت سے پہلے پہلے نیٹو سپلائی بحال ہو جائے گی۔اسی تناظر میں نیویارک ٹائمز میں ۱۶مارچ کو شائع ہونے والے امریکی جنرل فریزر کے بیان کو بھی دیکھنا چاہیے جس میں اُس نے کہا کہ ''پاکستان سے راستوں کو دوبارہ کھولے بغیر افغانستان سے انخلا ناممکن ہوگا جو کہ ایک خطرناک امر ہے''۔

پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے اس فیصلے پر بدقسمتی سے مولانا فضل الرحمٰن کے دستخط بھی موجود ہیں۔مولانا کا پہلے پہل موقف رہا کہ کسی بھی صورت نیٹو کو سپلائی بحال کرنے کی شدید مخالفت کریں گے لیکن پہلے زرداری نے ملاقات کے لیے ایوان صدر بلایا، پھر سعودی عرب کے حکمران خاندان آل سلول کے ذریعے سے پیغامات بھجوائے گئے اور آخر کار امریکی سفیر کیمرون منٹر نے مولانا سے ملاقات کی جس کے بعد وہ سب ہوا جو دنیا کے سامنے ہے۔۱۹اپریل کو ایک پریس کانفرنس کے موقع پر جب صحافی نے امریکی سفیر سے پوچھا کہ ''آپ نے نواز شریف اور مولانا فضل الرحمٰن پر کیا جادو چلایا کہ وہ بھی نیٹو سپلائی پر قائل ہو گئے'' تو کیمرون منٹر نے کہا ''میں صرف اتنا کہوں گا کہ اردو میں میرا نام جنتر منتر ہے''۔اب یہ ''جنتر منتر'' اگر ''اسلام زندہ باد'' کے نام سے ملک کے طول وعرض میں اجتماعات منعقد کرنے والوں پر بھی اپنا جادو چڑھا دے تو اس پر کفِ افسوس ملنے کے علاوہ اور کیا کیا جا سکتا ہے؟ جب کہ حالت یہ ہے کہ تمام تک under hand dealing کے بعد بھی مولانا کی طرف سے یہی اعلان کیا جاتا ہے کہ ''اب افغانستان کے لیے ہر طرح کی سپلائی ممنوع ہوگئی''۔سیاست کے ایسے داؤ پیچ کو سمجھنے سے عقل قاصر ہے کہ اپنے قاتل کو ہر طرح سے مسلح کرنے کے بعد بھی دعویٰ کیا جائے کہ ہم نے قاتل کو بے دست و پا کر دیا ہے......

افغانستان اور پاکستان میں برسرِ پیکار مجاہدین نے نیٹو سپلائی کی بحالی پر شدید مزاحمت اور وسیع حملوں کا اعلان کیا ہے۔۱۵اپریل کو پاکستانی اخبار 'دی نیوز' سے ٹیلی فون کے ذریعے گفتگو کرتے ہوئے افغانستان میں موجود ایک سینئر طالبان کمانڈر نے متنبہ کیا کہ ''اگر پاکستان نے اپنی سرزمین کے ذریعے نیٹو سپلائی بحال کی تو اس کے سنگین نتائج ہوں گے اور طالبان نہیں چاہتے ہیں امریکی اور اتحادی فوجی کسی بھی طرح مضبوط ہوں''۔جب کہ تحریک طالبان پاکستان نے کہا ہے کہ اگر پارلیمنٹ نے افغانستان میں نیٹو کی سپلائی

30 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد............ مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا

بحال کی تو وہ پارلیمنٹ کے ارکان اور وزرا کو نشانہ بنائیں گے۔تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان احسان اللہ احسان نے کہا کہ'' افغان مجاہدین ہمارے بھائی ہیں اور جو غاصب طاقتیں ان کے خلاف کارروائی کریں گی وہ ہماری بھی دشمن ہوں گی، افغان مجاہدین کے دشمنوں کو راشن اور اسلحہ کی سپلائی بحال کرنا مجاہدین سے غداری ہے''۔مجاہدین کی قیادت نے محض دھمکیوں ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خیبر ایجنسی ......جو کہ نیٹو سپلائی روٹ میں مرکزی حیثیت کی حامل ہے......میں اپنی پوزیشن کو مضبوط تر کیا ہے اور طالبان نیٹو سپلائی کو نشانہ بنانے کی حکمت عملی تیار کر چکے ہیں۔خیبر ایجنسی سے تعلق رکھنے والے ٹرانسپورٹرز کو بھی مجاہدین نے متنبہ کیا ہے کہ وہ نیٹو کا سامان لے جانے سے گریز کریں۔اسی سلسلے میں ماضی میں نیٹو سپلائی میں پیش پیش اور نہایت متحرک رہنے والے ٹرانسپورٹر حاجی گلاب خان کو مجاہدین نے قتل کر دیا۔اُس کے قتل کے بعد بہت سے ٹرانسپورٹرز اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ وہ نیٹو سپلائی سے ہاتھ کھینچ لیں۔

خیبر ایجنسی کے انہی حالات کو دیکھتے ہوئے اور اس علاقے کی صورت حال کو اپنے لیے ناگفتہ بہ سمجھتے ہوئے نیٹو سپلائی کے لیے کفار نے اب نئے روٹس کا بندوبست کرنا شروع کیا ہے۔اسی سلسلے میں امریکہ نے یو ایس ایڈ کے ذریعے خصوصی اقدامات کرتے ہوئے فروری ۲۰۱۲ءتک جنوبی وزیرستان میں افغانستان کی سرحد تک ۲۱۵ کلومیٹر طویل سڑکیں بنائیں۔یہ روٹ گومل، جنڈولہ، سراروغہ، وانا، ٹکین اور انگور اڈہ سے ہوتی ہوئیں افغانستان کے صوبے پکتیا میں داخل ہوتی ہیں۔اس سارے منصوبے کا نگران یو ایس ایڈ کا ڈائریکٹر برائے پاکستان Andrew Sisson تھا۔اب مستقبل کے منصوبوں کے مطابق نیٹو سپلائی کے لیے یہ روٹ استعمال ہوگا۔خیبر ایجنسی کے 'بھوت' سے جان چھڑاتے ہوئے اب ڈیرہ اسماعیل خان سے جنڈولہ، وانا، انگور اڈہ سے ہوتے ہوئے نیٹو رسد افغان صوبے پکتیا تک پہنچے گی۔لیکن کفار اور اُن کے حواری خاطر جمع رکھیں کہ

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (ال عمران: ۵۴)

''وہ مکر کرتے ہیں اور اللہ اپنی تدبیر فرماتا ہے اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے''۔

مجاہدین اس محاذ پر بھی ان کی امیدوں پر پانی پھیرنے اور ان کی رسد کو برباد کرنے کے لیے پوری قوت سے موجود ہوں گے اور کفار اپنے کنٹینرز اور آئل ٹینکروں کی بربادی کا پہلے سے بڑھ کر نظارہ کریں گے، ان شاءاللہ۔

'دفاع افواج پاکستان کونسل' کی دال بھی گلتی ہوئی نظر نہیں آتی۔یہ تو لکھی پڑھی بات تھی کہ اس کونسل کو جن قوتوں کی پشت پناہی حاصل ہے وہ اسے بیچ منجدھار کے چھوڑ کر اپنے الّو سیدھے کرنے کے بعد اپنی راہ لیں گے جب کہ یہ بےچارے 'کہہ مکرنی' کے علاوہ کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں گے۔اور اب ہوا بھی یہی......کہاں تو یہ اعلانات اور نعرے کہ ہماری لاشوں پر سے نیٹو سپلائی گزرے گی اور کہاں یہ حالت کہ مفسدین کے ہاتھوں میں کھلونا بننے والے سخت شش و پنج میں ہیں اور پنجابی کے محاورے کے مصداق ہیں کہ'' وسا کے ماریا ای''......اب لاشیں گرنا اور اُن سے نیٹو کنٹینرز گزرنا تو ناممکنات میں سے ہے ہاں ہم ملک گیر احتجاج کریں گے، لانگ مارچ ہوگا، کراچی سے خیبر تک عوام کو سڑکوں پر لائیں گے اور نیٹو سپلائی کی بھرپور مخالفت کریں گے......کیا یہ منظر نامہ آج ہر آنکھ نہیں دیکھ رہی؟؟؟

حقیقت یہ ہے کہ ہر معاملے کی طرح اس معاملے میں بھی اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ نمائی لی جاتی اور بلند بانگ دعووں اور کھوکھلے نعروں کی بجائے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جاتی تو فرض کی ادائیگی کا بندوبست بھی ہو جاتا اور محاذوں پر بیٹھے مجاہدین کی نصرت کا بھی حق ادا ہو جاتا۔کیا اس کونسل میں موجود بزرگ نہیں جانتے کہ ابوسفیان (جو بعد میں شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوگئے، رضی اللہ عنہ) کی سرکردگی میں شام سے لوٹنے والے تجارتی قافلے کا اصل مقصد کیا تھا؟ مکہ کے ہر فرد کا سرمایہ اس قافلے میں موجود تھا......وہ سرمایہ جس کے بارے میں سب کفار نے مل کر طے کیا تھا کہ اس کے بل پر مدینہ پر چڑھائی کریں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی اسی'' سپلائی لائن'' کو کاٹنے کے لیے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟ نعروں اور جلسوں کی دنیا سے باہر نکل کر دیکھیں تو وہاں یہ سماں دکھائی دے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہی دامن ساتھیوں کے ساتھ اُس قافلہ کو روکنے اور کفار کے اموال پر شب خون مارنے کے لیے خود نکلے اور اسی کے نتیجے میں کفر و اسلام کا تاریخی معرکہ غزوۂ بدر پیش آیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوہ کو مجاہدین نے اپنے پیش نظر رکھا اور ماضی میں بھی کفار کے سامانِ رسد کے قافلوں کو تاک تاک کر نشانہ بنایا اور آئندہ بھی اُس سے بڑھ کر منظم اور بھرپور انداز میں نیٹو سپلائی کو روکنے، کاٹنے اور کفار کے لشکروں کو بے دست و پا کرنے کے لیے عسکری کارروائیاں کریں گے۔یہی مرض کا اصل علاج ہے، اسی کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور اس کے علاوہ باقی تمام تر راستے اور طریقے لاحاصل اور بے فائدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

30 مارچ: صوبہ ہلمند............صدر مقام لشکر گاہ شہر............مجاہدین کا سیکورٹی فورسز کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ............3 گاڑیاں تباہ............ان میں سوار اہل کار ہلاک اور زخمی

بنوں جیل......ابھی تو یہ آغاز ہے!!!

خباب اسماعیل

۱۴ اور ۱۵ اپریل کی درمیانی شب مجاہدین نے بنوں سنٹرل جیل پر حملہ کیا۔دو گھنٹے پر محیط اس کارروائی کے دوران میں مجاہدین نے جیل میں موجود سات سو سے زائد قید مجاہد بھائیوں کو رہا کروایا اور اُنہیں اپنے ساتھ بحفاظت لے جانے میں کامیاب ہو گئے

مجاہدین کے ذرائع کے مطابق اس کامیاب اور زبردست کارروائی میں خطہ محسود سے تعلّق رکھنے والے مجاہدین نے حصّہ لیا،ان مجاہدین کو تین ماہ تک خاص تیاری اور اعداد کے مراحل سے گزارا گیا۔مجاہدین نے اس کارروائی میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا خوب استعمال کیا۔اخباری اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسو سے زائد مجاہدین نے اس عملیہ میں حصّہ لیا۔جس کے نتیجے میں سیکڑوں طالبان قیدیوں کو رہا کروایا گیا،جن میں کئی ایک اعلیٰ سطح کے کمان دان بھی شامل ہیں۔تحریک طالبان پاکستان نے اس کارروائی کی ذمہ داری قبول کی۔اور بتایا کہ کارروائی کی پوری منصوبہ بندی کی گئی تھی،مجاہدین کے پاس پورے علاقے اور جیل کا مکمل نقشہ موجود تھا نیز یہ کہ یہ کارروائی مقامی لوگوں کی حمایت کی وجہ سے کامیاب ہوئی۔اس مبارک کارروائی کی تفصیلات کو دیکھ اور پڑھ کر پاکستان کے طاغوتی نظام کا دم بھرنے والوں پر سکوتِ مرگ طاری ہے۔اس کے ساتھ امریکیوں کی نیندیں بھی حرام ہو گئی ہیں،اسی لیے ۱۷ اپریل کو امریکیوں کی تفتیشی ٹیم اس معاملے کی تفتیش کرنے پشاور پہنچی اور جیل پر حملے کی تحقیقات میں تعاون کی پیش کش کی۔

ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو نصف شب کے بعد تحریک طالبان سے تعلّق رکھنے والے محسود مجاہدین کے عسکری قافلے نے بنوں کا رخ کیا۔درجنوں گاڑیوں پر سوار مجاہدین بنوں کی حدود میں داخل ہوئے اور اُن کا ہدف بنوں سنٹرل جیل تھی جہاں سیکڑوں مجاہدین قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے تھے۔بنوں جیل پر مجاہدین نے دھاوا بولا......چار اطراف سے جیل پر حملہ کیا......جیل عملے کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور وہ اپنے سروں پر اچانک ٹوٹ پڑنے والی اس افتاد پر خوف و دہشت کے سبب اپنی جانوں کی حفاظت ہی کی فکر میں رہے۔اسی دوران میں مجاہدین نے اپنے سیکڑوں ساتھیوں کو بیرکوں اور سیلوں کے قفل توڑ کر آزاد کروایا اور اپنے ہمراہ لے کر نکل گئے۔

سیکولر اور بے دین تجزیہ نگار اور مذہب وطنیت کے پیروکار جب اگلی صبح آنکھیں ملتے اٹھے تو اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ یہ خبر ایک زناٹے دار تھپڑ کی صورت میں اُن کا استقبال کرنے کو موجود تھی۔اب اندرونی خوف کو چھپانے اور دلوں میں اٹھنے والی ڈر کی لہروں کو دنیا سے اوجھل رکھنے کے لیے مختلف زاویوں سے اس خبر پر تجزیے نشر ہونے لگے۔کوئی حکومت کو کوسنے دے رہا تھا اور کوئی سیکورٹی اداروں کی کارکردگی کو سوالیہ نشان سے تعبیر کر رہا تھا۔دین اور جہاد کا نام سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ جانے والوں کے لیے یہ تصور ہی سوہانِ روح ہے کہ طالبان کس طرح پوری ریاستی مشینری کو بے بس کر کے اتنی منظّم کارروائی کر گئے۔یہ اس حقیقت کا ادراک ہی نہیں رکھتے کہ مجاہدین کا بنیادی مقدمہ ہی یہ ہے کہ ہم کسی بھی طرح مادی وسائل کے بل اور بھروسہ پر میدان میں موجود نہیں ہیں۔بلکہ ہمارا واحد اور آخری سہارا،امیدوں کا مرکز اور ہمیں قوت بہم پہنچانے کا ذریعہ ہمارے ربِ واحد کی نصرت اور تائید ہے۔اسی نصرت اور تائید کی بنیاد پر مجاہدین دنیا بھر میں'انا ربکم الاعلیٰ' کا باطل دعویٰ کرنے والوں کی گردنیں مار رہے ہیں۔ہم ان تمام طبقات سے کہتے ہیں کہ اپنی دین بے زاری اور جہاد دشمنی میں جلتے اور مرتے رہو اور ہم اللہ رب العزت کی مدد اور نصرت سے تمہارے لیے ایسا ماحول تیار کر دیں گے کہ یہ مصرعہ تمہاری حالت زار کی حقیقی تصویر کشی کرے گا کہ

ع ابھی تو اتنی گھٹن بڑھے گی کہ سانس لینا عذاب ہوگا

اس کارروائی کے نتیجے میں مجاہدین نے آٹھ سال سے زائد عرصہ کال کوٹھڑیوں میں گزارنے والے عدنان رشید بھائی کو بھی آزاد کروایا۔عدنان رشید بھائی کو مشرف پر حملہ کے کیس میں سزائے موت سنائی گئی تھی اور وہ پھانسی گھاٹ بھی منتقل ہو چکے تھے۔اللہ تعالیٰ کی توفیق سے روبہ عمل آنے والی اس کارروائی کے نتیجے میں اُنہیں رہائی اور آزادی نصیب ہوئی۔عدنان رشید بھائی کے علاوہ اس عملیہ کے نتیجے میں آزادی پانے والے مجاہدین کو مختلف آپریشنز اور خفیہ اداروں کے چھاپوں کے نتیجے میں جنوبی وزیرستان،ٹانک،کوہاٹ،ڈی آئی خان،بنوں،شمالی وزیرستان اور دیگر علاقوں سے پکڑ کر قید کیا گیا تھا۔اب وہ تمام مجاہدین آزاد ہیں اور محاذوں پر سرگرم ہونے اور جہاد کے میدانوں میں ایک بار پھر اتر کر دشمنانِ اسلام کے مقابل آنے کو تیار ہیں۔

۱۸ اپریل کو کور کمانڈر پشاور جنرل خالد نے بیان دیا کہ''فاٹا کے ۹۱ فی صد علاقے میں حکومتی رٹ بحال کر دی ہے''۔صرف تین دن پہلے لگنے والی چوٹ کا اثر شاید دماغ پر کہیں زیادہ ہوا کہ اب''زمینی حقائق'' بھی جرنیلوں کی نظروں سے اوجھل ہونے لگے ہیں۔اب کہاں تو یہ زبانیں جو کذب بیانی کی انتہاؤں تک پہنچ کر ہر دوسرے دن یہ اعلان کرتی ہیں کہ''عسکریت پسندوں کو پسپا کر دیا،انہیں غاروں میں دھکیل دیا،عبرت ناک انجام سے دوچار کر دیا،

(بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

31 مارچ:صوبہ قندوز.........صدر مقام قندوز شہر.........مقامی جنگجوؤں کی گاڑی پر دھماکہ.........گاڑی مکمل طور پر تباہ.........سوار 7 جنگجو کمانڈر سمیت ہلاک

نصاب سے قرآنی آیات اور اسلامی تعلیمات کا اخراج

ڈاکٹر ولی محمد

خوب کہا تھا اکبرالہٰ آبادی نے کہ

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

لیکن اس کو کیا کہیے کہ آج ہم پر (شاید، ہماری ہی شامت اعمال کے سبب) جو دجالی نظام مسلط ہے وہ بنی اسرائیل پر مسلط مصر کے فرعونوں سے کہیں زیادہ شاطر اور اپنے اندر فراعنہ مصر سے پہلے اور بعد کے تمام طواغیت کی ساری خباثتوں کو سموئے ہوئے ہے۔ اس نظام کا 'حسن' یہ ہے کہ یہ غلاموں کو غلامی، اور مقتول کو گلا کٹنے کا احساس تک نہیں ہونے دیتا۔

انگریز نے مسلمانوں کو آزادی کے نام پر جغرافیائی طور پر منقسم کرنے سے قبل ہر طرح سے اس بات کا اطمینان حاصل کیا کہ

کہیں یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہ کامل نہ بن جائے

اس مقصد کے لیے اس نے جو انتظامات کیے ان میں سے ایک اہم ترین اقدام ایک ایسے تعلیمی نظام کا اجرا تھا جس سے مسلمانوں کے ہر بچے کو یوں گزارا جائے کہ اس کے اندر اسلام کی روح باقی نہ رہے بلکہ وہ محض مادی خواہشات کی تکمیل میں سرگرداں ایک مشین بن جائے اور اُس کی جانب سے کفر کے لیے کسی قسم کا خطرہ باقی نہ رہے۔

انگریز کا وضع کردہ یہ تعلیمی نظام اس کے وارثوں نے بھی جوں کا توں برقرار رکھا سوائے اس کے کہ اس میں اسلامیات کا ایک مضمون عامتہ المسلمین کو مطمئن رکھنے کے لیے شامل کر دیا گیا اور چند اسباق دیگر مضامین میں بھی ایسے شامل کیے گئے جس سے 'اسلامی' جمہوریہ پاکستان کا تعلیمی نصاب بھی کچھ کچھ 'اسلامی' دکھائی دے۔

نصاب میں اسلامی تعلیمات کا یہ برائے نام حصہ بھی گزشتہ دو دہائیوں سے عالم کفر کے حلق کی پھانس بنا ہوا تھا، رینڈ کارپوریشن کی رپورٹوں سے لے کر کیری لوگر بل تک، تسلسل سے یہ دباؤ برقرار رہا کہ تعلیمی نصاب سے اسلامی تعلیمات بالخصوص جہاد سے متعلق آیات اور احادیث کو حذف کیا جائے۔ اس سلسلے میں پہلی نمایاں پیش رفت صلیبی غلام پرویز مشرف کے دور میں ہوئی جب سکولوں اور کالجوں کے نصاب سے قرآنی آیات و احادیث کا ایک بڑا حصہ نکال دیا گیا۔ اور اب پرویز ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پنجاب اور سرحد (خیبر پختونخواہ) کی صوبائی حکومتوں نے بھی نصاب کی مزید کانٹ چھانٹ اس انداز میں کی ہے کہ اس کے اندر اسلام اور بالخصوص جذبہ جہاد کی کوئی رمق باقی نہ رہنے پائے۔

خیبر پختونخواہ کی حکومت نے گزشتہ سال جماعت ششم سے اسلامیات کا مضمون ہی سرے سے ختم کر دیا تھا جب کہ اس سال نویں جماعت کے اسلامیات کے نصاب میں سے سورہ انفال کی ۶۵، سورہ احزاب کی ۵۸ اور سورہ ممتحنہ کی ۱۳ آیات کو نکال کر سورہ بقرہ کی آیت ۷۷ اور سورہ نساء کی پہلی ۳ آیات شامل کی گئی ہیں۔ بے شک قرآن مجید کی ہر آیت سرچشمہ ہدیت ہے، لیکن ان حالات میں جب امریکہ بزور شمشیر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلا ہوا ہے، ابلیس نے اپنے پیروکاروں کو اس خطہ کے بارے میں جو تعلیم دی تھی، اے این پی کی حکومت نے نصاب میں تبدیلیاں کر کے اس پر مکمل عمل درآمد کیا ہے۔ اقبال کے اشعار ہیں:

افغانیوں کی غیرت دین کا ہے یہ علاج
ملا کو ان کے کوہ ودمن سے نکال دو

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ کو اس کے بدن سے نکال دو

اسی ابلیسی تعلیم کی پیروی میں اے این پی کی دین دشمن حکومت نے نویں جماعت کی انگریزی کی کتاب میں دوسرا سبق' جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے متعلق تھا' کو نکال کر کسی سیاہ فام امریکی کی کہانی کو شامل نصاب کر دیا ہے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے بارے میں سبق کو نکال کر اس کی جگہ محمد علی جناح کے بارے میں مضمون شامل نصاب کیا گیا ہے (حالانکہ جناح سے اے این پی والوں کو جتنی محبت ہے وہ ساری دنیا جانتی ہے)۔ اسی کتاب میں میثاق مدینہ سے متعلق ایک مضمون میں طلبا کو یہ باور کراوانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مدینہ میں مسلمانوں، یہود اور مشرکین کو برابر حیثیت حاصل تھی حالانکہ میثاق مدینہ میں یہ واضح ہے کہ فیصلوں کا حتمی اختیار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوگا۔

اے این پی کے ان اسلام دشمن اقدامات پر احتجاج کے جواب میں اس کے سربراہ اسفندیار ولی نے فیس بک پر لکھا

''بہت سارے لوگ یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ ہم نے جماعت نہم، دہم کے نصاب سے اسلامی آیات کیوں حذف کیے؟ جواب بہت سادہ سا ہے کہ ہمیں اور اسامہ بن لادن، ملا عمر اور بیت اللہ محسود جیسے دہشت گرد نہیں پیدا

کرنے بلکہ ڈاکٹر اور انجینئر پیدا کرنے ہیں۔''

اس تبصرے سے پاکستان پر مسلط اس طبقے کے خبث باطن کا برملا اظہار ہوتا ہے، کہ یہ طبقہ بخوبی سمجھتا اور جانتا ہے کہ ملا عمر (حفظہ اللہ)، اسامہ بن لادنؒ، اور بیت اللہ محسودؒ اسلام اور کفر کی لڑائی میں اسلام کے سپاہی ہیں اور قران ایسے سرچشمہ ہدایت سے فیض یابی کے سبب ہی آج عالم کفر اور اس کے ناپاک اتحادیوں کے خلاف مزاحمت کی علامت بن چکے ہیں۔

اس حقیقت کے ادراک کے باوجود ان مجاہدین سے جنگ ...... اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہیں تو اور کیا ہے؟

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

دین سے دشمنی میں اے این پی اکیلی نہیں بلکہ پاکستان کا سارا مقتدر طبقہ چاہے وہ مسلم لیگ کا نام نہاد خادم اعلیٰ ہو یا پیپلز پارٹی کے روافض، سبھی ایک ہی ابلیسی در کے غلام ہیں۔

اس سلسلے میں 'خادم اعلیٰ' پنجاب کے 'کارہائے نمایاں' کا ذکر نہ آئے تو بے انصافی ہوگی۔ اس خادم' جس کے مداحین اس کے اسلام پسند اور دین دار گھرانے سے تعلّق کا بہت ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، کی حکومت نے بھی بعینہٖ وہی حرکت کی ہے جو خیبر پختونخواہ کی سیکولر پارٹی کی حکومت نے کی ہے یعنی یہاں بھی اسلامیات کی کتاب سے سورہ احزاب اور سورہ انفال کو نکال دیا گیا ہے، اور اردو اور انگریزی کی کتابوں میں سے بھی حضرت خالد بن ولیدؓ کے بارے میں مضمون اور حضرت ام عمارہؓ سے متعلّق نظم اور دیگر اسلامی مواد کے خارج کر دیا گیا ہے۔ شدید عوامی احتجاج پر نام نہاد خادم نے سیاسی سٹنٹ کا شان دار مظاہرہ کرتے ہوئے اسلامیات کی پرانی کتاب دوبارہ چھاپنے کا حکم دیا لیکن ساتھ کتاب چھاپنے والے پبلشرز کے ذریعے اپنے اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کر کے عملاً نئے نصاب کو نافذ بھی کر دیا اور احتجاج کرنے والوں کو بھی چپ کرا دیا۔ قارئین کے لیے یہ بات بھی حیرت انگیز ہوگی کہ پنجاب میں ان دنوں لارڈ میکالے نے مائیکل باربر کے نام سے ایک دفعہ پھر جنم لیا ہے۔ مائیکل باربر نام کے اس برطانوی صلیبی کو پنجاب حکومت نے بظاہر سکولوں میں اصلاحات کا ایک روڈ میپ وضع کرنے اور اس کو نافذ کروانے کے لیے بلایا ہے لیکن یہ شخص نصاب میں تبدیلیوں اور اساتذہ کی تربیت وتعیناتی وغیرہ میں بھی دخیل ہے اور اسی کی وضع کردہ اصلاحات کے نتیجے میں پنجاب میں پہلی جماعت سے انگریزی کی تعلیم اور مڈل تک مخلوط تعلیم کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اور محسوس یہ ہوتا کہ لیپ ٹاپ کے ٹرک جو ریوڑیوں کی طرح بانٹے جا رہے ہیں وہ انہی اصلاحات کا صلہ ہیں۔ اکبر الہٰ آبادی نے تو کالج کا رونا رویا تھا لیکن پنجاب میں تو بچوں کو پہلی جماعت میں ہی قتل کرنے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

دوسری طرف گلگت بلتستان نامی نوزائیدہ صوبے میں پیپلز پارٹی کے نام سے روافض کی حکومت پر بھی ڈال لیجیے۔ اس صوبے میں مسلمانوں پر روافض جو مظالم کر رہے ہیں وہ تو ایک الگ مضمون کے متقاضی ہیں، لیکن یہاں نصاب میں جو تبدیلی لانے کا اعلان کیا گیا ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔ گلگت کے شیعہ عرصہ دراز سے تعلیمی نصاب میں تبدیلی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ نصاب سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام نکالے جائیں اور کفریہ عقاید مثلاً امامی عقیدہ وغیرہ کو نصاب میں شامل کیا جائے۔ گزشتہ دنوں وزیر داخلہ شیطان ملک نے گلگت جا کر اعلان کیا کہ تعلیمی نصاب کو شیعوں کے مطالبے کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ اہل سنت نے اس اعلان پر احتجاج کیا تو ان کے پرامن احتجاج پر دستی بموں اور گولیوں کی بارش کر کے گیارہ سنی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ اور الٹا اہل سنت کے خلاف مقدمات اور پکڑ دھکڑ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا۔

پاکستان کے تین صوبوں نے اختیارات ملتے ہی جس طرح نصاب میں موجود اسلامی تعلیمات پر ہاتھ صاف کیا ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ

☆ کفر کی غلامی، اور اسلام سے دشمنی پاکستان کے تمام مقتدر طبقات کی رگوں میں رچ بس چکی ہے اور اس امر پر پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم، اے این پی، مسلم لیگ (ن، ق، ج، وغیرہم) تمام متفق ہیں۔

☆ پاکستان اور امت کے دیگر خطوں پر مسلط کفار کے کارندے، مجاہدین فی سبیل اللہ سے یہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی برسرپیکار ہیں کہ یہ مجاہدین قرآن اور اسلام کے احکامات کی روشنی میں ہی عالم کفر اور اس کے اتحادیوں سے لڑ رہے ہیں۔

☆ اپنے صلیبی آقاؤں کی مانند، ان کے یہ کارندے بھی مسلمانوں کے بچے بچے کے دل سے روح اسلام اور جذبہ جہاد کو کھرچ کر اس کی جگہ کفار سے دوستی اور ان کی غلامی کو انڈیلنا چاہتے ہیں۔

☆ روافض (شیعہ) امت مسلمہ کے اندر ایک ناسور کی طرح پنپ رہے ہیں اور عراق کی طرح ان کو جہاں بھی موقع ملا یہ اپنی اسلام دشمنی کو واضح کرتے ہوئے مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے سے باز نہیں آئیں گے۔

چنانچہ یہ صورت حال مسلمانان پاکستان اور بالخصوص علما سے اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لیے اٹھیں اور خود پر مسلط صلیبی ایجنٹوں اور طاغوتی نظام کو اکھاڑ پھینکیں اور اس خطے میں جاری نفاذ شریعت اور احیائے خلافت کی جدوجہد کی تکمیل کرتے ہوئے ایک ایسی شرعی امارت قائم کریں جو نہ صرف مسلمانوں کے جان ومال بلکہ ان کے دین وایمان کے تحفظ کی بھی ضامن ہو۔

☆☆☆☆☆

یکم اپریل: صوبہ غزنی............ضلع اندڑ............بارودی سرنگ دھماکے............دو امریکی بکتر بند ٹینک تباہ............ٹینکوں میں سوار فوجیوں میں سے 10 ہلاک............متعدد زخمی

وہی آب نشاط انگیز

محترمہ عامرہ احسان

بہار آنے کو ہے! چہار جانب اس کے مظاہر خوشبو بکھیر رہے ہیں ہر کوئی بقدر ہمت اوسعت، اپنا اپنا جشن بہاراں منا رہا ہے۔ کہیں راگ رنگ، سرسراتے آنچلوں اڑتی پتنگوں، پیلے دوپٹوں بجتے ڈھولوں میں بہار کی تلاش ہے۔ بسنت کے رنگ بھارت کے سنگ! اور کہیں صلیبی لشکروں کے مقابل اپنے لہو سے باوضو ہو کر بہار میں رنگ بھرے جا رہے ہیں۔ افغانستان میں ایمان سے سرشار اللہ کے پروانے اپنے لہو سے تاریخ رقم کر رہے ہیں۔

ادھر ہم پاکستان کی تاریخ (شہدا کی قربانیوں) پر اپنے اعمال کی سیاہیاں پھیرنے میں دن رات ایک کیے دے رہے ہیں۔ برازیل کا دورہ کرتی اماں ہیلری کلنٹن نے کابل کے ریڈ زون کو طالبان کے بھڑکائے شعلوں سے دہکتا لال بھبھوکا دیکھا تو چلا اٹھی۔ بزدلانہ حملے، بہ مقابلہ ۴۸ ممالک کی پیمپر شدہ دلیرانہ حملے والی فوجوں کے! ہمیشہ کی طرح افغانستان میں گر کر گوڈے گٹے تڑوا کر سارا غصہ ہم پر نکالا۔ وہیں سے آوازیں لگائیں ہماری نازک اندام وزیر خارجہ کو۔ ہذیان وہی پرانا تھا۔ حقانی گروپ، پاکستان، وزیرستان ذمہ دار ٹھہرائے جانے لگے۔ دیوانگی کا عالم ملاحظہ ہو۔ وزیرستان تا کابل فاصلہ ذرا ناپیے، تین صوبے درمیان میں حائل، امریکی نیٹو، افغان فوج کی تہہ در تہہ موجودگی۔ خود کابل ایساف کے کڑے پہروں میں گھرا جس کا ریڈ زون، سائنس، ٹیکنالوجی، مواصلاتی نظام، بری فضائی نگرانی، چوکس سیکورٹی، پوری دنیا کی عسکری قوت وشوکت کا مظہر کابل اور کاندھے پر چادر ڈالے کلاشنکوف، زیادہ سے زیادہ راکٹوں سے لیس طالبان! گوروں کو فارسی نہیں آتی ورنہ موقع عین وہی ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کے لشکر کو گھوڑوں پر بے خوف وخطر بپھرا ہوا دریا عبور کرتے دیکھ کر اپنے وقت کی سپر پاور چلا اٹھی تھی (ہیلری سٹائل) دیواں آمدند...... دیواں آمدند (دیو آ گئے)! ذرا مسئلہ تو سلجھائیے۔ ہیلری نے وزیرستان میں حقانی گروپ کو مورد الزام ٹھہرایا۔

پہلے دن ہی سے سی این این پر بھی یہ گردان چلی اور ادھر جب بنوں جیل پر ایک بارات اتری اور آئے بھی وہ گئے بھی وہ، تو ہمارے ہاں سے سینئر وزیر بشیر احمد بلور نے کہا ''بیرونی قوتیں شدت پسندوں کی مدد کر رہی ہیں'' نیز یہ کہ شدت پسندوں کے پاس وسائل بہت زیادہ ہیں، یہ بیرونی قوتیں کون سی ہیں؟ بشیر بلور کے ممدوح، امریکی......؟ ماجرا کیا ہے؟ ادھر امریکی دوڑتے ہوئے بنوں پہنچ گئے قیدیوں کی فہرست لینے! یہ بیرونی قوتیں کون سی ہیں جو دونوں طرف مدد دے رہی ہیں اور امریکہ و پاکستان جیسے باہم دگر جگری دوست ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرا کر دشمن کے خلاف مشترکہ کارروائی کا عزم بھی دہرا رہے ہیں! یہ بیرونی قوتیں کہیں غیبی تو نہیں جن سے لڑنا نہ امریکہ کے بس میں ہے نہ بشیر بلور کے بس میں! رہی یہ بات کہ ان کے پاس وسائل بہت زیادہ ہیں بالکل بجا ہوگا کیونکہ پاکستان کے سارے وسائل تو آپ لوگوں کی جیبوں نے نگل لیے۔ پورے ملکی صوبائی وسائل کی نسبت ہر جگہ شدت پسندوں کے وسائل زیادہ ہیں! ان دونوں واقعات میں اسباق اور عبرتیں تو بہت ہیں مگر ان کے لیے جو سوچنے والے دل ودماغ اور عبرت کے لائق نگاہ رکھتے ہوں! ہمارے ہاں تو ساری تیاری نیٹو کے لیے سپلائی بارات کی روانگی کی ہے۔ پارلیمنٹ سے سفارشاتی انگوٹھا لگوا لیا، یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے، کہنے والے سب ہی فدوی بن گئے۔ بالآخر دستخط کر دیں گے، میں ساری دھوم دھام کے غباروں سے حسب سابق ہوا نکل گئی۔ دفاع پاکستان کونسل کل تک ہماری لاشوں پر سے گزر کر جائے گی، کا دعویٰ تھا۔ بعد ازاں بیان یہ تھا کہ فیصلہ مہنگا پڑے گا، دیکھتے جائیے کہ پچھلی تنخواہ ہی پر کام کریں گے یا فیصلہ دو روپے مہنگا پڑے گا؟

نیٹو سپلائی کے لیے عوام کے منہ میں تکا دینے کو بہت سی باتیں کہی گئیں۔ ایک یہ کہ غیر فوجی نیٹو سپلائی بحال، حالانکہ فوج کی کوئی چیز غیر فوجی نہیں ہوتی۔ نیٹو سپلائی کا ہر لقمہ اور پانی کا ہر گھونٹ فوجی ہے۔ بکتر بند فوجی گاڑیاں (یہ اسلحہ شمار نہیں ہوتا) جو پاکستان کے سینے پر مونگ دلتی ہوئی جاتی رہیں اور اب بھی جائیں گی۔ یہ وہ محفوظ قلعے ہیں جن میں امریکی پیمپر پوش خود محفوظ رہ کر مسلمانوں کی بستیاں اجاڑتے ہیں۔ علما کے فتاویٰ کہاں ہیں؟ ہم ابوجہلوں، فرعونوں، نمرودوں کو خنزیر اور شراب فراہم کریں۔ کافر سپاہیوں کو کمزور نہ پڑنے دیں۔ بارود کے علاوہ ہر نوعیت کی ضروریات انہیں فراہم کر کے بھی مسلمان کے مسلمان ہی رہیں؟ نہ ایمان بگڑے نہ اسلام جائے؟ ان سفارشات پر دستخط کرنے کے بعد بھی تجدید ایمان کی ضرورت کسی کو پیش نہ آئے۔ اس پر طرہ یہ کہ پنجاب اور وفاقی بورڈ بھی (باقی صوبوں کے بعد) سورۃ الانفال نصاب سے نکال دیں۔ صلیبیوں کا اسلام بارے علم آپ سے زیادہ ہے اس لیے وہ انگلی رکھ رکھ کر بتاتے ہیں کہ سورۃ توبہ نکال دو...... یہ رومیوں کیخلاف تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک کے اسباق پڑھاتی اور جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے نفاق کا فتویٰ لگاتی ہے۔ انفال نکال دو۔ یہ جہاد کی صفوں میں جب قاری حضرات تلاوت فرماتے تھے تو تمہارے لشکروں میں بجلیاں بھر جاتیں اور وہ اپنے سے دو گنے تگنے کفار کے لشکروں پر فتح یاب ہوتے۔ دیکھو احزاب، نہ پڑھانا (کیونکہ تم غزوہ احزاب کے دور میں کھڑے ہو) سورۃ النور نہ پڑھانا پھر ہمیں تمہارے ہاں سے شر مین عبید اور وینا ملک میسر نہ آ سکیں گی۔ پھر عورت حیا کے اسباق پڑھ لے گی تو گودیں حسنؓ وحسینؓ پیدا کرنے لگیں گی! ہم ادھر بقول عنایت علی خاں صاحب، گلوبل حمد پڑھتے ہوئے اس کا دامن تھام کر کیا کچھ نہیں کہتے:

کیم اپریل: صوبہ دائی کنڈی.........ضلع گیز آب.........افغان نیشنل آرمی کے قافلہ پر میں بارودی سرنگ کے دھماکے.........3 فوجی رینجر گاڑیاں تباہ 7 اہل کار ہلاک.........6 زخمی

ہیں تیرے ثنا خواں ہم اور تابع فرماں ہم
پھیری جو نظر تو نے جائیں گے وہیں مر ہم
امریکہ وامریکہ ہے ورد زباں ہر دم
اک تیرے اشارے پر ہم جان لڑا دیں گے
پیاروں کو کٹا دیں گے، خوابوں کو سلا دیں گے
خود اپنے نشیمن کو ہم آگ لگا دیں گے
پھر آگ کے شعلوں کو ڈالر کی ہوا دیں گے
یوں شان وفاداری دنیا کو دکھا دیں گے!

سپلائی بحالی میں یہ شرائط شامل ہیں کہ سلالہ پر غیر مشروط معافی مانگی جائے۔ تاہم جو معافی مانگ لے اس کا بھی بھلا! جو نہ مانگے اس کا بھی بھلا۔ بھارت کے اداکار شاہ رخ خان سے تو معافی مانگ لی۔ آپ کے چوبیس فوجیوں پر معافی کا حرف بھی زبان پر لانے کو تیار نہیں۔ نیز یہ شرط بھی دکھائی گئی ہے ہمیں (اگرچہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور) کہ امریکی فوجیوں کی پاکستان میں موجودگی برداشت نہیں کی جائے گی۔ امریکی سفارت خانے کا رقبہ جو وائٹ ہاؤس سے بھی (اب سی ڈی اے کی عنایات کے بعد) تجاوز کر جائے گا۔ اس قلعے میں فوجی موجودگی چیک کرنے کون مائی کا لعل جائے گا؟ آپ تو ان کی گاڑی روک کر ایک امریکی چیک کرنے پر قادر نہیں کہیں ریمنڈ ڈیوس حادثہ دوبارہ نہ ہو جائے! اور تین سو امریکی قلعوں (کوٹھیوں) میں موجود امریکی گوپے نچپئے تو ہیں نہیں پھر یہ شق کیا حقیقت رکھتی ہے؟ حکومت اپوزیشن نے مل کر ملک کا سودا کر ڈالا۔ ہم تو قومی خود مختاری سلامتی، گیس بجلی ہی سے ہاتھ دھو نہیں بیٹھے۔ اپنی زمین پر آنکھ اٹھا کر چلنے کے قابل بھی نہیں چھوڑے گئے۔ بے حیائی کے سیلاب اس ساری صورت حال پر مستزاد ہیں۔ کیا ہم پاگل ہو گئے، عقل و خرد سے ہاتھ دھو بیٹھے؟ ٹیلی ویژن کے حیا سوز، اخلاق باختہ مناظر سے جو بچ نکلے وہ بل بورڈوں پر جہازی سائز کے بے ہودہ اشتہاروں کے ہاتھوں زمین میں گڑ جائے؟ زندہ درگور کرنے کے پہلے اسباب کیا کم ہیں؟ اور پھر ٹی وی چینلوں پر ایکسپو سنٹر لاہور سے حوا کی بیٹیوں کی لائیو دکھائی جانے والی کیٹ واک ''اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا''، بس اب مقابلہ حسن کی کسر باقی رہ گئی ہے۔ عورت کی تذلیل کی کوئی حد تو ہو۔ لاکھوں کے مجمعے لگانے والی تمام دینی سیاسی جماعتوں میں کیا کوئی ایک رجل رشید نہیں جسے نہی عن المنکر کا فریضہ یاد ہو؟ کہاں ہیں قوم کے نوجوان؟ کیا سب ہی سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے۔ حمیت، غیرت، شرافت، حیا، ایمان...... کیا ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں......؟ زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہو گیا۔ کیا تم منتظر ہو دجال کے؟ اور دجال بدترین غائب ہے جس کا انتظار کیا جائے! (ترمذی) قوم اس وقت بدترین دینی، سیاسی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی بحران سے گزر رہی ہے۔ گلگت بلتستان کے عوام کرفیو کی زد میں کب سے بلک رہے ہیں حکومت خود فرقہ واریت کی حصہ دار بنی بیٹھی ہے کوئی پرسان حال نہیں۔ حکومت اور اپوزیشن یکساں طور پر صرف کرسی پر نظریں جمائے بڑے بڑے قد آدم تصاویر اور پوسٹرز، بینرز سے اپنی تشہیر اور عوام کے اعصاب پر خود کو سوار کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ باری کا بخار چڑھا ہوا ہے، مفلوک الحال لوٹے کھسوٹے ملک کو صرف کرسیوں کی تعداد بڑھانے کی خاطر مزید حصے بخرے کرنے صوبہ در صوبہ تقسیم کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ چار سالوں میں کابینہ میں ستر ہویں مرتبہ ردو بدل، اور مسکین قوم کے خزانے پر (مال یتیم، پیٹ میں آگ بھرنے کے مترادف) گیارہ نئے سانپ بصورت وزرا مسلط کیے گئے۔ اپوزیشن بھی انہی کرسیوں کے درپے ہے۔ ان سرابوں کے پیچھے دوڑتے عوام کی زبان باہر آ گئی۔

علاج اس کا وہی آب نشاط انگیز ہے ساقی!

قرآن کے چشمۂ صافی کی طرف رجوع اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ' چہرے نہیں نظام بدلنے کی ضرورت ہے! [یہ کالم ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

☆☆☆☆☆

بقیہ: بنوں جیل......ابھی تو یہ آغاز ہے!!!

حکومتی رٹ بحال کر دی' وغیرہ وغیرہ اور کہاں روتے اور منہ بسورتے بشیر بلور کا رونا کہ ''شدت پسندوں کے پاس ہم سے زیادہ وسائل ہیں''۔ نہ جرنیل عقل کو ہاتھ مار رہے ہیں اور نہ ہی سابقہ سرخے اور موجودہ دور میں وائٹ ہاؤس کو قبلہ سمجھنے والے اے این پی کے کرتا دھرتا اصل بات کی تہہ تک پہنچ رہے ہیں۔ حقیقت وہی ہے جو سطور بالا میں بیان کی گئی ہے کہ مجاہدین کے پاس نہ وسائل کی بھرمار ہے اور نہ ہی وہ فوجی جنتا کی بڑھکوں سے مرعوب ہیں۔ اُن کے پاس تو وہ طاقت ہے جس سے یہ لادین اور سیکولر طبقہ سرے سے محروم ہے۔ وہ طاقت ہے حیی لایموت ذات کی معیت کی طاقت اور اُس کی مدد و نصرت۔ بھلا جس گروہ کو اُس ذات باری تعالیٰ کی تائید حاصل ہو اُس کی راہ میں مادی وسائل کی کمی کیونکر حائل ہو سکتی ہے اور پھر اُسے کس طرح ''غاروں میں دھکیلا جا سکتا ہے''۔

پاکستان کی فوجی جنتا اور جمہوری فرعونوں کو خبر ہو کہ طالبان آ رہے ہیں۔ پاکستان ہی میں نہیں بلکہ افغانستان میں بھی' امریکہ اور عالم کفر کی تمام افواج کو شکست دے کر آ رہے ہیں......اور اللہ کے بندوں کا دور شروع ہونے کو ہے، وہ دور جس میں اعداء اللہ کے ساتھ کمر توڑ سلوک کیا جائے گا......بنوں جیل سے تو محض آغاز ہوا ہے...... یہ منظر دنیا بھر میں دہرایا جانے والا ہے......اللہ ذوالجلال کے اپنے مخلص بندوں سے کیے گئے وعدے تکمیلی مراحل میں داخل ہونے کو ہیں......عقوبت خانوں میں سسکتے مظلومین کی آہ و فغاں عرشِ معلیٰ کے در کھٹکھٹا چکی ہے......سو اب انتظار کرو کہ ابھی بہت سے قرض چکانے ہیں اور بہت سے فرض بھی نبھانے ہیں۔

☆☆☆☆☆

یکم اپریل: صوبہ غزنی......ضلع انڈر......مجاہدین نے 82 ایم ایم میزائیل کا نشانہ بنا کر امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا......ہیلی کاپٹر میں سوار عملہ سمیت 14 فوجی ہلاک

افغانستان......ایک دن میں ۳۰ فدائی حملے

کاشف علی الخیری

امریکہ اور نیٹو کے عسکری ذرائع کی طرف سے ۱۵ اپریل کو کابل سمیت چار افغان صوبوں میں مجاہدین کی طرف سے کی جانے والی کارروائیوں کو گزشتہ گیارہ سالہ تاریخ کی سب سے بڑی کارروائیاں تسلیم کیا جارہا ہے۔ ۲۴ گھنٹوں پر محیط ان کامیاب ترین عملیات کے نتیجے میں کرزئی نے بھی چیختے ہوئے اپنے آقاؤں کی ناکامی کا اعلان کیا کہ ''نیٹو ناکام ہو چکا ہے، افغانستان میں کئی اہم عمارتوں پر ہونے والے طالبان کے حملے اور کئی گھنٹے تک کارروائیوں کا جاری رہنا افغان سیکورٹی فورسز، نیٹو اور انٹیلی جنس کی ناکامی ہے''۔ امریکہ، روس، جرمنی، ترکی اور برطانیہ کے سفارت خانوں سمیت نیٹو ہیڈ کوارٹر اور پارلیمنٹ کی عمارات فدائی طالبان کے نشانے پر رہیں۔ جب کہ کابل میں نوتعمیر شدہ 'کابل سٹار ہوٹل' جو کہ صلیبیوں سفارت کاروں اور اعلیٰ حکام کا اہم ٹھکانہ مانا جاتا ہے' مجاہدین نے اس ہوٹل میں گھس کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجائی اور اسے نذرِ آتش کر دیا۔ طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے برطانوی نیوز ایجنسی 'رائٹرز' کو بیان دیتے ہوئے مختصر الفاظ میں ان کارروائیوں اور مستقبل میں پیش آمدہ حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ حملے موسم گرما میں ہونے والی طالبان کی کارروائیوں کا آغاز ہیں جن کی کئی ماہ پہلے تیاری کی گئی ہے، کابل انتظامیہ اور اتحادی افواج نے کچھ عرصہ قبل یہ بیان دیا تھا کہ طالبان موسم گرما میں مسلح کارروائیاں کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ اور آج ہم نے حملے کر کے موسم گرما کی کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے''۔

۱۸ اپریل کو برسلز میں ہونے والے نیٹو ممالک کے وزرائے خارجہ و دفاع کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا کہ ''افغانستان میں طالبان حملوں میں بتدریج کمی آرہی ہے، افغانستان میں طالبان کمزور اور مقامی فورسز قوت پکڑ رہی ہیں''۔ جب کہ اس سے صرف دو دن قبل ۱۶ اپریل کو کابل عملیات کے بعد اُس نے اعتراف کیا تھا کہ ''ان حملوں سے پتہ چلتا ہے کہ طالبان کی قوت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا''۔ اسے کہتے ہیں اللہ کی مار! کوئی پوچھے کہ دنیا بھر میں اپنی 'ذہانت اور ٹیکنالوجی' کی دھاک بٹھانے والوں کے ہاتھ ایسی کونسی جادو کی چھڑی آئی ہے کہ جس کی بدولت محض دو دن میں طالبان کو 'کمزور' کر دیا گیا اور طالبان کے ہاتھوں افغانستان بھر میں بننے والی اپنی درگت کے باوجود ''طالبان حملوں میں بتدریج کمی آرہی ہے'' کی شیخی بھگاری جائے......

مجاہدین کے ذرائع کے مطابق ۱۵ اپریل کو دوپہر دو بجے کے لگ بھگ مجاہدین نے کابل پر تین اطراف سے حملہ کیا۔ اس عملیہ میں ۱۳ فدائی مجاہدین نے حصّہ لیا۔ یہ کارروائی اس طرح ترتیب دی گئی کہ مجاہدین کے ۳ دستوں نے پارلیمنٹ کے قریبی علاقوں، شیر پور اور پل چرخی کے علاقے سے ان حملوں کا آغاز کیا۔ فدائی مجاہدین نے بیک وقت صلیبی ممالک کے سفارت خانوں، صدارتی محل، دارالامان، پارلیمنٹ ہاؤس، ایساف کمانڈنگ سینٹر اور دیگر اہم اہداف کو نشانہ بنایا اور شدید جھڑپوں کا سلسلہ شروع ہوا، اس دوران تین گاڑیوں کو ریموٹ کنٹرول بموں سے اڑا دیا گیا۔ چوبیس گھنٹے تک جاری رہنے والی اس عملیہ میں ۹۳ صلیبی اور افغان فوجی، پولیس اہل کار اور ملکی و غیر ملکی اعلیٰ حکام ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے نیز بھاری ہتھیاروں کی حملے سے دشمن کے مراکز کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

اسی روز انجام پانے والا دوسرا کامیاب فدائی حملہ صوبہ ننگر ہار میں کیا گیا۔ صوبہ ننگر ہار میں دو اہداف صلیبی فوجی مرکز پی، آر، ٹی (یاد رہے کہ اسی عمارت میں سی آئی اے کا مشرقی افغانستان کے لیے ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے اور تعمیر نو کے بہانے یہاں سے جاسوسی ہوتی ہے) اور ایئر پورٹ پر امارت کے 8 فدائین نے حملہ کیا- پانچ فدائین پر مشتمل مجموعہ نے پی آر ٹی کو نشانہ بنایا جن میں سے امیر حمزہ شہید نے سب سے پہلے بارودی گاڑی کے ذریعے استشہادی حملہ کیا اس کے بعد باقی چار فدائی مرکز میں داخل ہوگئے اور صلیبی فوجیوں پر فدائی حملے کیے۔ چار گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں پی، آر، ٹی کے ۲۵ صلیبی، افغان فوجی اور انٹیلی جنس اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے، اسی طرح ۳ فدائین پر مشتمل مجموعہ نے ایئر پورٹ پر حملہ کیا۔ اس عملیہ میں بھی ۲۷ صلیبی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ طالبان نے پہلے پی آر ٹی کو ہدف بنایا بعد ازاں ایئر پورٹ پر فدائی کارروائی کی۔ اس کے پیچھے یہ حکمت کارفرما تھی کہ چونکہ پی آر ٹی کی عمارت میں سی آئی اے ایجنٹ بڑی تعداد میں موجود ہیں اور امریکی فوج اُن کی مدد کے لیے آسکتی ہے لہٰذا جلال آباد ایئر پورٹ پر بھی فدائی کارروائی کی گئی تاکہ سی آئی اے ایجنٹوں کی مدد کے لیے امریکی فوج نہ پہنچ سکے، مجاہدین کی یہ حکمت عملی کامیاب رہی۔

۱۵ اپریل کو ہی تیسری بڑی فدائی کارروائی صوبہ پکتیا میں کی گئی۔ صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر میں تین فدائین نے دشمن کے اہم مراکز پر حملہ کیا، جو رات گئے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں ۳۰ افغان فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

2 اپریل: صوبہ نیمروز.........ضلع دلارام.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ.........9 سپلائی اور 3 سیکورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ.........16 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی

اس روز کیا جانے والا چوتھا فدائی آپریشن صوبہ لوگر میں کیا گیا۔ صوبہ لوگر میں چھ ۶ فدائین نے صوبائی صدر مقام پل عالم شہر میں دشمن کے خلاف استشہادی حملوں کا آغاز کیا۔ ان حملوں میں ۱۶ امریکیوں سمیت ۲۹ افغان فوجی، پولیس اور انٹیلی جنس اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

جس دن کابل شہر پر طالبان مجاہدین کے فدائی جاں بازوں کا قبضہ تھا، اُسی دن پاکستانی پارلیمنٹ میں موجود خواتین کا ایک تین رکنی گروپ بھی افغانستان کے دورے پر تھا۔ یہ پاکستانی خواتین افغان خواتین پارلیمنٹیر ینز سے ملاقات کے لیے اس سے ایک روز قبل کابل پہنچی تھیں۔ فدائی حملوں کے دوران میں یہ گروپ پاکستانی سفارت خانے میں مکمل طور پر محصور رہا۔ ۱۶ اپریل کو یہ خواتین ''جان بچی سو لاکھوں پائے'' کی مالا جپتے ہوئے اسلام آباد پہنچی تو اُنہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ ''کابل پر عملی طور پر طالبان کا کنٹرول ہے اور طالبان جب چاہیں حکومت کو مفلوج کر دیتے ہیں''۔

پاکستان کے جمہوری نظام سے وابستہ یہ خواتین تو گواہی دے رہی ہیں کہ کابل میں عملی طور پر طالبان ہی کی حکومت ہے لیکن کور دماغ اور کاسئہ سر میں بھوسہ لیے ہوئے فوجی جنتا اور سول حکومت آنکھیں موندے ہوئے ہے۔ پاکستان کے فوجی جرنیلوں اور اُن کی پشت پناہی میں عوام پر مسلط جمہوری حکومت کے کرتا دھرتاؤں کی عقل واقعتاً گھاس چرنے جا چکی ہے جو وہ مستقبل قریب میں اپنے ہمسائے میں امارت اسلامیہ کے قیام کو دیکھ نہیں پا رہے۔ اصل میں اسے ان کی کم عقلی سے بھی تعبیر کرنا ٹھیک ہے لیکن فی الحقیقت تو یہ شریعت اور نظامِ شریعت کی دشمنی ہی ہے جو ان کے باطن میں بھری ہوئی ہے اور جو کسی بھی طرح اِنہیں مجاہدین کی فتوحات ہضم ہونے نہیں دے رہی۔ آئی ایس آئی کا حال ہی میں سابق ہونے والا ڈی جی شجاع پاشا بھی اسی تگ و دو میں گھر سدھار گیا کہ کسی بھی طرح طالبان کی راہ کھوٹی کی جا سکے۔ اب کور کمانڈر پشاور عندیہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ''افغانستان میں طالبان کی فتح پاکستان کے لیے خطرناک ہوگی، طالبان کی کسی بھی قسم کی فتح پاکستان میں تحریک طالبان میں جان ڈال دے گی، اتحادی فوج کو چاہیے کہ وہ انخلا سے طالبان کی فتح کا تاثر ہرگز نہ دیں''۔ جب کہ شیطان ملک ۱۷ اپریل کو طالبان کو مشترکہ دشمن قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ''طالبان ہمارے مشترکہ دشمن ہیں ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے عالمی برادری کو حکمت عملی مرتب کرنا ہوگی''۔

پاکستان میں رائج طاغوتی نظام کے یہ محافظین اگر اُن فاقہ مستوں کے مقابل آنا چاہتے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے پوری دنیا کے متحدہ کفر کی ٹیکنالوجی سے لیس افواج کو ''کھایا ہوا بھُس'' بنا دیا ہے تو یہ اپنا شوق پورا کر لیں۔ اللہ کے جن بندوں کے آگے دجال کے تمام لشکر پانی بھرتے نظر آتے ہیں اُن کا سامنا کرنے کا شوق اگر ان مرتدین کو چرایا ہے تو یاد رہے کہ یہی اہل ایمان کا وہ گروہ ہے جو اس طاغوتی نظام کے محافظوں کی گردنیں توڑے گا اور امت کے ساتھ ان کے غدر اور خیانت کی انہیں قرار واقعی سزا دے گا، ان شاء اللہ۔

۲۸ مارچ کو امریکی اخبار نیویارک ٹائمز اور اطالوی جریدے ''باربروسہ'' نے اپنی رپورٹوں میں کہا کہ افغان وزارت دفاع کی عمارت سے درجن بھر فدائی جیکٹس برآمد کر لی گئی ہیں اور کئی ایک افغان اہل کار کو بھی حراست میں لیا گیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق طالبان نے وسیع پیمانے پر کارروائی کے لیے منظّم منصوبہ بندی کی تھی۔ ابھی کفار کے ''اعلیٰ دماغ'' اس خبر کے خوف سے باہر نہیں آئے تھے کہ طالبان مجاہدین نے دو ہفتوں بعد ہی اوپر تلے ۳۰ فدائی کارروائیاں کر کے اُن کے تمام تر حفاظتی اقدامات اور ''طالبان کے منصوبوں کو ناکام بنا دیا'' کے دعووں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔

امریکی اخبار لاس اینجلس ٹائمز نے اپنی ۱۶ اپریل کی اشاعت میں لکھا کہ ''طالبان کے حملوں کو امریکی و اتحادی افواج کی بے عزتی کے مترادف سمجھا جا رہا ہے کیونکہ امریکہ اور اتحادی افواج کی جانب سے دعوے کیے جا رہے تھے کہ طالبان کا آپریشنل ونگ کمزور ہو چکا ہے اور طالبان کی جانب سے موسم گرما کے حملوں کا کوئی امکان نہیں۔ لیکن طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے افغانستان میں امریکی اور اتحادی افواج کے کمانڈر جان ایلن کی جانب سے طالبان کی کمزوری کے دعوے کو یہ کہہ کر ہوا میں اڑا دیا کہ طالبان کی جانب سے کابل، پکتیا، لوگر اور گردیز میں کیے جانے والے حملے موسم گرما کی کارروائیوں کا آغاز ہیں''۔ لاس اینجلس ٹائمز نے مزید لکھا کہ ''اتحادی افواج، طالبان کے حملوں کی چاہے کتنی توجیہہ پیش کریں لیکن سچ یہی ہے کہ طالبان کے حملے امریکی، اتحادی اور افغان افواج اور سیکورٹی فورسز کی کھلی توہین ہیں۔ جو اتحادی افواج اپنے انتہائی حساس علاقوں کا تحفظ نہ کر سکیں وہ کس طرح پورے افغانستان کا تحفظ کر پائیں گی؟'' بھارتی آن لائن جریدے 'ڈیلی نیوز اینڈ اینالائز' نے تسلیم کیا کہ ''اتوار کا دن 'طالبان کا دن' تھا''۔ ترک جریدے 'حریت ڈیلی' کا کہنا ہے کہ ''طالبان کا حملہ اس قدر منظّم اور اچانک تھا کہ کابل کی انتظامیہ، سیکورٹی فورسز اور اتحادی افواج بھی پریشان ہو گئیں۔ طالبان کی جانب سے جب یکے بعد دیگرے امریکی، جرمن، روسی اور برطانوی سفارت خانوں کو نشانہ بنایا گیا تو ایسی اطلاعات پر امریکی اعلیٰ قیادت بھی بدحواس ہو گئی اور اگلے ہی لمحوں میں ہاٹ لائنوں کی مدد سے امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے کابل میں سفارت خانے میں موجود امریکی سفیر ریان سی کروکر کی خیریت معلوم کی تو اُسے پتا چلا کہ سیکورٹی تناظر میں تمام سفارت خانوں کو مقفل کر دیا گیا تھا اور تمام افراد کو سیکورٹی نکتہ نگاہ سے اندر موجود تہہ خانوں میں پہنچنے کے احکامات دے دیے گئے تھے کیونکہ طالبان سفارت خانوں پر راکٹ بم اور گولیاں برسا رہے تھے''۔

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

2 اپریل: صوبہ ننگرہار......... ضلع حسکہ مینہ......... ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ......... افغان نیشنل آرمی کی گاڑی تباہ......... 8 فوجی اہل کار ہلاک .... جن میں 3 اعلیٰ افسران بھی شامل ہیں

''کلیئرنگ مشن''اور''محافظ فرشتے''......نیٹو کے بجھتے چراغوں کی آخری لَو

سیدعمیرسلیمان

آخری ھچکی:

افغانستان میں صلیبی اتحاد نیٹو نے اپنے آخری اور سب سے بڑے فوجی آپریشن کا اعلان کردیا ہے۔چند روز قبل افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ جان ایلن نے اشارہ کیا تھا کہ یہ موسم گرما بہت مصروف گزرے گا۔اس کے کچھ روز بعد ہی امریکی حکام کی طرف سے آخری بڑے آپریشن کا اعلان کردیا گیا۔یہ آپریشن اپریل کے آخری ہفتے میں شروع ہوگا اور اکتوبر تک جاری رہے گا۔اس آپریشن کو''کلیئرنگ مشن'' کا نام دیا گیا ہے۔جس کے تحت ترتیب وار افغانستان کا مشرقی حصّہ''دہشت گردوں'' سے پاک کیا جائے گا۔

صلیبی منصوبہ بندی کے مطابق آپریشن کا آغاز صوبہ غزنی کے ضلع انڈار سے کیا جائے گا۔انڈار دفاعی لحاظ سے بہت اہمیّت کا حامل ہے اور غزنی اور کابل کے دفاع کے اعتبار سے اس کی خصوصی اہمیّت ہے۔اسی لیے صلیبی افواج نے آپریشن کا آغاز انڈار سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس مقصد کے لیے 82rd Airborne Division کے 1st بریگیڈ کو وہاں پہنچا دیا گیا ہے اور آپریشن کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔منصوبے کے مطابق غزنی کو''دہشت گردوں'' سے پاک کرنے کے بعد اتحادی افواج پکتیا اور پکتیکا کا رخ کریں گی اور اسی طرح بتدریج چھ ماہ میں پورے مشرقی افغانستان سے طالبان کا صفایا کرنے کا خواب دیکھا گیا ہے۔

امریکہ کی جانب سے آپریشن کے موقع پر بھی ویسے ہی بلند و بانگ قسم کے دعوے کیے جارہے ہیں جیسے اس سے قبل کے تمام ناکام آپریشنز کے بارے میں کیے گئے تھے۔آپریشن''ایناکونڈا''،پھر''خنجر''،اس کے بعد''پینتھر زکلاز'' اور آپریشن مرجاہ میں ہونے والی مکمل ناکامیوں کے باعث اس بار خود مغربی میڈیا بھی اس آپریشن کو زیادہ اہمیّت دینے کو تیار نہیں اور مغربی تجزیہ نگاروں کے مطابق بھی اس آپریشن کی حیثیت آخری ہچکی سے زیادہ کچھ نہیں۔

صلیبی اور افغان فوجیوں میں بداعتمادی:

بگرام ایئربیس پر امریکی فوجیوں کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے بعد افغان فوجیوں میں امریکیوں کے خلاف شدید غصہ پایا جاتا ہے۔اور اس واقعے نے افغان اور صلیبی فوجوں کے درمیان اعتماد بالکل ختم کردیا ہے۔امریکی جریدے'نیویارک ڈیلی' کے مطابق افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبی فوجیوں کی ہلاکت کے بھی متعدد واقعات ہوچکے ہیں اور خود امریکی حکام کے مطابق کفار کی اس شرم ناک حرکت کے بعد ہلاک ہونے والا ہر چار میں سے ایک امریکی فوجی افغان اہل کاروں کے ہاتھوں مارا گیا۔

صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں ۲۶ مارچ کو اسی طرح کے ایک واقعے میں ایک افغان فوجی نے ۲ برطانوی فوجی مار ڈالے۔تفصیلات کے مطابق افغان فوجی برطانوی فوجیوں کے بالکل قریب آ گیا اور گولیاں مار کر انہیں ہلاک کردیا۔جوابی فائرنگ میں وہ خود بھی شہید ہوگیا۔۲۶ مارچ کو ہی صوبہ ننگرہار میں افغان پولیس اہل کار نے نیٹو کی چوکی پر حملہ کرکے ایک امریکی فوجی کو ہلاک کردیا اور فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

محافظ فرشتے:

افغان اہل کاروں کے ہاتھوں ہلاکتوں کے بعد امریکی فوج کے سربراہ جان ایلن نے امریکی فوجیوں کو افغان فوجیوں اور پولیس اہل کاروں سے بچانے کے لیے ایک سپیشل فورس تعینات کی ہے جسے' گارڈین اینجلز'یعنی'محافظ فرشتوں' کا نام دیا گیا ہے۔ان ''محافظ فرشتوں'' کا کام چوبیس گھنٹے امریکی فوجیوں کی حفاظت کرنا ہے۔یہ فوجی ہر وقت دوسرے فوجیوں کی حفاظت پر مامور ہوں گے۔جس وقت فوجی سو رہے ہوں گے اس وقت بھی گارڈین اینجلز کی ٹیم ان کی حفاظت کے لیے جاگ رہی ہوگی۔افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد صلیبیوں کے خوف کا یہ عالم ہے کہ امریکی حکام اور فوجی افغان فوجیوں کے قریب جانے کو تیار نہیں۔حتیٰ کہ امریکی افسران افغان فوج کے افسران سے بھی فاصلہ رکھتے ہیں۔افغان اہل کاروں سے محفوظ رہنے کے لیے امریکی حکام مسلسل اقدامات کررہے ہیں۔انہی اقدامات میں یہ گارڈین اینجلز بھی شامل ہیں۔اس کے علاوہ امریکی اور دیگر غیر ملکی حکام کو الگ محفوظ کمرے بھی دیے گئے ہیں جن میں سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ بعض مقامات پر فوجیوں سے اسلحہ لے لیا جاتا تھا مگر اب امریکی فوجی اس سے مستثنیٰ ہیں،امریکی فوجی ہر وقت اسلحہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔دوسری طرف افغان حکومت نے بھی ایسے واقعات سے بچنے کے لیے افغان فوج اور پولیس کے اندر جاسوسی کا نیٹ ورک قائم کیا ہے تاکہ''خفیہ عزائم'' رکھنے والے اہل کاروں کی بروقت نشان دہی کی جاسکے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب اقدامات صلیبی فوجیوں کو افغان اہل کاروں سے بچاسکیں گے یا افغان اہل کاروں کا اگلا نشانہ یہ''محافظ فرشتے''ہی بنیں گے۔

امریکی فوجیوں میں خود کشی کا بڑھتا ہوا رجحان:

امریکہ کی جانب سے فوجیوں کی ذہنی اور نفسیاتی صحت کے لیے کروڑوں ڈالر

3 اپریل:صوبہ ہلمند............ضلع گرِیشک............پولیس چیک پوسٹ پر حملہ............کمانڈر سمیت 10 پولیس اہل کار ہلاک

صرف کرنے کے باوجود ایک مسئلہ جوں کا توں کھڑا ہے اور وہ ہے امریکی فوجیوں میں خودکشی کا رجحان۔امریکی فوجیوں میں خودکشی کا رجحان مسلسل بڑھ رہا ہے۔ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق امریکی فوجیوں میں خودکشی کی شرح اس وقت عراق جنگ کے مقابلے میں ۸۰ فی صد زیادہ ہے۔افغان جنگ میں شروع سے لے کر اب تک اگر امریکی فوجیوں کی خودکشی کی شرح پر ایک نظر ڈالی جائے تو اس میں مسلسل اضافہ ہی نظر آتا ہے۔

۲۰۰۰ء میں ۱۶۶ امریکی فوجیوں نے خودکشی کی، ۲۰۰۱ء میں ۷۰، ۲۰۰۲ء میں ۶۸، ۲۰۰۳ء میں ۷۰، ۲۰۰۴ء میں ۴۷، ۲۰۰۵ء میں ۶۵، ۲۰۰۶ء میں ۶۳، ۲۰۰۷ء میں ۴۳، ۲۰۰۸ء میں ۱۲۲، ۲۰۰۹ء میں ۱۶۲، ۲۰۱۰ء میں ۱۵۹ جب کہ ۲۰۱۱ء میں ۱۶۴ امریکی فوجیوں نے خودکشی کی۔

خودکشی کی کوشش میں ناکام ہونے والے اور اپنے بیوی بچوں کو قتل کرنے والے فوجیوں کی تعداد ان اعداد وشمار میں شامل نہیں۔امریکہ نے اس مسئلے کے لیے کبھی سروے کروائے اور کبھی سپیشل ٹیم تیار کی جو فوجیوں کی نفسیاتی حالت پر نہ صرف نظر رکھے گی بلکہ ان کی نفسیاتی صحت کر بہتر بنانے کے لیے اقدامات بھی کرے گی۔مگر ان تمام کوششوں کے باوجود خودکشی کا گراف بلندی کی طرف جا رہا ہے۔افغانستان میں امریکی فوجی ہر وقت خوف اور پریشانی کی حالت میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ وہ نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں اور مادر پدر آزاد ہونے کی وجہ سے اُنہیں کوئی سہارا دینے والا بھی نہیں ہوتا۔جب نیند آور گولیاں بھی اپنا اثر دکھانا ختم کر دیتی ہیں تو ایسے فوجی کے پاس آخری حل خودکشی ہی ہوتا ہے۔ایسا فوجی یا تو اکیلے خودکشی کر لیتا ہے یا پھر اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کو بھی ساتھ لے کر مرتا ہے۔

مجاهدین کی کارروائیاں:

۲۶ مارچ کو صوبہ ارزگان کے ضلع چورہ میں ایک فدائی حملے میں ۱۸ صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔درجنوں ایساف اہل کار کھانے پر ایک افسر کے ہاں مدعو تھے جب وہ کھانا کھا کر باہر نکلے تو فدائی مجاہد نے ان کے درمیان جا کر دھماکہ کر دیا جس سے ۱۸ صلیبی فوجی مردار ہوئے جن میں ایک کیپٹن بھی شامل ہے۔طالبان مجاہدین نے اس حملے کو قندھار کے شہدا کا بدلہ قرار دیا، حملے میں متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۲۶ مارچ کو صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں مجاہدین نے امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔امریکی فوجی ایک گاؤں میں اتر رہے تھے جب مجاہدین نے چنیوک ہیلی کاپٹر پر راکٹ سے حملہ کیا۔چنیوک ہیلی کاپٹر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور ۳۰ امریکی فوجی مردار ہوئے۔

۳۰ مارچ کو ہلمند میں مجاہدین نے امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔

یکم اپریل کو صوبہ غزنی کے ضلع انڈار میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا جس میں سوار ۱۴ امریکی فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔

۴ اپریل کو صوبہ فاریاب میں صلیبی اور افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر ایک مجاہد کے فدائی حملے میں ۱۰ صلیبی جب کہ ۱۲ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

۶ اپریل کو صوبہ بغلان میں امریکی ہیلی کاپٹر پر مجاہدین نے حملہ کر کے اُسے مار گرایا، ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

۱۰ اپریل کو صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں ڈسٹرکٹ پولیس ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین نے حملہ کیا۔۴ فدائی مجاہدین پولیس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوگئے اور وہاں موجود پولیس اہل کاروں پر حملہ کر دیا۔کافی دیر لڑائی جاری رہنے کے بعد دشمن نے کمک منگوالی۔جب باہر سے امدادی اہل کار اندر پہنچے تو ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی سے ان پر حملہ کیا، جس سے متعدد پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔کئی گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی کے اختتام پر چاروں فدائی مجاہد شہید ہوئے جب کہ ۲۱ پولیس اہل کار جن میں ڈسٹرکٹ پولیس چیف بھی شامل تھا مارے گئے، اس کے علاوہ ۱۹ پولیس اہل کار زخمی بھی ہوئے۔

۱۳ اپریل کو خوست میں ضلع زازئی میدان میں مجاہدین نے ایک نیٹو ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار ۲۳ صلیبی فوجی مردار ہوئے۔

۱۳ اپریل صوبہ نورستان کے ضلع کامدیش میں امریکی فوج نے ایک گاؤں میں چھاپہ مارا۔امریکی فوج کی کارروائی کے دوران میں وہاں پر موجود مجاہدین نے امریکی فوجیوں پر حملہ کر دیا۔اس غیر متوقع حملے کے نتیجے میں متعدد امریکی فوجی ہلاک ہوگئے جس کے بعد دونوں اطراف سے مسلسل لڑائی شروع ہوگئی۔کئی گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی کے نتیجے میں ۳۰ صلیبی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے جب کہ بعد میں صلیبی طیاروں کی بم باری سے ۸ مجاہدین اور ۸ شہری شہید ہوگئے۔

۱۶ اپریل کو کابل، لوگر، ننگرہار اور پکتیا میں کیے جانے والے فدائی حملوں میں ۲۲۰ نیٹو اور افغان فوجی ہلاک ہوئے جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰ اپریل کو ہلمند کے ضلع گرمسر میں پولیس چیک پوسٹ پر فدائی حملے میں ۱۳ پولیس اہل کار ہلاک جب کہ ۱۱ زخمی ہوئے۔

آسٹریلیا کا قبل از وقت انخلا:

آسٹریلیا نے افغانستان سے قبل از وقت فوجیوں نکالنے کا اعلان کر دیا ہے آسٹریلیا نے پہلے ۲۰۱۴ء میں فوج واپس بلانے کا اعلان کیا تھا مگر آسٹریلوی وزیراعظم جولیا گیلارڈ کے حالیہ بیان کے مطابق آسٹریلوی فوج کا ۲۰۱۳ء میں ہی مکمل انخلا کا منصوبہ اگلے ماہ ہونے والی شکاگو کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

3 اپریل: صوبہ ہلمند.........ضلع واشیر.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ سیکورٹی فورسز کی تین سرف گاڑیاں تباہ.........3 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 4 زخمی

فتوحات طالبان

کنڑ اور لغمان کی فتح:

ننگرہار کی فتح کے بعد طالبان کے دو لشکروں کی تشکیل ہوئی۔ایک کی صوبہ کنڑ کی طرف اور دوسری لغمان کی طرف۔ان علاقوں میں دشمن نے مزاحمت کی کوشش کی مگر ان کی ہمت جواب دے چکی تھی، وہ طالبان کے سامنے نہ ٹھہر سکے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے یہ دونوں صوبے فتح ہوگئے۔جب یہ علاقے فتح ہوگئے تو طالبان ضلع دولت شنگ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں ایک مجاہد جو امریکہ کا رہنے والا تھا شہید ہوا۔صوبہ لغمان میں کچھ مخالفین کی طرف سے پہاڑوں سے کچھ نہ کچھ حملے ہوتے رہے پھر تھوڑے دن بعد امن قائم ہوگیا۔

طالبان کی احمد شاہ مسعود سے جنگ:

چہار آسیاب میں ہر طرف سخت جنگ چھڑ گئی، دونوں طرف سے ایک دوسرے کو پسپا کرنے کے لیے زور لگایا جارہا تھا۔کبھی طالبان زور آور حملہ کرتے اور کبھی دشمن پیش قدمی کرتا۔احمد شاہ مسعود اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ میدان جنگ میں اتر آیا اور اس نے تمام شمال کے علاقوں سے افواج طلب کرلیں بلکہ بیرونی ممالک سے بھی مدد (ایران اور تاجکستان سے کلاب کے راستے) مانگی۔طالبان کی طرف سے ملا رحمت اللہ، ملا مشر اخند اور ملا محمد ربانی اخند قیادت کررہے تھے۔اس کے علاوہ بڑے بڑے کمانڈر محاذ پر موجود تھے۔

طالبان نے احمد شاہ مسعود کا پنج شیر تک پیچھا کیا مگر وہ جنگ میں بہت ماہر اور چالاک تھا۔اس نے سڑک چھوڑ کر پہاڑوں کے دروں میں اپنی فوج کو چھپا دیا۔طالبان نے درہ سالنگ اور درہ پنج شیر پہنچ کر مورچہ بندی کرلی۔ایک دن ملا عبدالمنان حنفی شہید نے چند ساتھیوں کے ہمراہ جبل السراج کا قصد کیا اور ایک گاڑی میں درہ سالنگ کی طرف روانہ ہوئے۔شہر کے قریب پہنچے تو گاڑی پر فائرنگ شروع ہوگئی۔انہوں نے گاڑی کو ایک پہاڑی کے ساتھ کھڑا کیا اور پیدل آگے بڑھنے لگے۔جب کہ دشمن کی طرف سے گولہ باری اور تیز ہوگئی، اسی اثنا میں حاجی ملا عبید اللہ اخند، ملا دوست محمد اخند، حاجی ملا عبدالرزاق اخند بھی درہ سالنگ پہنچ گئے۔وہاں قریب ہی ایک مسجد تھی جس میں طالبان کی رہائش گاہ تھی۔احمد شاہ مسعود کی طرف سے رات کے وقت اس مسجد پر حملہ کیا گیا۔اور مسجد کو آگ لگا دی۔مسجد میں موجود تمام طالبان شہید ہوگئے اور اُن کی لاشیں آگ میں جل گئیں۔جب طالبان کو اس سانحہ کی اطلاع ملی تو مجاہدین کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی دشمن وہاں سے نکل چکا تھا۔جبل السراج شہر کی حالت بھی بہت خراب تھی اور طالبان پر گوریلا حملے کیے جارہے تھے۔دشمن چھوٹے چھوٹے گروپوں میں طالبان پر حملہ کرتا اور حملے کے بعد غائب ہوجاتا۔اس وقت طالبان کو بہت ہی پریشانی کا سامنا تھا۔آخر یہ فیصلہ ہوا کہ گھر گھر تلاشی شروع کی جائے۔جب تلاشی شروع کی تو معلوم ہوا کہ دشمن نے مکمل تیاری کی ہوئی تھی اور گھروں میں زیر زمین سرنگیں بنائی ہوئی تھیں۔اسی دوران میں ملا عبدالمنان حنفیؒ نے چند ساتھیوں کی تشکیل جبل السراج سے پل ماٹک کی طرف کردی۔یہ طالبان پل ماٹک پہنچ کر سڑک پر موجود تھے کہ اُنہوں نے دیکھا کہ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر دوسرے علاقوں کی طرف جارہے ہیں۔

خواتین، بچے اور بوڑھے گھروں سے نکل کر بھاگ رہے ہیں۔اتنے میں مولوی عبدالمنان حنفیؒ نے وہاں موجود ساتھیوں سے کہا کہ وہ کابل کی طرف نکل جائیں اور بے حد احتیاط برتیں کیونکہ ہر جگہ حملے شروع ہوگئے ہیں اور میں جبل السراج جارہا ہوں وہاں ساتھی بہت مشکل حالات میں ہیں، دشمن نے جگہ جگہ راستے کاٹ دیے ہیں لیکن پھر بھی کوشش کروں گا کہ تمام ساتھیوں کو خیریت سے نکال لوں کیونکہ اب وہاں رہنا ناممکن ہے۔

کابل روانہ ہونے والے ساتھیوں میں ملا حاجی خالق داد بھی تھے۔جب یہ قرہ باغ پہنچے تو بہت سے مسلح لوگ سڑکوں پر گھوم رہے تھے اور وہ طالبان بالکل نہیں دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان کے چہروں پر نہ تو داڑھی تھی اور نہ سروں پر کالی پگڑی۔یہ دیکھ کر تمام ساتھی پریشان ہوئے کہ یہاں پر دشمن کا قبضہ ہوگیا ہے، اسی دوران میں ملا خالق داد اخند نے کہا کہ دشمن کے ہاتھوں گرفتار بالکل نہیں ہونا بلکہ آخری دم تک مقابلہ کرنا ہے۔جب شہر کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ طالبان موجود ہیں اور بالکل خیریت سے ہیں۔جب طالبان سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ کون ہیں جو سڑکوں پر اسلحہ کے ساتھ گھوم رہے ہیں تو انہوں نے کہ یہ مقامی لوگ ہیں اور اب یہ طالبان کے ساتھ مل گئے ہیں۔وہیں پر موجود قرہ باغ کے ولسوال نے بتایا کہ جس راستے سے طالبان واپس جانا چاہتے ہیں وہ دشمن نے بند کردیا ہے اور یہ علاقہ دشمن کے قبضے میں چلا گیا ہے۔

جبل السراج میں رہ جانے والے ساتھی دشمن سے لڑتے رہے اور ساتھ ساتھ پیچھے ہٹتے رہے۔خیر خانے تک پہنچتے پہنچتے بہت سے ساتھی شہید اور زخمی ہوگئے اور بہت سے دشمن نے گرفتار کرلیے۔بچ جانے والے ساتھی کابل پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

4 اپریل: صوبہ فاریاب.........صدر مقام میمنہ شہر.........امریکی و افغان فوج پر فدائی حملہ.........16 امریکی.........12 افغان فوجی ہلاک.........30 سے زائد زخمی

جہانِ کوئے دوست

مطیع اللہ فانی

اس چھوٹی سی بچی کی اپنے پردے سے محبت دیکھ کر ایسا رشک آیا جس کا بیان ممکن نہیں۔آہ کہ مسلمان عورت اپنا مقام پہچان لے،اور جان لے کہ کتنی عزت اور سکینت اللہ نے پردے میں رکھی ہے۔میں آج تک اس بچی کی شرم وحیا نہیں بھول سکا،اگر چہ اس سے ملے ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔بھلا کیسے بھول سکتا ہوں۔اس دن اس بچی سے میں نے کیا کچھ نہ سیکھا۔کتابوں،تقریروں،تحریروں کے انبار بھی لگ جائیں،تو حیا اور پردے کا وہ سبق اور اثر نہیں دے سکتے،جو اس بچی نے زبان ہلائے بغیر ہماری روحوں تک میں راسخ کر دیا،سبحان اللہ۔ابھی عمر ہی کیا تھی،صرف پانچ سال یا اس سے بھی کچھ کم۔لیکن مقام و مرتبے میں وہ ہم سب سے بڑی تھی۔

وہاں سے اٹھ کر ہم دوبارہ اپنی منزل کی طرف سفر شروع کر چکے تھے۔پھر نجانے کتنا راستہ طے کرلیا یا دنہیں،کہ اچانک امیر صاحب نے اعلان کیا:ٹھیک پندرہ منٹ بعد مرکز ہمیں نظر آنے لگے گا،جب کہ وہاں تک پہنچنے میں مزید بیس منٹ درکار ہوں گے۔یہ سن کے ہمارے قدم مزید تیز ہو گئے۔منزل جوں جوں قریب آتی جا رہی تھی تھکاوٹ کا نام ونشان تک مٹتا جا رہا تھا،اور آتشِ شوق مزید بھڑکتی جا رہی تھی۔میرے دل میں مختلف قسم کے تصورات قائم ہو رہے تھے۔نجانے کیسا ہو گا مرکز؟ وہاں موجود مجاہدین کس مزاج کے ہوں گے؟اور وہاں کے امیر صاحب،جن کے بارے میں سنا ہے کہ کافی سخت طبیعت کے مالک ہیں۔پھر سب سے بڑھ کر وہاں کی کارروائیاں،جن کی کشش مجھے یہاں کھینچ لائی تھی،کہ رات دن وہاں دشمن کے خلاف حملے جاری رہتے ہیں،اور مجاہدین کو وہاں آرام کے مواقع بھی کم کم میسر آتے ہیں۔

وہ سامنے جو بڑا سا حویلی نما گھر نظر آرہا ہے،وہ مرکز ہے!امیر صاحب کی پر مسرت آواز سنائی دی۔میرے دل کی دھڑکن مزید تیز ہوگئی،غور سے دیکھنے کی کوشش کی تو آنکھوں میں پانی آ گیا۔جلدی سے چشمہ اتار کر آنکھیں صاف کیں،اور چشمہ بھی صاف کیا۔دوبارہ دیکھنے کی کوشش کی۔دل تھا کہ عجیب بے چینی پہ تلا ہوا تھا،یوں لگا جیسے ہر دھڑکن سے آواز آ رہی ہو......مرکز......مرکز......مرکز......

پھر جب ہم لوگ مرکز پہنچے تو ایک مقامی مجاہد نے ہمارا استقبال کیا اور بڑی ہی گرم جوشی سے کیا۔میں ان کے وقار اور وجاہت سے مرعوب سا ہو گیا۔انہوں نے رسمی سلام دعا کے بعد ہمیں اندر چلنے کو کہا۔اتنے میں ہمارے اپنے مجموعے کے ساتھی بھی ہمارے استقبال کو آن پہنچے۔اس محل نما مرکز میں ہم 'پنجابی' مہاجرین کا الگ سے ایک حصّہ مقرر تھا۔جیسے ہی ہم اپنے کمرے میں داخل ہوئے ہم سب کو چونکانے کے لیے کئی ساتھی موجود تھے۔ماشاءاللہ،ماشاءاللہ کی آوازیں پورے کمرے گونجنے لگیں۔سب ساتھی بڑے پرتپاک انداز میں مل رہے تھے۔کئی نئے چہرے متعارف ہو رہے تھے،اور کچھ پرانی یادوں اور رفاقت کی نکہت لیے مہک رہے تھے۔ارے فانی بھائی بھی آئے ہیں!زہے نصیب،چشمِ ما روشن دلِ ماشاد!!اچانک ایک جانی پہچانی آواز میری طرف متوجہ ہوئی۔میں نے غور سے دیکھا تو خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ارے ابوعیسیٰ بھائی آپ! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میں نے بڑی مسرت سے ان سے لپٹتے ہوئے پوچھا۔یہ یہاں گدھے ہانکتے ہیں!کسی نے لقمہ دیا،پورا ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔اسی طرح کی خوش گپیوں میں عشاء کا وقت ہو گیا۔مرکز کے قریب ہی مسجد میں ہم نے نماز ادا کی۔بعد از نماز واپس اپنے کمرے میں ہم پہنچ گئے۔مجھے شدید بھوک لگ رہی تھی،لیکن اظہار کرنے سے شرما رہا تھا۔شاید ابوعیسیٰ بھائی نے میری بے چینی بھانپ لی تھی۔بس فانی بھائی تھوڑی دیر میں کھانا لگ جائے گا۔انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔نہیں نہیں میں کوئی اتنا بھی بے چین نہیں ہو رہا کھانے کے لیے۔میں نے جھینپتے ہوئے کہا۔ارے چھوڑیں!مجھے پتہ ہے بھوک آپ کی کمزوری ہے،برداشت نہیں ہو سکتی آپ سے۔ویسے ان کی بات سو فیصد درست تھی،میں اس معاملے میں کچا واقع ہوا تھا۔پھر واقعی تھوڑی دیر میں کھانے کے لیے ایک ساتھی بلانے آ گئے۔بڑے سے صحن میں چٹائی پر ایک دستر خوان لگایا گیا تھا۔کچھ ساتھی جو کہ خدمت پر مامور تھے روٹیاں اور سالن کے کاسے رکھ رہے تھے۔ابھی مقامی مجاہدین سے باقاعدہ تعارف نہ ہوا تھا۔اور ان کے امیر صاحب ابھی تک نظر نہیں آئے تھے۔جن کے رعب اور نظم وضبط کے کافی چرچے تھے۔اپنے ساتھیوں سے معلوم ہوا کہ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں،شاید رات گئے آئیں گے۔

بہر حال کھانا بہت مزے کا تھا۔تازہ تازہ 'شرِنے' (لسی) بھی بہت لذیذ تھی۔کھانے سے فراغت کے بعد چائے کا دور چلا،اور اسی دوران سب سے تعارف حاصل ہوا۔ماشاء اللہ ہر ایک کچھ اس انداز سے ہمیں مخاطب کرتا تھا کہ جیسے برسوں کی پہچان ہو۔اجنبیت کا نام ونشان بھی نہ تھا۔کیسی عجیب بات ہے کہ جس معاشرے میں ہم برسوں رہے،آج ہم اس میں اپنے دین کی وجہ سے اجنبی ہیں۔اور جن کی شکل تک کبھی نہیں دیکھی ہوتی،راہِ جہاد میں پہلی ہی ملاقات کے بعد وہ جان سے پیارا ہو جاتا ہے۔اس کی اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالیٰ کے سچّے جاں نثار ہیں اور اس کے دین پر مر مٹنے والے ہیں،وہ سب ایک کنبے کی مانند ہیں۔چاہے ان کے درمیان میلوں

4اپریل:صوبہ جوز جان..........ضلع درزآب..........مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان میں شدید جھڑپ..........2امریکی ٹینک تباہ..........10فوجی ہلاک اور زخمی

اورملکوں کے فاصلے ہوں، یا پھر سالوں اور صدیوں کے۔ یقیناً یہی وجہ ہے کہ دنیا کسی بھی خطے میں جب کوئی لہو کا قطرہ کسی مومن اور عاشقِ صادق کا گرتا ہے، اور اسی کنبے کے دوسرے فرد تک یہ خبر جانکاہ پہنچتی ہے تو اس کی بھی نیندیں عنقا ہو جاتی ہیں، چین وسکون رخصت ہو جاتا ہے، طبیعت مچل جاتی ہے اور اپنے اس بھائی کی تکلیف رفع کرنے پہ کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی فنا فی اللہ مجاہد اپنے اسلاف کی تاریخ پڑھتا ہے تو محسوس کرتا ہے جیسے وہ بھی اسی قافلے کا بچھڑا ہوا ایک فرد ہے۔ آج بھی جب وہ حضرت حسینؓ وحضرت ابنِ زبیرؓ کی دردناک شہادت کا واقعہ پڑھتا ہے، تو آنسوؤں کی ایک جھڑی سی لگ جاتی ہے۔ دل غم سے ایسے دکھنے اور تڑپنے لگتا ہے جیسے ابھی ابھی یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ یا پھر اسلامی فتوحات کرتے حضرت خالدؓ وحضرت ابنِ ابی وقاصؓ کے کارنامے پردۂ تاریخ پر دیکھتا ہے تو ایسی ہی خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہے، اور اپنے اندر یہی کچھ کرنے کی لگن اور طلب پاتا ہے، جیسے وہ خود اسی زمانے میں موجود ہو اور عینی مشاہدہ کرتا ہو۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ چاہے فاصلہ میلوں، ملکوں کا ہو یا سالوں صدیوں کا، یہ سب ایک ہی کنبے کے افراد ہیں۔ ایک ہی گھر کے رکھوالے ہیں۔ ایک ہی ذات میں فنا ہیں۔ ایک ہی جنت کے متلاشی ہیں۔ ایک ہی تان پہ سب کے دل دھڑکتے ہیں اور ایک ہی غم پر ان کے دل تڑپتے ہیں۔ سو یہ اللہ والے کبھی بھی، کہیں بھی جب یہ ایک دوسرے سے ملیں تو قطعاً ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں ہوتے۔ اور ایک دوسرے کے لیے وہی کشش اور انس محسوس کرتے ہیں جو ایک ہی گھر کے مکینوں میں ہوا کرتی ہے۔

رات کے کھانے اور چائے کے بعد تعارفی نشست تقریباً ایک گھنٹے تک رہی، پھر ہم سب اپنے کمرے میں آگئے۔ تھکن چونکہ شدید تھی اس لیے بغیر محفل جمائے ہی سو گئے۔ ساتھیوں نے بھی ہماری رعایت کرتے ہوئے زیادہ مجبور نہیں کیا۔ صبح فجر میں ابو عیسیٰ بھائی نے اٹھایا تو الحمدللہ ذہنی وجسمانی طور پر تر وتازہ ہو چکا تھا۔ کمرے میں نظر دوڑائی تو سب اپنے اپنے بستروں میں بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ جب غور سے دیکھا تو ان کے ہونٹ ہلکی ہلکی جنبش کر رہے تھے۔ اور آنکھیں کسی خمار میں ڈوبی ڈوبی سی لگ رہی تھیں۔ جیسے رتجگا کیا ہو۔ میں فوراً سمجھ گیا، کہ یہ سب رات کی تنہائیوں میں اپنے رب سے راز ونیاز کر چکے ہیں۔ اور یہ اسی کی لذت ومٹھاس ہے، جو ان کے چہروں پر عیاں ہے۔ فانی بھائی! کیسی طبیعت ہے؟ جسم میں کوئی درد وغیرہ تو نہیں؟ ابوعیسیٰ نے فکرمند لہجے میں پوچھا۔ جی الحمدللہ بالکل ٹھیک ہوں، بھائی آپ مجھے بھی اٹھا دیتے تہجد میں! میں نے شرمندگی سے کہا۔ دراصل ابھی تک باوجود کوشش کے میں تہجد میں نہیں اٹھ پاتا تھا، جب کہ باقی سب ماشاءاللہ رات کے راہب تھے۔ یار فانی بھائی معذرت! آپ اصل میں کافی تھکے ہوئے تھے، اس لیے جگانا مناسب نہیں سمجھا، بس دو تین آوازیں دیں پھر چھوڑ دیا۔ ابوعیسیٰ ماشاءاللہ یہاں ہر دل عزیز تھے، پھر مجھ سے تو عمر میں بھی چھوٹے تھے (عمر میں، نہ کہ ایمان وتقویٰ میں) اس لیے میں بھی ان کو چھوٹے بھائیوں کی طرح ہی چاہتا تھا۔ بہر حال جلدی سے اٹھا اور نماز کی تیاریوں میں مشغول ہو گیا۔ امام صاحب نے خوبصورت آواز میں تلاوت کی۔ نماز سے فراغت کے بعد ہم واپس اپنے کمرے میں آ گئے جہاں امیر صاحب نے درس دینا تھا۔ الحمدللہ محاذوں پر ہوتے ہوئے بھی مجاہدین کی علمی سرگرمیاں بالکل متاثر نہیں ہوتیں۔ مقامی مجاہدین کا درس پشتو زبان میں ان کے امیر صاحب دیتے تھے، جب کہ ہمارا درس الگ سے اردو میں ہمارے امیر صاحب دیتے تھے۔ پھر ظہر کے بعد ایک مشترکہ درس ہوتا تھا، جس میں سب ہی شریک ہوتے تھے۔ اور وہ بڑے امیر صاحب خود دیتے تھے، پشتو اور اردو دونوں زبانوں میں۔ یہ روزانہ کا معمول تھا۔ بڑے امیر صاحب باقاعدہ عالمِ دین تھے، اور صاحبِ افتا بھی تھے۔ پاکستان کی معروف دینی درس گاہوں میں اپنی علمی پیاس بجھا ہی رہے تھے کہ امت کا درد انہیں پہاڑوں کی اس گم نام زندگی میں لے آیا۔ میں نے ابھی تک انہیں دیکھا نہ تھا۔

امیر صاحب! وہ مولانا صاحب آ گئے ہیں کیا؟ درس کے اختتام پر میں نے بڑے امیر صاحب کے بارے میں پوچھا۔ یہاں سب انہیں مولانا صاحب کہتے تھے۔ جی وہ آ گئے ہیں، ہم ابھی چلتے ہیں ان کے پاس۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں ہم ان کے کمرے کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ مولانا صاحب کمرے میں نہیں تھے۔ پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ باہر میدان میں ہیں۔ ہم باہر گئے تو بڑا ہی دلچسپ منظر دیکھا۔ ایک بڑا سا بھورے رنگ کا سرخی مائل گھوڑا اپنی میٹھی آواز میں ہنہنا رہا تھا۔ اور اس کی پیٹھ پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے حامل صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ خوبصورت بال کندھوں تک آ رہے تھے۔ اور جب گھوڑا اچھلتا تو وہ بال ہوا میں یوں لہراتے کہ بس لطف آ جاتا۔ لمبی گھنی داڑھی گندمی چہرے پہ کیسی جچ رہی تھی۔

گھوڑے کے ساتھ عجیب کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ پہلے اس کو ایڑ لگا کے دوڑنے پہ جوش دلاتے، پھر جب وہ دوڑنے کی کوشش کرتا فوراً اس کی لگام کھینچ لیتے، اور اس زور سے کھینچتے کہ گھوڑا اگلی دونوں ٹانگیں اٹھا کر پچھلی ٹانگوں پہ کھڑا ہو جاتا، اور اپنی آواز اتنی بلند کرتا کہ قریبی کہساروں میں دور دور تک گونج اٹھتی۔ یا الٰہی! یہ ماجرا کیا ہے؟ میں حیران تھا کہ 'خود ہی مہمیز کرے خود ہی عناں کھینچتا ہے'۔ امیر صاحب یہ کیا ہو رہا ہے، اور یہ صاحب کون ہیں؟ میں نے حیرانگی سے پوچھا۔ ارے فانی بھائی! یہی تو ہیں مولانا صاحب۔ یہ گھوڑے کو سدھار رہے ہیں۔ گھوڑا ابھی ایسی مستیاں شوق سے کرتا ہے۔ ابھی یہ عمل جاری تھا کہ اچانک مولانا صاحب کی نظر ہم پر پڑی تو وہ رک گئے، اور فوراً گھوڑے سے نیچے اتر آئے۔ اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھتے وہ خود ہی تیز تیز قدم اٹھاتے ہم تک پہنچ گئے۔ سلامِ مسنون کے ساتھ ہی وہ امیر صاحب سے معانقہ کرنے لگے۔ چہرے پر عجیب سی انکساری اور ہلکا سا تبسم تھا۔ باری باری سب سے ملے۔ مجھے بڑے غور سے دیکھ رہے تھے اور مسکرا رہے تھے۔ دراصل میں سب ساتھیوں میں کچھ زیادہ ہی نحیف ونزار تھا، اور

4اپریل: صوبہ کاپیسا............ضلع تگاب.........پارودی سرنگ دھماکہ.........افغان پولیس کی گاڑی تباہ.........۵ پولیس اہل کار ہلاک

بات کرنے کا انداز بھی کچھ دھیما اور نزاکت والا تھا۔ اس لیے یار لوگ بھی مجھے 'ممی ڈیڈی بچہ' کہہ کر چھیڑا کرتے تھے۔ شاید مولانا صاحب بھی یہی سوچ رہے تھے کہ یہ کچھ زیادہ ہی 'ممی ڈیڈی بچہ' آ گیا۔ اور پھر مسکرا بھی اسی لیے رہے تھے کہ کوئی بات نہیں، کچھ ہی دنوں میں ان شاء اللہ سخت جان بن جائے گا۔ ایک تو ان کا علمی مقام و مرتبہ، دوسرا ان کا مجاہدانہ تشخص اور وقار، میں تو اس **بسطة فی العلم والجسم** کی آنکھوں دیکھی تفسیر سے متاثر و مرعوب ہوا جا رہا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہا تھا۔ خیر وہ ہمیں لیے ہوئے اندر آئے اور صحن میں بچھی چٹائی پر بیٹھ گئے۔ ہم سب سے مسکرا مسکرا کر سفر کے احوال، جہادی سرگرمیاں، سرزمینِ ہجرت و جہاد کے تاثرات وغیرہ پوچھنے لگے۔ اسی اثنا میں دستر خوان بچھ گیا اور ناشتہ لگنا شروع ہو گیا۔ مولانا صاحب کے رویے سے قطعاً معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ اتنے بڑے امیر اور ذمہ دار ہیں۔ ماشاء اللہ بڑے ہی خوش مزاج اور زندہ دل واقع ہوئے ہیں۔ ناشتے کے بعد مولانا صاحب اپنے کمرے میں چلے گئے، غالباً یہ ان کے مطالعے کا وقت تھا۔ باقی سب منتشر ہو گئے، اور جو کام جس کے ذمے تھا اس کو سر انجام دینے لگا۔ اور جو فارغ تھا وہ بستر آباد کرنے لگا۔

چلیں یار فانی بھائی! آپ کو مرکز کی سیر کراتا ہوں۔ ابوعیسیٰ بھائی نے کہا۔ ہاں جی چلتے ہیں، میں فوراً تیار ہو گیا۔ ماشاء اللہ کافی بڑا مرکز تھا۔ ایک حصّے میں مویشی وغیرہ بھی تھے۔ ابوعیسیٰ بھائی یہ مویشی کیوں رکھے ہوئے ہیں، کیا فائدہ ہے ان کا؟ اچھا کیا فائدہ ہے ان کا! یہ جو رات کو اور صبح آپ نے چائے اور شربت کے مزے لوٹے ہیں، کیا یہ بازار سے آئے تھے؟ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بات واقعی درست تھی۔ دراصل یہ انتظام دیکھ کر حیران ہونا فطری بات ہے۔ ہم تو یہی سوچا کرتے تھے کہ راہِ جہاد میں بس بے سروسامانی کی حالت میں رہنا پڑتا ہو گا۔ کھانے کو تو کچھ ملتا ہی نہ ہو گا، شاید پتے وغیرہ کھا کر گزر بسر ہوتی ہو گی۔ رہنے کو بھی گھر تو کجا، معلوم نہیں چھت بھی میسر ہوتی ہو گی کہ نہیں وغیرہ وغیرہ۔ وہی زمانۂ قدیم کے جہادی تصورات قائم تھے۔ اور اگر کہیں سے سن لیتے کہ فلاں فلاں جگہ کے مجاہدین کے پاس یہ اور یہ سہولیات ہیں، چاہے وہ کھانے پینے سے متعلّق ہوں یا دیگر ضروریات ہوں تو ذہن فوراً بس ایک ہی بات کی طرف منتقل ہوتا کہ یہ تو امریکی ایجنٹ ہوں گے، یا یہ ایجنسیوں کے مہرے ہیں، اور وہی ایجنسیاں ان کو پال رہی ہیں۔ وگرنہ مجاہدین تو کوئی فقیر قسم کی 'مخلوق' ہوتی ہے۔ استغفر اللہ۔ کند ذہنی کی انتہا دیکھئے کہ اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ساری دنیا کے مالی وسائل و اسباب سے ہٹ کر ایک 'الرازق' بھی تو ہے، جو سارے جہانوں کا پالنہار ہے۔ جو نہ ہی کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو بھولتا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

شاہد شہید رحمہ اللہ

ہو کر شہید شاہد پیغام دے رہا ہے
وہ جنتوں پہ فائز پیغام دے رہا ہے
دینِ متین کی خاطر قربان ہو گیا ہوں
میں رب کی جنتوں کا مہمان ہو گیا ہوں

تھی آرزو یہ میری مٹے عدو کی شاہی
پیارے وطن میں نافذ ہو شریعتِ الٰہی
اس غرض سے اٹھے تھے چند راہِ حق کے راہی
اس غرض سے بنا میں اللہ کا سپاہی

اسلام کے مقابل ٹولہ جو یہ کھڑا ہے
اس سرزمین کے ماتھے پہ داغ بدنما ہے
اپنوں سے بے وفائی اور غیروں سے وفا ہے
ناپاک فوج یارو! طاغوت کی سپاہ ہے

ہر دور میں مسلماں طاغوت سے لڑے ہیں
تاریخ میں ہماری صفحے بھرے پڑے ہیں
دینِ محمد ﷺ کی نصرت میں جو کھڑے ہیں
اُن اہلِ حق کے یارو! رتبے بہت بڑے ہیں

اس دورِ پرفتن میں حق کی جو اک اذاں ہیں
ذلت کے دور میں جو عزت کا اک نشاں ہیں
دینِ محمد ﷺ کی عظمت کے پاسباں ہیں
ہیں راہِ حق کے راہی، یہ لوگ کامراں ہیں

سب دوستو رفیقو! پیغام ہے یہ میرا
ذلت کی گھاٹیوں میں کیوں کر رہے بسیرا
مانا ہے میں نے چھایا ہر سمت ہے اندھیرا
عزم جو کر کے نکلو ہو جائے گا سویرا
دینِ متین کی خاطر قربان ہو گیا ہوں
میں رب کی جنتوں کا مہمان ہو گیا ہوں

5 اپریل: صوبہ قندھار............قندھار شہر............نیٹو سپلائی کانوائے کی پارکنگ میں مجاہدین کے نصب کردہ بم کا دھماکہ............12 آئل ٹینکر تباہ.....متعدد ڈرائیور اور سیکورٹی اہلکار بھی ہلاک و زخمی

تنگی کے ایام کا اجر کبھی بھی راحت کے دنوں جیسا نہیں ہوسکتا

سرزمین جہاد سے اپنے ایک دوست کے نام خط

بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ والصلوۃ والسلام علی نبی الرحمۃ محمد و آلہ و صحبہ و سلم

زبیر حسن کی جانب سے محترم بھائی حافظ مزمل کے لیے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ ایمان کی سلامتی سے رہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے الفاظ کو آپ کے سینے میں ثبت کردے اور اس کے معانی واسرار کو آپ کے لیے کھول دے اور اس کا مقصود آپ کی زندگی کا جز و بن جائے۔ اور یہ کہ اللہ رب العزت حفظِ قرآن کو خود آپ کے حق میں اور امت کے لیے بھی نافع بنادے!

بھائی جان کیسے ہیں؟ تدریس وتحقیق کیسی چل رہی ہے؟ کافی عرصہ قبل آپ کا ایک خط آیا تھا اس کے بعد تو بس امید ہی باقی ہے۔ مصروفیت اتنی تو نہیں ہوسکتی کہ خط ہی نہ لکھ پائیں، خیر ہر شخص اپنے اعذار سے خود ہی بہتر طور واقف ہے اور دوسرا حسنِ ظن کا مکلّف۔ امید ہے کہ اب تک قرآن مجید مکمل حفظ ہو چکا ہوگا۔ ماشاءاللہ بڑی سعادت والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے متفع ہونے کا موقع میسر فرمائے!

کل سے یہاں کا موسم گرمی کی جانب مائل نظر آرہا ہے۔ ان شاءاللہ عنقریب تشکیلات شروع ہوجائیں گی۔ عین ممکن ہے کہ امریکیوں کے خلاف جہاد کا موقع اس سال کے بعد اتنی آسانی سے میسر نہ آئے۔ کیونکہ الحمدللہ امریکہ اس جنگ میں اپنی شکست ذہناً قبول کر چکا ہے اور آثار بتا رہے ہیں کہ عنقریب یہاں سے نکل جائے گا۔ ان شاءاللہ امریکہ کی شکست امتِ مسلمہ کے لیے یسر وفرج، دین کے قیام، شریعت کے نفاذ، مظلوموں اور اسیروں کی گلوخلاصی اور اسلام کی پیش قدمیوں کا باعث بنے گی۔ الحمدللہ صومال، جزیرۃ العرب، مغربِ اسلامی اور خراسان میں مجاہدین کی پیش قدمیاں روز بروز ترقی کررہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اختیار کرنے والوں، اس کے حکم کی تعمیل میں کوشش کرنے والوں اور اجر وثواب میں سابقون الاولون کی اتباع کرنے والوں کے لیے یہ وقت اس لیے زیادہ اہم ہے کہ تنگی کے ایام کا اجر کبھی بھی راحت کے دنوں جیسا نہیں ہوسکتا چاہے عمل مشترک ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام کی تاریخ میں غزوہ بدر ایک ہی بار آیا اور اس میں شرکت کرنے والے جس فضیلت کو پہنچ گئے بعد والے اس کے عشرِ عشیر کو بھی نہیں پا سکے۔

جہاد میں شرکت میں سب سے بنیادی بات یہ نہیں کہ میں کیا کرسکوں گا، میری ضرورت ہے یا نہیں؟ بلکہ اہم ترین چیز فرض کی ادائیگی ہے۔ اور اس سلسلے میں اطمینان اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک انسان خود کو کسی مجاہد امیر کی اطاعت میں نہ دے دے، کیوں کہ اس کے بغیر سمع وطاعت ممکن نہیں، جس کا شریعت نے مکلّف بنایا ہے۔ باقی یہ بات کہ جہاد میں کس چیز کی ضرورت ہے؟ تو کچھ وقت یہاں گزارنے کے بعد میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ امت قحط الرجال کے دور سے گزر رہی ہے۔ خدانخواستہ اگر جہاد کا ثمر ضائع ہونے کی صورت حال پیدا ہوئی تو اس میں واضح الزام ہر اس شخص پر بھی آئے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم عطا فرمایا تھا لیکن اس نے اس کے ذریعے مجاہدین کی راہنمائی اور تربیت کا فریضہ انجام نہ دیا۔ اس میدان میں فقدان کا اندازہ تو ہر نیا آنے والا مجاہد ایک دو روز میں کرسکتا ہے۔ اسی طرح فنون کے حاملین اگر خلوصِ نیت سے یہاں کے حالات دیکھیں تو اپنے لیے کوئی اور راہ یا عذر نہ پائیں۔ اس سب سے قطع نظر ہر ایسا مومن جو سمع وطاعت کا پابند، اللہ تعالیٰ کے ساتھ خالص، اور دین کی خاطر اپنے نفس کو دبانے والا ہو، جہاد کی اہم اور فوری ضرورت ہے۔ یہاں امرا ہر وقت ایسے ساتھیوں کے انتظار میں ہوتے ہیں جو امت کا کچھ بوجھ بانٹ سکیں، جو اپنے تقاضوں اور ایجنڈوں کو پسِ پشت ڈال کر جہاد کی خدمت میں لگ جائیں۔ اور یہ بات تو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی فتح وشکست تعداد واسباب پر منحصر نہیں۔

یہ چند باتیں اس لیے نہیں لکھیں کہ مجھے آپ کی نیت اور عزم کے بارے میں کچھ اشتباہ ہے، بلکہ یہ محض تذکیر اور نصیحت ہے جو مومن کا حق ہے۔ اور اپنے بھائی کو اس راستے کی طرف دعوت ہے جسے میں خود اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور اس پر ثبات و استقامت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ باقی ماحول کا تاثر اور شیطان کی کوششیں زائل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تذکیر ونصیحت کو وسیلہ قرار دیا ہے۔ تاہم اسلوب میں کوتاہی اور حق تلفی پر معذرت خواہ ہوں۔ دعاؤں میں لازمی یاد رکھیں۔ اپنے اور میرے چھوٹے بھائیوں کو سلام کہیے گا۔ مفتی صاحب سے دعاؤں کی درخواست کیجیے گا، علما کی صحبت بڑی خیر ہے جس کو میسر آجائے۔ ہم مجاہدین تو فی الوقت اس کے لیے دعا ہی کر رہے ہیں کیونکہ جو چند علما یہاں موجود ہیں وہ حالات کی سنگینی اور کاموں کے بوجھ کی وجہ سے دستیاب نہیں ہو پاتے۔ یہاں موجود باقی بھائیوں کی طرف سے بھی سلام۔ وہ بھی آپ کے منتظر ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

5 اپریل: صوبہ ہلمند .... ضلع گریشک .... بارودی سرنگ دھماکہ .... صلیبی ٹینک تباہ .... 3 صلیبی فوجی ہلاک

قربانی کی تیاری

حارث لبیب

نماز کے بعد عبداللہ بھائی چائے لے آئے اور ایک بار پھر عام سی گفتگو شروع ہوگئی جس کا رخ ملکی حالات کی جانب ہوگیا۔اسی دوران اچانک عبداللہ بھائی نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

بھائی.....کل رات میں آپ سے حمزہ کے متعلّق ہی بات کررہا تھا۔

اچھا،اس نوجوان نے جواب دیا اور حمزہ سے مخاطب ہوا۔

حمزہ......آپ کیوں پریشان رہتے ہیں۔

کچھ نہیں محسن بھائی،''بس عجیب سی حالت ہے۔جو وقت میں اپنے کام میں لگا تا ہوں تو ٹھیک رہتا ہوں مگر جیسے ہی مجھے تنہائی میسر آتی ہے میری بے چینی عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کوئی میرے جسم کی ایک ایک رگ کو کند آلہ سے کاٹ رہا ہے۔مجھے کسی چیز میں سکون نہیں ملتا''۔

آپ وہ چیز کیوں تلاش کرتے ہو جو اس دنیا کے لیے نہیں رکھی گئی۔محسن نے اچانک پوچھا۔

''کیا مطلب؟''حمزہ چونک گیا۔

''آپ سے کس نے کہہ دیا کہ اس دنیا میں سکون مل سکتا ہے۔سکون تو صرف دوسری دنیا کے لیے رکھا گیا ہے اور وہ بھی ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس کے حصول کے لیے دنیا میں اپنے روز وشب انگاروں پر گزارے ہونگے۔جو چیز اس دنیا کے لیے رکھی ہی نہیں گئی پھر سعی لاحاصل کا مطلب۔''

''میری بے چینی انتہا پر پہنچ گئی ہے۔نیند بھی ختم ہوچکی ہے''۔حمزہ نے کہا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔جب وہ پکار رہا ہوتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں اس شے سے جس کا وہ طلب گار ہے تو اس وقت بدنصیب اپنے بستروں میں دبکے ہوئے ہوتے ہیں۔ارے آپ کو تو قدرت موقع دے رہی ہے۔آپ کی نیند کا نہ ہونا اس بات ثبوت ہے کہ وہ ذات خود کہہ رہی ہے کہ میرے دربار میں حاضر ہو اور وہ بھی اس وقت جب وہ سن رہا ہوتا ہے،رات کے آخری پہر سے فائدہ اٹھائیں اور وہ حاصل کرلیں جس کی تمنا تو سب کرتے ہیں مگر حصول کی کوشش صرف چند خوش نصیب ہی کرتے ہیں۔

''مگر میں اپنے مقام کا تعیّن نہیں کر پا رہا''حمزہ نے کہا۔

''آپ کون ہوتے ہیں مقام کا تعیّن کرنے والے؟ مقام تو وہ عطا کرتا ہے۔آپ تو اپنے لیے جگہ کا انتخاب بھی نہیں کرسکتے۔ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے لیے بہت کم مانگ رہے ہو اور نوازنے والا آپ کو بے انتہا دینا چاہتا ہو''محسن نے حمزہ کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک کہا آپ نے۔مگر مجھے اس جگہ پر چین نہیں آتا۔دل چاہتا ہیں بھاگ جاؤں سب چھوڑ کر''۔حمزہ نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

''نہیں،تم جس جگہ پر ہو یہاں بھی تم رب کی مرضی سے ہو۔اگر وہ نہ چاہے تو ایک لمحہ بھی یہاں نہیں رہ سکتے۔مجھے عبداللہ بھائی نے تمہارے متعلّق کافی تفصیل بتائی ہے۔تم جس شعبہ میں ہو اس جگہ کو بھی محاذ سمجھو اور ڈٹ جاؤ۔یہاں سے تم ان لوگوں کی بہت مدد کرسکتے ہو۔جنگ کے دوران اپنی مرضی سے محاذ چھوڑنا بزدلی اور امیر کی حکم عدولی کے زمرے میں آتا ہے اور ایک مومن اپنے رب کی بارگاہ میں دامن پر یہ دونوں داغ لے کر نہیں جاسکتا''۔

''مگر میں تو محاذ تبدیل کرنا چاہتا ہوں''۔حمزہ نے کہا۔

تقدیر سے لڑ کر......''کیا مطلب؟''

نیتوں کے حال اللہ بہتر جانتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ تمہاری تڑپ کیا ہے۔تم کیا چاہتے ہو۔مگر تمہاری ضرورت کہاں ہے یہ فیصلہ اس نے کرنا ہے۔اس کے کام میں مداخلت نہ کرو۔جہاں تعینات کردیا گیا اپنے فرائض ادا کرتے رہو۔یہ تقدیر کا فیصلہ ہے۔اگر تقدیر سے لڑنا شروع کروگے تو ہار جاؤ گے۔خود کو اس کے حوالے کردو۔اپنے محاذ پر ڈٹے رہو۔ذرا غور کرو......جب تم سے پوچھا جائے گا تو تمہارے پاس جواب تو ہوگا نا کہ میں تو بے تاب تھا محاذ کی تبدیلی کے لیے مگر تیری رضا ہی نہیں تھی اور میں تیری رضا کے خلاف کیسے جاسکتا تھا......اور جانتے ہو اس کے بدلے اس محاذ پر جہاں تم اس کی مرضی سے ہو،ہونے والی غلطیاں بھی معاف کیے جانے کے امکانات ہیں......مگر ہاں......اگر زبردستی کی تو پھر تمہیں حساب دینا ہوگا اس محاذ پر ہونے والے نقصان کا جسے تم نے چھوڑا اور اس محاذ کا بھی جس کا تم نے خود انتخاب کیا۔تم سے سوال کیا جائے گا کہ یہ محاذ تم نے اپنی مرضی سے چنا تھا اس لیے ایک ایک چیز کا حساب دو۔معمولی کوتاہی کا بھی۔

''پھر مجھے کیا کرنا چاہیے''۔حمزہ نے سوال کیا۔

''سب سے پہلے تو یکسوئی حاصل کرو۔اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے،قرب حاصل کرنے کے لیے محنت کرو۔جب نماز پڑھنے جاتے ہو تو کسی بھی نماز سے فراغت کے بعد مسجد میں ہی کچھ دیر سر جھکا کر خاموش بیٹھ جاؤ۔کچھ مت کہو۔کچھ مت سنو۔بس اس کی بارگاہ میں بیٹھ جاؤ۔خود کو اس کو حوالے کردو۔خاموش سوالی بہت اہمیّت رکھتا ہے اور دینے والے کی توجہ بھی جلد مبذول ہوجاتی ہے یہ کون ہے جو کچھ بولتا ہی نہیں۔دلوں کے

5اپریل:صوبہ بدخشاں..........ضلع کشم..........فدائی مجاہد کا استشہادی حملہ..........مقامی جنگجو کمانڈر رحیم 6 محافظوں سمیت موقع پر ہلاک

حال جاننے والا خود تمہاری طلب سمجھ جائے گا۔اس کی نظر پڑ گئی تو قبول ہو جاؤ گے۔تم نے وہ لوگ نہیں دیکھے جو قبول ہو جاتے ہیں۔ان کے چہروں پر قبولیت کا نور بکھر جاتا ہے۔اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری اور اس سے مانگنے کا ڈھنگ آ جائے تو ادائیں ہی بدل جاتی ہیں۔میں نے دیکھا ہے ان لوگوں کو، میں نے دیکھا ہے انھیں اپنے مالک کے دربار میں حاضری دیتے ، اس کے سامنے سربسجود ہوتے۔اگر تم نے اس کا قرب پالیا تو پھر تمہارے پاؤں زمین پر نہیں ٹکیں گے۔ہاں......ساتھ ساتھ اپنی تیاری جاری رکھو۔''

''تیاری؟''حمزہ نے کہا

ہاں تیاری۔۔قربانی کی تیاری ،اپنے تعلّق کو مضبوط بناؤ۔قرب حاصل کرو، خود کو آزمائش وامتحان کے لیے تیار رکھو۔وہ وقت آیا ہی چاہتا ہے جب رحمٰن کے بندے ایک طرف ہو جائیں گے۔پھر صرف ایک ہی محاذ ہوگا۔مگر اُس وقت کا انتظار کرو۔

''مجھ سے انتظار نہیں ہوتا۔''حمزہ نے بے تابی سے کہا

میں نے کہا نا کہ ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔اس سے زیادہ تیاری کیا ہوگی کہ بیٹے کو لٹایا اور شہ رگ پر چھری رکھ دی۔باپ اپنی سب سے پیاری چیز کی قربانی دینے کے لیے بے تاب اور بیٹا قربانی کے لیے باپ سے زیادہ بے چین۔۔۔مگر جانتے ہو اس وقت قربانی درکار نہیں تھی صرف امتحان مقصود تھا اس لیے شہ رگ پر چھری تو چلی مگر چھری کے نیچے دنبہ آ گیا۔باپ اور بیٹا آزمائش میں کامیاب۔۔۔اور جب قربانی درکار ہو تو کوئی نہیں روک سکتا۔نواسہ رسول سب کے روکنے کے باوجود قربان گاہ پہنچ کر اہل وعیال کے ساتھ قربان ہو جاتے ہیں۔اس وقت قربانی درکار تھی۔اس کے بھید وہی جانتا ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا اس لیے کبھی اس کے کاموں میں مداخلت کی کوشش مت کرو۔ہر کام اس کی منشا و رضا سے ہی ہوگا۔ابھی تمہارا امتحان مقصود ہے، یہ بے چینی، یہ کرب اور اس کے ساتھ اس محاذ پر تمہارا ڈٹے رہنا جب کہ تم محاذ کی تبدیلی چاہتے ہو تمہارے لیے امتحان ہی ہے۔

''یہاں کیسے رہا جا سکتا ہے؟ یہاں ایسے حاکم ہیں جنہوں نے دور جاہلیّت کے حکمرانوں کو مات دیتے ہوئے خود کو بدترین ثابت کیا ہے۔انہوں نے مسلمان ملک کے سفیروں کو بیچ دیا۔اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں کو بیچ دیا۔فاسفورس بموں سے پاک دامن بیٹیوں کی ہڈیاں تک جلا دی۔ان کے ساتھ کیسے رہا جا سکتا ہے؟''حمزہ جذباتی ہو چکا تھا۔

''بم، گولہ بارود کو ہم سے زیادہ کون سمجھتا ہوگا؟ میں تمہیں ان کے ساتھ رہنے کو نہیں کہہ رہا۔یہ تمہاری خوش نصیبی ہے کہ اللہ نے تمہیں دو محاذوں پر لڑنے کی صلاحیت دی ہے تو جب تک وہ اس محاذ پر کام لے رہا ہے تم کرتے رہو اور یقین رکھو تم اِس جنگ میں شریک ہو۔میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اپنے محاذ پر ڈٹے رہ کر ان کے خلاف مزاحمت کرو۔جس محاذ پر تم ہو وہ بہت اہم ہے۔ان کے لیے بھی جو اس محاذ پر ہیں جہاں تم جانا چاہتے ہو۔اگر اس محاذ پر رہتے ہوئے تم نے ایک بھی شخص کے ذہن کو بھی بدل دیا تو سمجھ لینا کہ تم کامیاب ہو گئے۔تم اپنے محاذ پر رہ کر لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرو۔ان بزدل حکمرانوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے انھیں تیار کرو۔''محسن نے نہایت اطمنان سے جواب دیا۔

یہاں لوگ غفلت کی نیند سے بیدار ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں۔بگرام کے قید خانے سے آنے والی ایک بہن کی دردناک چیخیں اور اس کے بچے کا قتل بھی انھیں بیدار نہیں کر سکا۔یہ نہیں بدلیں گے، کسی حالت میں نہیں بدلیں گے۔ہمارا قلم انھیں کیا اٹھائے گا۔انھیں جگانے کے لیے تو اسلاف کے کارنامے یاد کراتے کراتے علامہ اقبال اور نسیم حجازی بھی اپنی آخری آرام گاہ پہنچ گئے مگر یہ نہیں اٹھے۔حمزہ کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔

''نہیں! یہ بات نہیں ہے۔الفاظ میں طاقت ہوتی ہے۔یہ ذہنوں پر اثر چھوڑتے ہیں۔ٹی وی پر دکھائے جانے والے مناظر ذہن پر نقش چھوڑتے ہیں۔اب یہ تمہارے سمجھنے کی بات ہے کہ الفاظ کیا استعمال کئے جائیں اور کیا دکھایا جائے جو اثر بھی کرے اور نقوش بھی چھوڑے۔یہ تمہاری مہارت پر منحصر ہے۔اس فن میں مہارت رکھنے والے بہت کم ہیں۔جو اِن کے کام سے متاثر ہو کر کئی دیوانے اپنی دیوانگی دکھا چکے ہیں۔ہاں حکمرانوں کی بات الگ ہے۔''محسن اس کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔

''آپ یہاں کے حکمرانوں کو نہیں جانتے۔یہاں کے حکمرانوں ، سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا تو کیا کہنا......یہ تو ہر بات کو سیاسی ایشو کے طور پر لیتے ہیں۔کسی بھی واقعے کو سب سے پہلے کیش کرنے کے لیے اس طرح جھپٹتے ہیں جیسے گدھ مردار پر۔آپ مجھے بتائیں اگر ان کے گھر سے کسی کی بیٹی کو اٹھا کر فاسفورس سے جلا دیا جاتا یا اس کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا جو ڈاکٹر عافیہ اور اس کے بچوں کے ساتھ ہوا ہے تو پھر بھی یہ صرف مظاہرے کرتے اور نعرے لگاتے؟۔''حمزہ کا غصہ عروج پر پہنچ چکا تھا۔

تمہارا غصہ ٹھیک ہے۔۔تم یہاں کے لیڈروں کی بات کرتے ہو۔تمہارے اس ملک میں تو اللہ کے گھر کے امام بھی آئے تھے سرکاری احکامات کی بجا آوری کے لیے۔اب تم ان سے کیا توقع کرتے ہو جو خطبہ بھی حکمرانوں سے وصول کیا ہوا پڑھتے ہوں۔یہاں آ کر بھی انہوں نے اپنے حکمرانوں کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دھڑلے سے ایسے حاکم اور اس کے حواریوں کے حق میں دعا کرائی جس نے اس ملک میں بے غیرتی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے۔جس نے خود اپنی کتاب میں اپنی ماں کے ناچنے کی تعریف اِس بے شرمی سے کی کہ ''اس'' کی ماں کو بھی شرم آ جائے......اور تم سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے کیوں امیدیں وابستہ کرتے ہو۔یہاں تو ظاہری طور پر نظر آنے والے مذہبی رہنما بھی صرف نعروں کی حد تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

6 اپریل: صوبہ ہلمند.........ضلع مارجہ.........پولیس اہل کاروں اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپ.....18 پولیس اہل کار ہلاک..........15 زخمی ہوئے..........4 گاڑیاں بھی تباہ

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔یہاں یہ امر ملحوظ رہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان میں روزانہ بیسیوں عملیات ہوتی ہیں جن کے لیے تیس پینتیس صفحات کی ضرورت ہے۔اس لیے ان میں سے چیدہ چیدہ ہی پیش کی جاتی ہیں اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16مارچ

☆صوبہ لوگر ضلع چرخ میں دو امریکی ٹینک مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔ذرائع کے مطابق ایک ٹینک ڈبر جب کہ دوسرا دوسنگک کے علاقے میں گشت کے دوران تباہ ہوا جب کہ دونوں ٹینکوں میں سوار 10امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

17مارچ

☆مجاہدین نے صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں افغان اور فرنچ فوجوں کے خلاف وسیع آپریشن کا آغاز کیا اور مختلف علاقوں میں فوجی قافلوں پر گھات کی صورت میں حملے کیے اس آپریشن کے نتیجے میں 2ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ ہوگئی جب کہ 11افغان اور فرانسیسی فوجی ہلاک ہوئے۔

18مارچ

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں امریکی اور افغان فورسز نے مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا جنھیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔3 دن تک جاری رہنے والے آپریشن میں دو فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں جب کہ دو انٹیلی جنس اہل کاروں سمیت 8فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

☆امریکی فوج اور امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے درمیان صوبہ قندھار ضلع میوند میں شدید جھڑپیں ہوئیں۔امریکی فوج نے مقامی آبادی میں گھر گھر تلاشی کا آغاز کیا تو مجاہدین نے ان پر حملہ کردیا جس کے نتیجے میں شدید لڑائی چھڑ گئی۔دوبدو لڑائی میں 24امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

20مارچ

☆صوبہ ہلمند ضلع خانشین میں امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر بم کا دھماکہ ہوا۔امریکی فوجی خیرآباد کے علاقے میں گشت کر رہے تھے کہ ایک ٹینک مجاہدین کے نصب کردہ دھماکہ خیز مواد کی زد میں آکر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 5امریکی فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

21مارچ

☆صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں امریکی فوج کا بکتر بند ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا، ٹینک میں سوار 7امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

22مارچ

☆قندھار شہر میں فدائی مجاہد نے امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا۔امریکی فوجی قندھار شہر کے وسط میں پولیس اسٹیشن نمبر5 کے مین گیٹ کے سامنے کھڑے تھے کہ فدائی مجاہد نے بارود بھرے مزدا ٹرک کے ذریعے ان پر حملہ کردیا جس کے نتیجے میں 10امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین اور قابض فوج کے درمیان خونریز لڑائی لڑی گئی۔امریکی وافغان فوج نے سرخ قلعہ کے علاقے میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا تو مجاہدین نے ان پر حملہ کردیا جس کے بعد شدید لڑائی چھڑ گئی۔طویل المدت لڑائی میں 12امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ دو ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

23مارچ

☆صوبہ قندھار ضلع میوند میں دو امریکی ٹینک بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے ذرائع کے مطابق شلغی ماندہ کے علاقے سے امریکی کاروان گذر رہا تھا کہ دو ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بموں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے اور ان میں سوار 7امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

24مارچ

☆صوبہ کاپیسا ضلع کوہ بند میں مجاہدین نے امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔جاسوس طیارہ ضلعی مرکز کے قریب محو پرواز تھا کہ مجاہدین نے اسے راکٹ لانچر کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

25مارچ

☆صوبہ قندھار ضلع ارغنداب میں امریکی اور افغان فوجیوں پر بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا۔کووک غونڈئی کے علاقے میں ہونے والے دھماکے کے نتیجے میں دو امریکی فوجی، دو مقامی کمانڈر اور ایک افغان مترجم ہلاک ہوا۔

26مارچ

☆مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔شیخ علی کاریزوں کے

علاقے میں امریکی فوجی چینوک ہیلی کاپٹر میں سوار ہوکر آپریشن کی غرض سے آئے تو مجاہدین نے راکٹ کا نشانہ بنا کر ہیلی کاپٹر کو مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر زمین پر گر کر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اوراس میں سوار 30 امریکی فوجی عملہ سمیت ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ روزگان ضلع چورہ میں فدائی مجاہد نے امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا۔امریکی فوجی ضلعی مرکز میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے دی گئی دعوت میں شرکت کے لیے جمع تھے کہ فدائی مجاہد شہید عبدالرافع تقبلہ اللہ نے ان کے درمیان بارودی جیکٹ کے ذریعے دھماکہ کردیا جس کے نتیجے میں ایک میجر سمیت 18 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے اس کے علاوہ متعدد افغان فوجی بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

27مارچ

☆صوبہ قندھار ضلع شاہ ولی کوٹ میں امریکی فوج کے تین ٹینک یکے بعد دیگرے مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے۔تباہ ہونے والے ٹینکوں میں سوار 15 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ زابل ضلع نوبہار میں امریکی کیمپ کے اندر بم کا دھماکہ ہوا۔مجاہدین نے ضلعی مرکز میں واقع امریکی کیمپ میں دھماکہ خیز مواد نصب کر رکھا تھا۔دھماکے کے نتیجے میں 10 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

28مارچ

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے قریب باباجی کے علاقے میں مجاہدین اور امریکی اور افغان فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔امریکی اور افغان فوجی باباجی کے علاقے میں پیدل گشت کررہے تھے کہ انہیں مجاہدین کی کمین گاہ کا سامنا ہوا اور شدید لڑائی چھڑ گئی جس کے نتیجے میں 11 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆ قابض امریکی فوج اور مجاہدین کے درمیان صوبہ فاریاب ضلع شیرین تگاب میں شدید لڑائی لڑی گئی۔امریکی فوجی جگزئی کے علاقے میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کی غرض سے آئے تو مجاہدین نے ان پر حملہ کردیا۔ پانچ گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں کمانڈر سمیت 9 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ دو مجاہدین بھی شہید ہوئے۔

29مارچ

☆افغان نیشنل آرمی کے قافلے پر مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع گلستان میں حملہ کیا۔توت کے مقام پر گھات کی صورت میں وسیع حملہ کیا گیا جس میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ حملے کے نتیجے میں کمانڈر سمیت 40 افغان فوجی ہلاک اور 10 زخمی ہوئے اس کے علاوہ 5 سرف گاڑیاں بھی راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔

☆ مجاہدین نے صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔ذرائع کے مطابق طیارہ جو یبار کے علاقے میں جاسوسی پرواز کررہا تھا کہ مجاہدین نے اسے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

30مارچ

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔طیارہ کاریزوں کے علاقے میں نچلی پرواز کررہا تھا کہ مجاہدین نے اسے نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

31مارچ

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر میں مجاہدین نے امریکی و افغان فوجیوں پر حملہ کیا۔مشترکہ گشتی پارٹی پر گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 8 امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

01اپریل

☆صوبہ غزنی کے ضلع انڈڑ میں دو امریکی بکتر بند ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے۔تباہ ہونے والے ٹینکوں میں سوار فوجیوں میں سے 10 ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ غزنی ضلع انڈر میں امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر کو لینڈنگ کو دوران 82 ایم ایم میزائیل کا نشانہ بنا کر تباہ کیا گیا اوراس میں سوار عملہ سمیت 14 فوجی ہلاک ہوئے۔

02اپریل

☆صوبہ نیمروز ضلع دلارام میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔کانوائے پر دوراہی کے مقام پر گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 9 سپلائی اور 3 سیکورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہو گئیں جب کہ 16 سیکورٹی اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

03اپریل

☆ مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں نیٹو سپلائی کا نوائے پر حملہ کیا۔شورآب کے علاقے میں گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں سیکورٹی فورسز کی تین سرف گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں جب کہ 3 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

04اپریل

☆صوبہ فاریاب کے صدر مقام میمنہ شہر میں امریکی اور افغان فوج پر فدائی حملہ ہوا۔امریکی اور افغان فوجی میمنہ شہر میں واقع میونسپل کمیٹی کے پارک میں سیر کے لیے گئے ہوئے تھے کہ فدائی مجاہد شہید ملا عبدالغفار نے ان پر استشہادی حملہ کردیا جس کے نتیجے میں پارک میں موجود 16 امریکی اور 12 افغان فوجی ہلاک جب کہ 30 سے زائد زخمی ہو گئے۔

☆ مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان صوبہ جوز جان ضلع درزآب میں شدید لڑائی لڑی گئی۔ لڑائی اس وقت شروع ہوئی جب مجاہدین نے امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہوگئے اور 10 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

05 اپریل

☆ قندھار شہر کے قریب نیٹو سپلائی کانوائے کی پارکنگ میں مجاہدین کے نصب کردہ بم کا دھماکہ ہوا۔ مجاہدین نے قندھار ائیرپورٹ کے قریب واقع نیٹو سپلائی کانوائے کی پارکنگ میں بارودی مواد نصب کر رکھا تھا جسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اڑا دیا گیا جس کے نتیجے میں 12 آئل ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے اور متعدد ڈرائیور اور سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ بدخشاں ضلع کشم میں فدائی مجاہد نے مقامی صلیبی اتحادی کمانڈر کو استشہادی حملے کے نتیجے میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کمانڈر رحیم اپنے محافظوں کے ساتھ ضلعی مرکز جا رہا تھا کہ فدائی مجاہد شہید حسام الدین حسام تقبلہ اللہ نے اپنی بارودی جیکٹ کے ذریعے ان پر شہیدی حملہ کیا جس کے نتیجے میں کمانڈر 6 محافظوں سمیت موقع پر ہلاک ہوگیا۔

07 اپریل

☆ صوبہ بغلان ضلع پل خمری میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر پوزیشان فوجی مرکز کے قریب اینٹی ائیر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

08 اپریل

☆ صوبہ نیمروز ضلع خاشرود میں مجاہدین نے افغان نیشنل آرمی کے بڑے قافلے پر حملہ کیا۔ 70 گاڑیوں پر مشتمل قافلے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 4 گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں اور کم از کم 11 فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

09 اپریل

☆ صوبہ ننگرہار ضلع غنی خیل میں مجاہدین نے امریکی و افغان فوج کے مشترکہ کاروان پر حملہ کیا۔ جلال آباد طورخم قومی شاہراہ پر کیے گئے حملے کے نتیجے میں دو گاڑیاں تباہ ہوئیں جب کہ 8 اعلیٰ افسروں سمیت 14 امریکی اور افغان اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

10 اپریل

☆ صوبہ قندھار ضلع ارغستان میں مجاہدین سے رابطہ افغان فوجی نے 8 فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ذرائع کے مطابق گومبتی کے علاقے میں تعینات فوجی عرصہ دراز سے مجاہدین سے رابطے میں تھا اس نے دیگر فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جب کہ مجاہد فوجی مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔

12 اپریل

☆ صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں امریکی فوج کے دو بکتر بند ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے اور ان میں سوار 14 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆ امریکی فوج کا جدید چینوک ہیلی کاپٹر صوبہ خوست ضلع زازئی میدان میں گر کر تباہ ہوگیا۔ ہیلی کاپٹر کے تباہ ہونے کی وجوہات معلوم نہیں ہوسکیں تاہم اس میں سوار 23 فوجی عملہ سمیت ہلاک ہوئے۔

13 اپریل

☆ صوبہ نورستان ضلع کامدیش میں مجاہدین اور امریکی و افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ امریکی اور افغان فورسز نے مذکورہ ضلع میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا جس کے بعد شدید لڑائی چھڑ گئی۔ طویل المدت لڑائی میں 33 امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ 8 مجاہدین بھی شہید ہوئے۔

14 اپریل

☆ مجاہدین نے صوبہ لغمان ضلع قرغئی میں ڈرون طیارہ مار گرایا۔ ذرائع کے مطابق طیارے کو طورغر کے علاقے میں ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر گرایا گیا۔

15 اپریل

☆ وفاقی دارالحکومت کابل شہر، صوبہ لوگر، ننگرہار اور پکتیا میں فدائی مجاہدین نے صلیبی و کٹھ پتلی فوجوں، اعلیٰ ملکی و غیر ملکی حکام کے خلاف 24 گھنٹے طویل شاندار آپریشن سرانجام دیا۔ آپریشن میں کل 30 فدائین نے حصّہ لیا جنھوں نے اہم فوجی مراکز، سفارت خانوں صلیبی فوجوں کے رہائشی مقامات، ائیرپورٹ، صدارتی محل، پارلیمنٹ ہاؤس اور دیگر اہم اہداف کو نشانہ بنایا۔ وسیع آپریشن کے نتیجے میں امریکی و افغان حکام اور فوجوں کو شدید جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ کابل میں 93، صوبہ ننگرہار میں 62، صوبہ پکتیا میں 30 اور صوبہ لوگر میں 29 اہل کار ہلاک ہوئے جن میں امریکی فوجی، افغان سیکورٹی، پولیس اور انٹیلی جنس اہل کار اور اعلیٰ سرکاری ملکی اور غیر ملکی حکام شامل ہیں جب کہ درجنوں گاڑیاں تباہ ہوئیں اور سرکاری عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔

☆ قندھار شہر میں پولیس ٹریز پر فدائی حملہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق فدائی مجاہد شہید عبدالمجید نے زرنج گاڑی کے ذریعے پولیس ٹریز نصراللہ ظریفی پر استشہادی حملہ کیا جس کے نتیجے میں پولیس اکیڈمی کا سربراہ شدید زخمی ہوا اور 4 افسر ہلاک ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۸مارچ: ضلع صوابی کے علاقہ یار حسین میں فائرنگ سے زخمی ہونے والا اسپیشل برانچ کا اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۱۸مارچ: میران شاہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹مارچ: میران شاہ میں مجاہدین سے جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۰مارچ: پشاور میں کوہاٹ روڈ پر پولیس وین کے قریب دھماکے سے ایس ایچ او سمیت ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک جب کہ ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۱مارچ: کرم ایجنسی میں وسطی کرم کے علاقے جوگی میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے سیکورٹی فورسز کے ۱۲ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۳مارچ: جنوبی وزیرستان سے ملحقہ علاقے ژوب میں ایف سی کی پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۶ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ۷ کے شدید زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی جب کہ ۱۵ یف سی اہل کاروں کا مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔

۲۳مارچ: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں ریڈیو سیٹ میں نصب بم پھٹنے سے فوج کا حوالدار اصغر غلام ہلاک ہوگیا۔

۲۴مارچ: اورکزئی ایجنسی کے علاقہ خادیزئی میں مجاہدین اور فوج میں جھڑپ کے دوران میں ۳ فوجی اہل کاروں کی ہلاکت کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۴مارچ: جنوبی وزیرستان کے علاقے شین ورسک میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپ میں ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۳۰مارچ: اپر اورکزئی کے علاقے بلراس میں مجاہدین سے جھڑپ کے دوران میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۴ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی۔

۳۰مارچ: اپر اورکزئی کے علاقے خادیزئی میں مجاہدین سے جھڑپ میں سیکورٹی فورسز کے ۱۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۵اپریل: خیبر ایجنسی میں باڑہ اکاخیل کے نواحی علاقے سواتی کلے میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امن لشکر کے دو رضا کار منہاج اور احسان اللہ ہلاک ہوگئے اور دو زخمی ہوگئے۔

۹اپریل: کرم ایجنسی میں فوج کی چوکی پر مجاہدین کے حملے میں ۲ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔ جب کہ ۴ اہل کاروں کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔

۱۲اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں چیک پوسٹ اولائی میں مجاہدین کے حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۳اپریل: شمالی وزیرستان کی تحصیل میران شاہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۲اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں سیکورٹی ذرائع نے ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک، ۳ کے زخمی اور ۵ کے لاپتہ ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴اپریل: پشاور کے نواحی علاقہ داؤدزئی غنی رحمان قلعہ میں مجاہدین کی طرف سے نصب شدہ بارودی سرنگ کے دھماکے میں ایکسائز انسپکٹر خائستہ میر مارا گیا۔

۱۵اپریل: مہمند ایجنسی میں لیوی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک لیوی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۳۰مارچ: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

مسلمان لازمی طور پر جمہوریت قبول کریں: کیمرون

برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ ''مسلمان لازمی طور پر جمہوریت اپنائیں اور جمہوری اصولوں کو قبول کریں، اسلامی انتہا پسندوں کو جمہوریت کو پس پشت ڈالنے اور اقلیتوں کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ یہ انتہا پسند اسلام کو ایک بند اور مخصوص نظریہ بنانا چاہتے ہیں جو کہ جمہوریت کی نفی ہے۔ یہ لوگ معاشرے پر اسلام کا انتہائی انتہا پسندانہ نظریہ مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ مصر میں مسلم برادر ہڈ (اخوان المسلمون) کی کامیابی سے جمہوریت مضبوط ہو''۔

جنگیں عوامی سروے کی بنیاد پر نہیں لڑی جاتیں: پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا ہے کہ ''جنگیں عوامی سروے کی بنیاد پر نہیں لڑی جاتیں۔ امریکی حکومت کا مقصد اپنے ملک کی حفاظت کرنا ہے اس کے لیے اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ افغانستان میں القاعدہ اور طالبان کبھی دوبارہ محفوظ پناہ گاہیں نہ بنا سکیں''۔

افغانستان میں القاعدہ و طالبان کو اقتدار پر قبضہ کرنے نہیں دیں گے: ہیلری

ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ ''القاعدہ اور طالبان کو افغانستان میں اقتدار پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے''۔

قبائلی علاقے اصل خطرہ ہیں: جنرل ڈیمپسی

امریکی فوجی سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی نے کہا ہے کہ ''قبائلی علاقوں میں دہشت گردوں کی پناگاہیں نہ صرف پاکستانی حکومت بلکہ افغانستان کے لیے بھی خطرہ ہیں اور جب تک ان علاقوں میں مزید فوج تعینات نہیں ہوگی یہاں کی صورت حال بدستور خراب رہے گی۔ پاکستان اور امریکہ طے کرلیں کہ فاٹا میں کیا کرنا ہے، سلالہ چیک پوسٹ پر حملے کے بعد جنرل کیانی سے ۵ بار رابطہ ہوا، جنرل کیانی امریکی ملٹری سکول میں میرے کلاس فیلو تھے، دہشت گردی کے خلاف جنگ، پاکستانی اقدامات ناکافی ہیں۔ پاکستانی فوج کے ساتھ تعلقات کے لیے رابطے جاری ہیں، حقانی نیٹ ورک کے خلاف اقدامات کے قابل ہوجائیں گے''۔

ایک دوسرے سے منہ موڑ کر سب کچھ داؤ پر لگ جائے گا: تھامس رائیڈر

امریکی نائب وزیر خارجہ تھامس رائیڈر نے پاکستانی وزیر خاجہ کے ساتھ ملاقات کے بعد کہا کہ ''پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں اتنا کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ پاکستان سمیت خطے کا استحکام اور خوش حالی امریکہ کے اپنے مفاد میں ہے۔

پاکستان افغان سرحد پر موجود شدت پسند پوری دنیا کے لیے خطرہ ہیں: کیمرون

برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ ''طالبان نیٹ ورک ختم کرنے کے لیے نیٹو افواج کا افغانستان میں رہنا بہت ضروری ہے، پاکستان بھی دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں تیز کرے تاکہ خطے میں مستقل امن کا قیام ممکن ہوسکے، پاکستان افغان سرحد پر موجود شدت پسند پوری دنیا کے لیے خطرہ ہیں، افغانستان میں حالیہ حملوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب بھی طالبان مضبوط ہیں جن کے خاتمے کے لیے مشترکہ جدوجہد کرنا ہوگی''۔

طالبان حملوں کے خلاف تیار رہیں: بھارتی وزیر دفاع کا فوج کو حکم

بھارتی وزیر دفاع اے کے انتھونی نے اپنی فوج کو طالبان کے حملوں کے خلاف تیار رہنے کے احکامات جاری کردیے ہیں۔

☆☆☆☆☆

7 اپریل: صوبہ بغلان.........ضلع پل خمری.........مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا.........ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی اہل کار ہلاک

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

ہزاروں برطانوی فوجی افغان جنگ سے نفسیاتی مریض بن گئے

افغانستان کی جنگ کی بھیانک یادوں نے ہزاروں برطانوی فوجیوں کو نفسیاتی مریض بنا دیا۔ برطانوی اخبار 'ڈیلی ریکارڈ' کے مطابق ۹ ہزار فوجی مختلف طور پر نفسیاتی مسائل کا شکار ہیں، متاثرین میں صرف عام سپاہی ہی نہیں بلکہ افسران بھی شامل ہیں۔ صرف ۲۰۱۰ء میں ۲۵۱۰ فوجی ان امراض میں مبتلا ہوئے۔ برطانوی سائیکوتھراپسٹ ریٹائرڈ کرنل ٹونی گوین کا کہنا ہے کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ہماری ایک نسل مرجھا رہی ہے۔

امریکیوں کو روزگار کے حصول میں مشکلات پیش آسکتی ہیں

امریکہ صدر اوباما نے خبردار کیا ہے کہ امریکیوں کے لیے روزگار کے حصول میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اُس کا کہنا تھا کہ ۱۲ لاکھ ملازمتوں کی فراہمی کے باوجود حالات میں بہتری نہیں آئی، ان مخصوص حالات میں امریکیوں کو روزگار کے حصول میں مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

امریکیوں کے اعصاب پر القاعدہ سوار!!!

امریکہ میں دوران پرواز پائلٹ کا دماغ الٹ گیا۔ تفصیلات کے مطابق نیویارک سے لاس ویگاس جانے والا طیارہ جس میں ۱۹۳ مسافر سوار تھے کے کیپٹن کلیٹن اسبون نے اچانک اونچی آواز میں القاعدہ، افغانستان، دہشت گردی، عراق اور اسرائیل کو لتاڑنا شروع کر دیا۔ حواس کھو بیٹھنے والا پائلٹ بار بار القاعدہ، افغانستان اور عراق کا نام لے کر کہہ رہا تھا کہ طیارہ ابھی ہمارے اوپر گرنے والا ہے، آپ سب لوگ دعا کریں۔ جس کے بعد مسافروں میں موجود ایک پائلٹ نے طیارے کو ٹیکساس ایئرپورٹ پر اتار لیا۔

کرزئی کا باقاعدہ رقم ادائیگی کے لیے امریکہ سے مطالبہ

افغان کٹھ پتلی صدر کرزئی نے امریکی فوجیوں کی واپسی کے بعد امریکہ سے سالانہ ۲ ارب ڈالر کا مطالبہ کر دیا ہے۔ کرزئی کا کہنا تھا کہ امریکہ واضح کرے کہ فوج کی واپسی کے بعد کتنی رقم افغانستان کو دے گا، امریکہ سے کہا ہے کہ بھلے رقم کم دی جائے لیکن اسے تحریری طور پر بتایا جائے۔ اگر امریکہ زیادہ رقم دینا چاہتا ہے تو اسے خوش آمدید کہیں گے۔

تیونس: شریعت کو آئین کی بنیاد بنانے سے انکار

تیونس کی حکمران جماعت النہضہ نے کہا ہے کہ وہ شریعت کو ملک کے نئے آئین کا ماخذ بنانے کے حق میں نہیں۔ پارٹی بیان میں کہا گیا ہے کہ نئے آئین میں ۱۹۵۶ء کے آئین کی پہلی شق برقرار رکھی جائے گی جس میں مذہب اور ریاست کو الگ الگ رکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تیونس ایک آزاد اور خودمختار جمہوریہ ہے جس کا مذہب اسلام اور زبان عربی ہے۔ پارٹی رہنما راشد غنوشی نے کہا کہ ہم ملک میں مذہب کے نفاذ کے لیے قانون کو استعمال نہیں کریں گے۔

۷۲ سالہ پادری جرمنی کا صدر منتخب

۷۲ سالہ پادری یوآخم گاک کو جرمنی کا نیا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ وہ جرمنی کا گیارہواں صدر ہے۔

اسرائیل سے کشیدگی کے خاتمے کے لیے ایرانی امن مہم

کینیڈا میں قائم ایرانی تنظیموں نے ایران سے اسرائیل کی ''کشیدگی'' ختم کرنے کے لیے مہم شروع کی ہے جسے ''ہم ایک قوم ہیں'' کا نام دیا گیا ہے۔ ان تنظیموں میں تنظیم برائے فارسی زبان، ایرانی کلچرل سینٹر کینیڈا، خانہ فرہنگ ایرانی اور ایران کی انسانی حقوق کی تنظیم کے نام سرفہرست ہیں۔ جب کہ ایران اور اسرائیل میں عوامی سطح پر اس کو خوب پذیرائی مل رہی ہے۔ عرب اخبار الشرق الاوسط کی رپورٹ کے مطابق ایرانی تنظیمیں اس مہم پر کروڑوں ڈالر خرچ کر رہی ہیں۔ اس حوالے سے فارسی و یہودی اقوام کے تاریخی روابط اور ثقافتی تعلقات کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ کینیڈا میں مقیم یہودی کمیونٹی نے بھی اس مہم میں حصّہ لیا ہے اور ایرانیوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو سراہا ہے۔ اسرائیل کے عبرانی زبان کے ذرائع ابلاغ نے بھی اس مہم کی تحسین کی ہے۔ کینیڈا میں مقیم اسرائیلی یہودیوں نے سوشل ویب سائٹ پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ایران اور یہود کے درمیان گہرے روابط ہیں اور دوسری جنگ عظیم کے دوران میں یہود کو پناہ دینے کے سبب وہ ایران کے لیے نیک خیالات رکھتے ہیں۔ مذکورہ عربی اخبار کے مطابق ایران میں اس وقت ۲۵ سے ۳۰ ہزار یہودی آباد ہیں، جن کی اکثریت اصفہان، تہران، شیراز اور مشہد میں مقیم ہے جب کہ تحقیق کے مطابق دیہاتوں میں بھی یہودی آبادی ہے۔ ایران میں یہود کے ۸۰ صوامع (عبادت گاہیں) قائم ہیں جہاں ہر صومعہ کے ساتھ مذہبی مدرسہ بھی قائم ہے۔ مشہور اسرائیلی مصنف اور افسانہ نویس عاموس عوز نے ایران کے دورے کے بعد اپنے مقالے میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہاں کے یہود کو ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے، یہود کے عبادت خانوں کی تعمیر پر کوئی پابندی بھی نہیں ہے۔

12 اپریل: صوبہ خوست.........ضلع زازئی میدان.........مجاہدین کی فائرنگ.........امریکی فوج کا جدید چینوک ہیلی کاپٹر تباہ.........ہیلی کاپٹر میں سوار 23 فوجی عملہ سمیت ہلاک

ایرانیو! ہمیں تم سے پیار ہے، حملہ نہیں کریں گے

اسرائیلیوں نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ فیس بک پر ایرانیوں کو پیغام بھیجا ہے کہ وہ جنگ نہیں چاہتے۔ تل ابیب میں رہائش پذیر باپ بیٹی نے فیس بک پر ''ایرانیو ہمیں تم سے پیار ہے'' کے نام سے ایک پیج بنایا ہے جس کو ایک ہفتے سے کم کے عرصے میں ۱۸۰۰۰ سے زائد اسرائیلیوں نے پسند کیا ہے۔

پاکستان نے ۸ برسوں میں ۷۰۰ القاعدہ اراکین کو پکڑا: دفتر خارجہ

پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ پاکستان نے گزشتہ آٹھ سالوں میں القاعدہ کے ۷۰۰ اراکین کو پکڑا ہے۔

شیطان ملک کے حکم پر مساجد کو بھی نشانہ بنایا گیا: حبیب جان

پیپلز پارٹی کے رہنما اور ممبر سندھ کونسل حبیب جان نے کہا ہے کہ ۱۲ اپریل کو لیاری میں کیے گئے آپریشن میں وفاقی وزیر داخلہ کے حکم پر مساجد کو بھی فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا اور جامعہ مسجد فردوس چاکیواڑہ میں قرآن پاک بھی شہید ہوئے، جن کی تصاویر جاری کی جائیں گی۔

بازیاب ہونے والے ۱۹ لاپتہ افراد مختلف بیماریوں میں مبتلا

خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے حراست میں لے کر لاپتہ کیے گئے افراد مختلف بیماریوں کا شکار ہیں۔ آمنہ مسعود جنجوعہ کے مطابق اب تک ۱۹ لاپتہ افراد اپنے گھروں میں واپس آچکے ہیں لیکن ان کی حالت زار انتہائی بری ہے۔ حال ہی میں اپنے گھر پہنچنے والا طارق نامی فرد اپنا ذہنی توازن کھو چکا ہے اور اس کی والدہ جب بھی اس کو کھانا دیتی ہے تو وہ اسے نہیں کھاتا اور کہتا ہے کہ اس کی اجازت نہیں ہے۔ جب کہ ایک اور فرد جن کا نام منور ہے اُن کی زبان بری طرح متاثر ہوئی ہے اور وہ صحیح طریقے سے بات چیت بھی نہیں کر سکتے۔

نوجوان قیدی لڑکیوں کو جیل سے باہر بھیج کر غلط کام کرایا جاتا ہے: لاہور ہائی کورٹ

لاہور ہائی کورٹ کے جج مظہر اقبال سندھو نے کہا ہے کہ جیلوں میں افسروں کی ملی بھگت سے نا صرف قیدیوں کو ہیروئن، شراب اور دیگر منشیات سپلائی ہوتی ہیں بلکہ نوجوان قیدی لڑکیوں کو بھی جیلوں کے باہر سپلائی کیا جاتا ہے۔

پاکستانی ڈپٹی اٹارنی جنرل بھارت میں سکھوں کے جوتے پالش کرتا رہا

پاکستانی ڈپٹی اٹارنی جنرل خورشید خان امرتسر میں سکھوں کے گوردوارے گولڈن ٹیمپل میں سکھوں کے جوتے پالش کرتا رہا۔ تفصیلات کے مطابق پاکستانی وکلا کا ایک وفد بھارت کے دورے پر تھا جن میں خورشید خان بھی شامل تھا۔ اس دورے کے دوران میں خورشید خان گولڈن ٹیمپل جا پہنچا اور وہاں جا کر سکھوں کے جوتے پالش کرتا رہا۔ اُس نے کہا کہ ''وہ سوات اور پشاور میں شدت پسندوں کی طرف سے سکھوں کے ساتھ زیادتیوں کے ازالے کے طور پر یہ عمل کر رہا ہے تا کہ سکھ برادری سے معافی مانگی جا سکے۔ گذشتہ دو ماہ سے وہ مغرب کی اذان سے پہلے ہی گوردوارہ پہنچ جاتا ہے اور سیوا داروں کے جوتے صاف کرتا ہے کیونکہ خدمت ہی عبادت ہے''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: فتوحات طالبان

اس وقت کابل پولیس کے سربراہ ملا معاذ اللہ تھے۔ انہوں نے طالبان کا تازہ دم دستہ خیر خانے کی طرف روانہ کیا اور قرہ باغ کے قریب پہنچ کر محاذ بنالیا اور دشمن کو کابل آنے سے روک دیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد طالبان نے دوبارہ دشمن پر چڑھائی شروع کی اور آگے بڑھتے بڑھتے کچھ اور علاقے بھی قبضے میں لے لیے اور بگرام پہنچ کر مستقل مورچہ بندی کر لی اور یہاں پر بڑا محاذ بنالیا جو تحریک کے آخر تک جاری رہا۔

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان......ایک دن میں ۳۰ فدائی حملے

جن فدائین نے اپنی جانوں کو وار کر کفار پر ایسی کاری ضربیں لگائیں ہیں کہ صلیبیوں کو سمجھ نہیں آ رہی کہ اپنے کس کس زخم کا ذکر کریں اور کس کس چوٹ کا تذکرہ...... یہ فدائین اپنی ان فدائی کارروائیوں کے متعلّق کیا کہتے ہیں اس پر بھی نظر رہنی چاہیے۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے اُن کے ویڈیو پیغامات نشر کیے ہیں، یہ فدائین اپنے ویڈیو پیغامات میں قرآن عظیم الشان کو سینوں سے لگائے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ ''صلیبی فوجوں کی جانب سے قرآن کریم کی بے حرمتی اور قندھار میں نہتے خواتین اور بچوں کی شہادت کا انتقام اپنے سروں کی قربانی دے کر لیں گے''۔ امت کے یہ بیٹے اپنی تمام تر فداکاری کو قرآن مجید کی بے حرمتی کا بدلہ قرار دیتے ہیں اور دعوت دیتے ہیں کہ کہ قرآن کریم کی عزت و ناموس کی خاطر مجاہد افغان قوم کا ایک ایک فرد اُن کے راستے پر چلے۔ اِن فدائی مجاہدین کی یہ دعوت صرف افغان قوم کے لیے نہیں بلکہ یہ پکار تو آج ہر مسلمان سے عمل کرنے کا تقاضا کرتے ہوئے کہتی ہے کیونکہ آج کے دور میں

یہی ہے 'اُمت' کے مرض کہن کا چارہ

☆☆☆☆☆

14 اپریل: صوبہ لغمان............ضلع قرغئی............مجاہدین نے میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا

رنج والم ہے، کرب و بلا ہے، زنداں زنداں، مقتل مقتل
ظلم وستم ہے، آہ و بکا ہے، زنداں زنداں، مقتل مقتل

ہاتھ کٹے ہیں، ہونٹ پھٹے ہیں، زنداں زنداں، مقتل مقتل
دشمن پھر بھی کانپ رہا ہے، زنداں زنداں، مقتل مقتل

امت کا غم بانٹ رہے ہیں، خوں کے دریا پاٹ رہے ہیں
ایک ہی نعرہ صبح و مسا ہے، زنداں زنداں، مقتل مقتل

راہِ خدا کے متوالے ہیں، اس سے بالکل بے پروا ہیں
کون ہے راضی، کون خفا ہے، زنداں زنداں، مقتل مقتل

حرص و ہوس میں جینے والو، ایک نظر تو دیکھو نا
کون جیا ہے، کون مرا ہے، زنداں زنداں، مقتل مقتل

حافظ احسان الحق

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

’’اگر میرے بس میں ہوتو میں آپ لوگوں سے بار بار لا الہ الا اللہ کے اندر پوشیدہ معانی اور اس کے عملی تقاضوں، خصوصاً جہاد فی سبیل اللہ کے حوالے سے گفتگو کروں یہاں تک کہ آپ سب اللہ کے راستے میں نکل پڑیں......آج مسئلہ علم یا کتابوں کی کمی کا نہیں، علم تو ماشاء اللہ خوب پھیل چکا ہے......آج مسئلہ حاصل شدہ علم پر عمل کا ہے، اور اس کمزوری کی اصل وجہ امانت ،سچّائی اور یقین کی کمی ہے، یہ دین محض اپنے مال یا اپنے وقت کا کچھ حصّہ دینے سے قائم نہیں ہوتا...... یہ دین تلواروں کے سائے میں ڈٹے رہنے سے قائم ہوتا ہے! چنانچہ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنھوں نے اس مسئلے کو سمجھ لیا، نبیٔ رحمت، نبیٔ ملحمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کی......اللہ کی خاطر قتل کیا اور بالآخر خود بھی قتل کر دیے گئے، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ایسے تمام خوش نصیبوں کی شہادت قبول فرمائے، آمین‘‘۔

....

’’میرے پاکستانی مسلمان بھائیو! یقیناً آپ کے آباؤ اجداد نے اپنی جانیں اس مملکت کے لیے قربان کی تھیں، صرف اس لیے کہ یہ ملک اسلام اور مسلمانوں کا قلعہ بن جائے ،لیکن افسوس کہ اسلام کا یہ قلعہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے والے حکمرانوں کی وجہ سے محض ایک امریکی اڈہ بن کر رہ گیا ہے۔ایک ایسا اڈہ جو مسلمانوں کا خون بہا رہا ہے، ان کی بستیوں اور شہروں کو مسمار کر رہا ہے، ان کے گھروں کو جلا رہا ہے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہا ہے۔۔ الغرض، اس ملک کو ایک امریکی کالونی میں تبدیل کر دیا گیا ہے جو امریکی مفادات کی نگہداشت کر رہی ہے اور اپنے وسائل کو ان کے ناپاک مقاصد کی تکمیل کے لیے جھونک رہی ہے‘‘۔

....

’’کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ انہی حکمرانوں کے ہاتھوں حالات کی اصلاح ممکن ہے۔اس نظام میں رہتے ہوئے اصلاح کی کوشش کرنے والے درحقیقت ایک ایسے سمندر میں تیر رہے ہیں جس کی تلاطم خیز موجیں کشتی کو کسی اور سمت لے جانے پر مُصر ہیں۔یقیناً اس راستے سے اصلاح ممکن نہیں اور اگر یہ مصلحین زیادہ دیر اس سمندر میں رہے تو خود بھی اس میں غرق ہو جائیں گے۔عقلمند آدمی تو کبھی ایسے بدطینت لوگوں کو اپنے ساتھ کسی کام میں شریک بھی نہیں کرتا، کجا یہ کہ امت کی زندگی سے متعلّق مسائل حل کرنے کے لیے ایسے لوگوں پر تکیہ کر لیا جائے‘‘۔

....

’’آج ہمارے بھائیوں کو کیا کچھ نہیں کہا جاتا؟ ان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ جب تم جہاد سے لوٹو گے تو کوڑے تمہارے منتظر ہوں گے......اور طاغوتی جیلوں کے کوڑے بہت سخت ہوتے ہیں! اُن سے کہا جاتا ہے کہ ایجنسیاں تمہارے پیچھے لگ جائیں گی ،وغیرہ وغیرہ۔ہم ان سے بھی یہی کہتے ہیں کہ: قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ [التوبة: ۸۱]’’جہنّم کی آگ تو اس سے کہیں زیادہ گرم ہے! کاش کہ وہ اس بات کی سمجھ رکھتے‘‘۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہم سب کو صحیح علم اور فہم سے نوازے!!!۔

....

’’میں اپنے نفس کو اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کھلے اور چھپے، ہر حال میں اللہ سے ڈرو، قرآن کی تلاوت کرو، اس کی آیات میں غور و فکر کرو، خصوصاً قتال کے موضوع سے متعلقہ سورتیں، مثلاً سورۃ توبہ اور سورۃ انفال غور سے پڑھو۔اللہ کا ذکر اور دعا تم سے نہ چھوٹنے پائیں......اے اللہ! اپنے مجاہد بندوں کو فلسطین، عراق، شیشان، کشمیر، فلپائن افغانستان اور ہر مقام پر فتح یاب فرما، اے اللہ! مجاہدین کے دلوں کو تقویت عطا فرما، ان کے قدم جما دے، ان کے نشانے ٹھیک ہدف تک پہنچا اور ان میں باہم الفت ڈال دے۔اے اللہ! ہمیں صبر کی توفیق دے، ہمارے قدم جما دے اور ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرما، آمین‘‘۔

....

’’اے اللہ کے بندے! اگر تم اللہ کے دین کے خلاف لڑنے والوں کی خندق میں خود کو کھڑے پاؤ گے تو کل کو اپنے رب کو کیا جواب دو گے؟ وہ تو طاغوت کی راہ میں قتال کر رہے ہیں اور تم اپنے ہتھیار اور زبان سے ان کی نصرت کر رہے ہو۔آخر اس بات کا تمہارے پاس کیا جواب ہوگا کہ تم اللہ کے دشمنوں کو تو اچھا کہو اور مجاہدین پر الزام تراشی کرو؟ بالکل اسی طرح جیسے وائٹ ہاؤس میں بیٹھا اس کا فرماں روا اُن پر دہشت گرد اور تخریب کار ہونے کا الزام لگاتا ہے۔جب تم سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا دین کیا ہے تو کیا تم اس وقت جھوٹ بولو گے؟؟ حالانکہ اس وقت جھوٹ تمہارے کسی کام نہ آئے گا۔اگر آپ یہ کہیں کہ میرا دین اسلام ہے لیکن آپ اس کے جھنڈے کی جگہ اس کے خلاف برسرِ پیکار اوباما اور زرداری کے جھنڈے تلے کھڑے پائے جائیں تو کیا آپ کا دعویٰ تسلیم کیا جائے گا؟ لوگ تو اپنے جھنڈوں اور ان گروہوں کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں جن سے ان کی دوستی اور محبت ہو......اب آپ خود دیکھ لیجیے کہ آپ کس کے جھنڈے تلے کھڑے ہیں‘‘۔